



تصنیف شریف جناب تاج اب سید نور الحسن خاں صاحب عرف نور میان صاحب
خلیفہ اعظم حقائق آگاہ ولایت پناہ عالی مناقب سیر و مرشد حضرت احمد میان صاحب مدظلہ

فرزند و جانشین و اعظم خلفای حضرت قبلہ عالم المیان سیدنا مولانا

حضرت فضل رحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

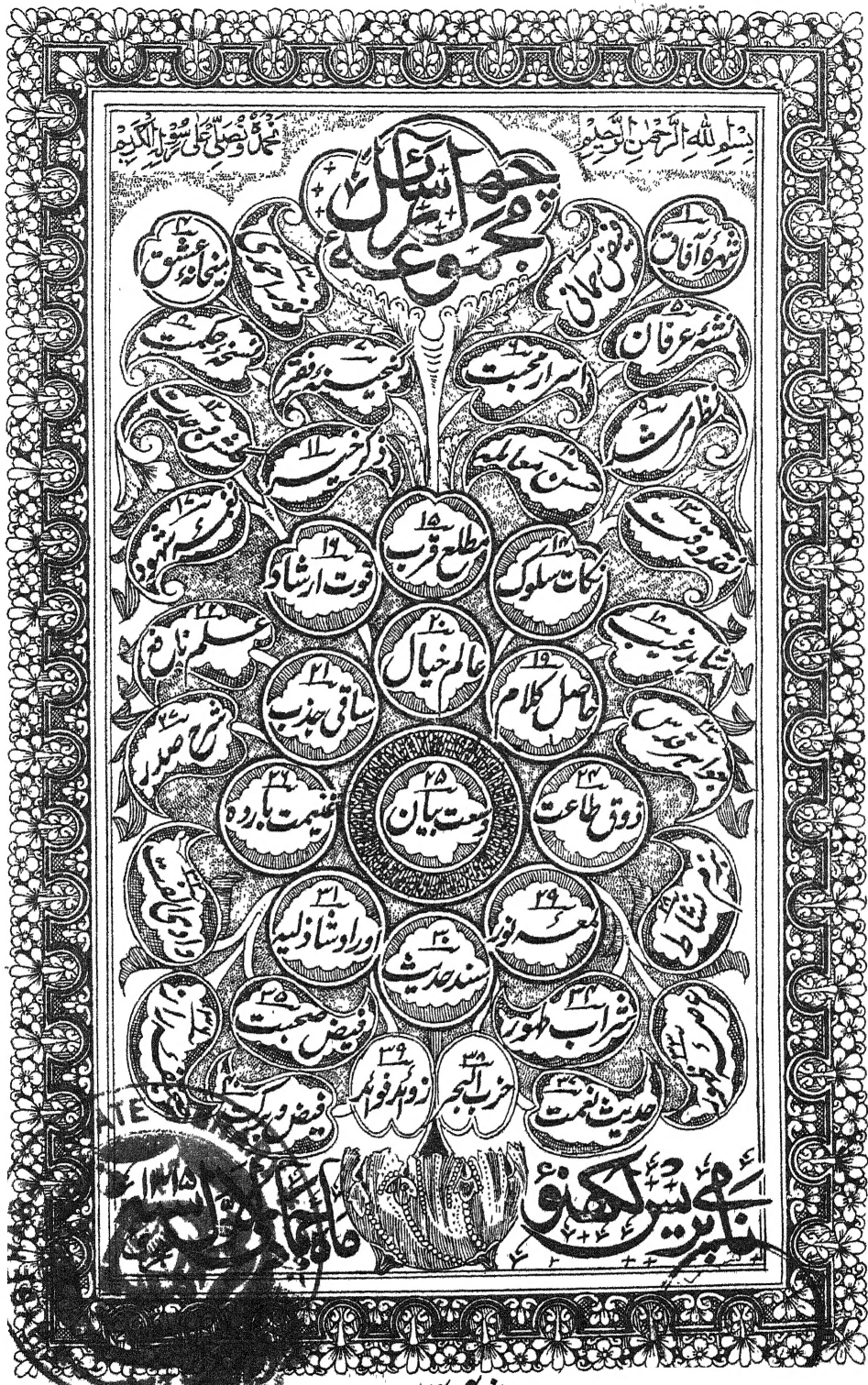
بہتمام ابوالحسنات قطب الدین احمد غفرلہ اللہ الصمد

Checked
1987

باراول

ماہ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ ہجری مطابق ماہ اکتوبر ۱۹۳۷ء عیسوی

مطبع نامی الخونیون طبع ہوا





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین
 اما بعد واضح ہو کہ ہمارے شیخ المشائخ امام الطریقہ کاشف الحقیقہ غوثِ زمان
 محبوبِ خلاق حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ کو اپنے بزرگوں سے
 اجازت جملہ سلاسل متعارفہ اولیاء اللہ کی حاصل تھی اور طریقہ آپ کا جامع
 برکات جملہ طرق اور باعتبار سہولت سلوک کے اقرب الطرق الی اللہ اور
 مناسب اس دورِ آخر زمان کے ہو اور نسبت آپ کی نہایت عالی ہو کہ
 زبان اور قلم اُس کی شرح سے قاصر ہو اور آپ کے خلیفہ اعظم ہمارے
 حضرت قطب الاقطاب مجدد العصر خلیفۃ اللہ نائب جناب رسالت پناہ
 سیدنا مولانا حضرت فضل رحمن مدظلہ الاعلیٰ رونق افزای طریقہ آنجناب
 اور فیض رسان خاص و عام ہیں چنانچہ رجوع عالم کا آپ کی طرف شرقاً و غرباً
 ہو اور وارث اتم حضرت قبلہ کے ہونے خلف الصدق پیروم شد برحق

محبوب الہی وارث جناب رسالت پناہی ولایت پناہ عالی سناقب حضرت
 احمد میان صاحب مدظلہ الاقدس ہیں اگرچہ حضرت شاہ آفاق رضا کا
 قبول عام تھا اور ولایت کابل تک آپکا نام تھا مگر حضرات موصوف سے
 ہر طرف مشہور خاص و عام ہوا چونکہ یہ رسالہ بیان میں سلسلہ اور طریقہ اور
 سلوک اور علو نسبت اعلیٰ حضرت کے ہو لہذا نام اسکا شہرہ آفاق رکھا
 اور راقم الحروف فقیر نور الحسن احمدی کہ گداے آستانہ ان حضرات کا ہو
 یہ رسالہ اسکی اول تصنیف ہو جو فیض سے انکے مرقوم ہوتا ہو فیض بیان
 سلسلہ فی زمانہ جو سلاسل اولیاء اللہ شائع ہیں منجملہ انکے سلسلہ ہمارے
 حضرات کا جامع برکات اکثر طرق ہو اور جس قدر شعبے اس سلسلہ میں پیدا
 ہوئے ہیں اور طرق سے نہیں نکلے نشا اسکا یہ ہو کہ یہ طریقہ جناب حضرت
 صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ملتا ہو جنکو ضخیمت کبریٰ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم سے حاصل تھی اور کمالات آنحضرت کا بسبب ضخیمت کے آپ میں
 ظہور ہوا ہو لہذا مناسب ہر وقت و حال و استعداد زمانہ کے کمال خاص
 اس طریقے میں پیدا ہوتا ہو بالجملہ بعد حضرت امام جعفر صادق کے جو بواسطہ
 امام قاسم و حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہم نسبت صدیقی رکھتے ہیں
 اور سلسلہ آبائی سے نسبت آپکی علوی ہو اول حضرت سلطان العارفین
 ابو یزید بسطامی رحمہ سے طریقہ اویسیہ پیدا ہوا بعد ازاں حضرت خواجہ عبدالخالق
 غجدانی رحمہ سے طریقہ خواجگان شائع ہوا آپ کو ذکر نفی اثبات حضرت
 خضر علیہ السلام سے پہونچا تھا اور ایک سلسلہ آپکا حضرت سید الطائفہ

جنید بغدادی رضی اللہ عنہ سے ملتا ہوا بعد ازاں خواجہ خواجگان حضرت خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند رضی اللہ عنہ سے طریقہ نقشبندیہ جاری ہوا آپ کو علاوہ اپنے شیوخ کے حضرت عبدالخالق غجدوانی رضی اللہ عنہ سے بھی بطور اویسیت فیض پہنچا ہوا یہ آپ کے ملفوظات میں ہر ماہ آن کر امت کر دہ اند کہ بواسطہ من بلا بر کرد التجا ہا کن حاجت روا بین در بشت نروم تیاران خاندان خود را نیارم مکینہ یاران من تا پنجاہ قدم شفاعت کند سی سال ست کہ انچہ بہاء الدین میگوید خدا می کند انتہی اصول طریقہ نقشبندیہ کے تمام تخرین نے اختیار فرمائے ہیں بعد ازاں حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ سے طریقہ مجددیہ کا ظہور ہوا آپ کو علاوہ طریقہ نقشبندیہ کے جملہ سلاسل متعارفہ مثل سلسلہ قادریہ و سہروردیہ و چشتیہ وغیرہ کے اجازت حاصل تھی منجملہ آپ کے لمحات کے یہ الہام ہوا کہ غفرت لك ولمن توسل بك بواسطۃ اذنیہ واسطۃ الی یوم القیامۃ انتہی اس طریقہ میں بھی بہت سے مشارب پیدا ہوئے چنانچہ طریقہ حضرت یعنی حضرت ایشان و حضرت خازن الرحمۃ رضی اللہ عنہما اور طریقہ احسنیہ حضرت سید آدم بنوریؒ کا اور طریقہ زبیریہ اور نظریہ اور طریقہ حضرت شاہ ولی اللہؒ کا اور طریقہ محمدیہ حضرت خواجہ ناصر عندلیب صنی اللہ عنہ جسکے مروج حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ ہوئے بعد ازاں ہلکے شیخ المشائخ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ سے طریقہ جامع برکات جملہ طرق مزید معاملات خاصہ پیدا ہوا آپ دعا سے حضرت میرزا مظہر جانجاناں قدس اللہ سرہ کی پیدا ہوئے سلسلہ آبائی سے فرزند ارجمند حضرت مجدد خازن الرحمۃ

محمد سعید رضا کی اولاد امجاد میں ہیں والد ماجد آپ کے جناب احسان اللہ خان صاحب فرزند نواب اظہر الدین خان صاحب جو زمانہ اورنگ زیب شاہ عالمگیر میں منصب ارشاد ہی تھے اور خطاب خانی اور نوابی کا رکھتے تھے وہ فرزند حضرت شیخ محمد تقی علیہ الرحمہ فرزند حضرت شیخ عبد الاحد شاہ گل المتخلص بجمع حدت فرزند حضرت خازن الرحمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے تھے اور از روی ارادت و خلافت سلسلہ آپکا حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم فرزند سجادہ نشین حضرت مجدد رضی اللہ عنہ سے ملتا ہی حضرت شاہ آفاق کو اپنے مرشد بزرگوار حضرت خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے جو اعظم خلف سای حضرت قبلہ عالم خواجہ محمد زبیر اور اولاد امجاد حضرت خواجہ نقشبند بخاری رضی اللہ عنہما سے تھے کمال تکمیل حاصل ہوئی حضرت شاہ غلام علی صاحب علیہ الرحمہ فرماتے تھے کہ جس نے نسبت مجددی مجسم نہ دیکھی ہو حضرت خواجہ ضیاء اللہ کو دیکھے الغرض حضرت شاہ آفاق بعد حضرت خواجہ کے صحبت بابرکت حضرت خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ میں مدت دراز رہے اور بشارت نصیب قطبیت کی پائی کابل تک سب آپ کے زیر تحکیم ہو گیا اور جب آپ کابل تشریف لے گئے تھے وہاں بھی قبول عام ہوا حتیٰ کہ زمانہ شاہ بادشاہ کابل بھی آپکا مرید ہو گیا اور کرامات عظیم الشان آپ سے ظاہر ہوئیں حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکثر اپنے مریدوں کو بعد تعلیم کے حضرت شاہ آفاق کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے جو وہ صادر فرماتے مسلم کرتے تھے فیض و بیان طریقہ طریقہ نقشبندیہ کتب و رسائل طریقہ سے ظاہر ہو

جنید بغدادی رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے بعد ازاں خواجہ خواجگان حضرت خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند رضی اللہ عنہ سے طریقہ نقشبندیہ جاری ہوا آپ کو علاوہ اپنے شیوخ کے حضرت عبدالخالق غجدانی رضی اللہ عنہ سے بھی بطور اویسیت فیض پہنچا ہے یہ آپ کے ملفوظات میں ہی مرآان کرامت کردہ اند کہ بواسطہ من بلا برگرد والتجا باکن حاجت روا بین در بہشت نروم نایارن خاندان خود را نیارم کمینہ یاران من تا پنجاہ قدم شفاعت کند سی سال است کہ انچہ بہاء الدین میگوییہ خدا میکند انتہی اصول طریقہ نقشبندیہ کے تمام خیرین نے اختیار فرمائے ہیں بعد ازاں حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ سے طریقہ مجددیہ کا ظہور ہوا آپ کو علاوہ طریقہ نقشبندیہ کے جملہ سلاسل متعارفہ مثل سلسلہ قادریہ و سہروردیہ و حشیتیہ وغیرہ کے اجازت حاصل تھی منجملہ آپ کے ملہات کے یہ المام ہے کہ غفرت لک و لمن تو سل باث بواسطۃ اولغیر واسطۃ الی یوم القیامۃ انتہی اس طریقہ میں بھی بہت سے مشارب پیدا ہوئے چنانچہ طریقہ حضرت یعنی حضرت ایشان و حضرت خازن الرحمۃ رضی اللہ عنہما اور طریقہ احسنیہ حضرت سید آدم بنوری کا اور طریقہ زبیریہ اور مظہریہ اور طریقہ حضرت شاہ ولی اللہ رضا کا اور طریقہ محمدیہ حضرت خواجہ ناصر عندلیب رضی اللہ عنہ جسکے مروج حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ ہوئے بعد ازاں ہمارے شیخ المشائخ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ سے طریقہ جامع برکات جملہ طرق بزمیہ معاملات خاصہ پیدا ہوا آپ دعا سے حضرت میرزا مظہر جانجاناں قدس سرہ کی پیدائش ہوئی سلسلہ آبائی سے فرزند ارجمند حضرت مجدد خازن الرحمۃ

محمد سعید رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد میں ہیں والد ماجد آپ کے جناب احسان اللہ خان صاحب فرزند نواب ظہر الدین خان صاحب جو زمانہ اوزنگٹیب شاہ عالمگیر میں منصب ارشاد ہی تھے اور خطاب خانی اور نوابی کا رکھتے تھے وہ فرزند حضرت شیخ محمد تقی علیہ الرحمہ فرزند حضرت شیخ عبدالاحد شاہ گل المتخلص بوحیدت فرزند حضرت خازن الرحمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے تھے اور از روی ارادت و خلافت سلسلہ آپکا حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم فرزند سجادہ نشین حضرت مجدد رضی اللہ عنہ سے ملتا ہوا حضرت شاہ آفاق کو اپنے مرشد بزرگوار حضرت خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے جو اعظم خلفائے حضرت قبلہ عالم خواجہ محمد زبیر اور اولاد امجاد حضرت خواجہ نقشبند بخاری رضی اللہ عنہما سے تھے کمال و تکمیل حاصل ہوئی حضرت شاہ غلام علی صاحب علیہ الرحمہ فرماتے تھے کہ جس نے نسبت مجددی مجسم نہ دیکھی ہو حضرت خواجہ ضیاء اللہ کو دیکھے الغرض حضرت شاہ آفاق بعد حضرت خواجہ کے صحبت بابرکت حضرت خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ میں مدت دراز رہے اور بشارت نصیب قطبیت کی پائی کابل تک سب آپ کے زیر نگین ہو گیا اور جب آپ کابل تشریف لے گئے تھے وہاں بھی قبول عام ہوا حتیٰ کہ زمانہ شاہ بادشاہ کابل بھی آپکا مرید ہو گیا اور کرامات عظیم الشان آپ سے ظاہر ہوئیں حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکثر اپنے مریدوں کو بعد تعلیم کے حضرت شاہ آفاق کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے جو وہ صادر فرماتے مسلم کرتے تھے فیض و در بیان طریقہ طریقہ نقشبندیہ کتب رسائل طریقہ سے ظاہر ہو

چنانچہ رسالہ انسِ حیدر حضرت یعقوب چرخِ رحمتہ اللہ علیہ کا مثلِ دل ہو اور طریقہٴ قادریہ میں غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب مشہور ہو اور طریقہٴ سہروردیہ آداب المریدین اور عوارف المعارف میں مذکور ہو اور طریقہٴ چشتیہ میں فوائد الفوائد ملفوظات حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ عنہ کتاب بستند ہو چونکہ طریقہٴ ہمارے حضرت کا لب لباب جملہ طرق اور جامع برکات ہو اصول اس طریقے کے باقی تمام فروع سے نئے نیاز کرتے ہیں اور جیسا کہ روشِ علانی طریقہٴ نقشبندیہ میں اقرب لہ طرق ہو اور حضرت ایشان نے سلوکِ طریقہٴ مجددیہ سہل کر دیا تھا ایسا ہی ہمارے حضرت نے طریقہٴ حضرت شاہ آفاق کا اپنے تصرفِ باطن سے اقرب اور آسان فرمایا ہو اور ہمارے حضرت کو سندِ حدیث شریف کی حضرت شاہ عبدالغفور صاحب علیہ الرحمہ سے ہو اور صحیح سنیہ بطورِ درس مع لانا محمد اسحاق صاحب پر کہ بڑے عالمِ باعمل تھے گزرائی تھی بالکلہ بیان اس طریقہٴ عالیہ کا یہی ہو کہ مرشد کی نظر اور صحبت اور کلام اور توجہِ باطن سب سے فیض پہنچتا ہو ایک بار چند شخص امیدوارِ بیعت تھے بعد نماز کے حضرت نے اُن سے بیعت لی بعد ازاں توجہِ دوی اور فرمایا کہ تم سب کے دل ذکر ہو گئے تم کو معلوم ہو یا نہ ہو پھر فرمایا کہ ہمارے حضرت فرماتے تھے جس کی استعدادِ عالی ہوتی ہو جلد معلوم کر لیتا ہو پھر زبانِ مبارک سے یہ شعار فرمائیے

اور نہی تھی ہر اپنے دل کے پیمانے کے بیچ
گل کو کیا سونگھیں دماغ اپنے میں کچھ اور ہو
ترے جلے سننے اور ہی ہمارے کہتے ہیں
اک ڈھیر ہو یا نہ اکھ کا اور آگِ دبی ہو

جائے کس واسطے اور درِ سخاوت کے بیچ
کیا کریں سیرِ حرمین یا نہ آرزو کچھ اور ہو
بسان کا غذا آتشِ زدہ مری گلِ رو
دل ٹھوٹھا سینہ میں مرے بولِ عجیبی ہو

پھر اُسکے معنی فرمائے یعنی اگرچہ ہم بڑھے ہوئے ہیں لیکن جراتِ عشق کی ویسی ہی باقی ہے جو

ارضِ سما کہاں تری وسعت کو پاسکے

میرا ہی نل ہو وہ کہ جہاں تو سما سکے

اور سدا القای نسبت کی توجہ باطن سے یہ حدیث ہے کہ ما صلب الله فی صدری

شیئاً الا صبیئہ فی صدری ابی بکر اس حدیث کو علمایِ صوفیہ لکھتے آئے ہیں

جو نقاد حدیث بھی تھے اور علاوہ اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جبریل

نے سینہ بسینہ فیضِ الہی پہنچایا ہے اور ہمارے حضرت بقر قال اللہ اور قال الرسول

کے اور کچھ نہیں بتلاتے ایک بار اس آیتِ کریمہ کا ترجمہ فرمایا کہ قُلْ لَّيْسَ بِي مَلَكٌ وَلَا أَنَا نَذِيرٌ

فَأَنذَرُكُمْ نَحْوَ مَا يَأْتِيَنَّكُمْ اللَّهُ كَمَا تَأْتِي السَّحَابَ مُمْطِرًا فَسَأَلْتُهُ فَأَنذَرْتُكُمْ نَحْوَ مَا يَأْتِيَنَّكُمْ اللَّهُ كَمَا تَأْتِي السَّحَابَ مُمْطِرًا فَسَأَلْتُهُ فَأَنذَرْتُكُمْ نَحْوَ مَا يَأْتِيَنَّكُمْ اللَّهُ كَمَا تَأْتِي السَّحَابَ مُمْطِرًا

چاہے پھر فرمایا کہ یہ معنی ہوے اب مطلب سنو یعنی مجھ میں اس قدر محبوبیت ہے کہ

جو میری چال چلتا ہے وہ بھی محبوب ہو جاتا ہے اور صحبت سنت ہے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کی وحدیث شریفین ہے کہ لا یقعد قوم یدکرون اللہ الا حفتہم الملائکۃ

وغشیتہم الرحمة ونزلت علیہم السکینۃ و ذکرہم اللہ فیمن عندہ

صحبت مروان اگر یک ساعت ست

بہتر از صد خلوت و صد طاعت ست

اور حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ خدا نے آپ میں یہ قدرت دی ہے کہ نظر و بین

مقامات طے کرتے ہیں فیض و بیان سلوک اُن کے اللہ کہ محض نظر عنایت خست

پیر و مرشد مدظلہ الاقدس سے مقامات سلوک ہر طریقے کے جرنی زمانا شائع ہیں

اور جو مذکور کتب و مسائل موجودہ تصوف ہیں راقم پر ادراگ و کشف و حالاً و ذوقاً

ہر طرح سے کھلے چنانچہ اگر کوئی شائق تحقیق کا ان مطالب کے ہوتفصیلاً دریافت

کر لے ایک شمع اُس کا تحریر ہوتا ہے کہ مقامات سلوک ہر طریقے کے فی الحقیقت

معاملات الہی ہیں جو ان اکابر سے درمیان میں آئے ہیں کہ العلماء و رتۃ الانبیاء
 اور نبیائے معاملہ فیض پر ہو تو فیضان الہی چار طرح پر ہی ایک فیض وجود جو تمام
 کائنات پر علی الاطلاق ہر آن وارد ہو اور سب العلماء اُس سے شہرہ و دوسرا
 فیض رحمت جو مخصوص بہ اہل ایمان و اسلام ہو اور التَّحْنِیْنُ الرَّحِیْمُ اوس سے
 عبارت ہو تیسرا فیض افعال و اعمال اس فیض کے اولیائے عزت ہیں اور
 مَلَائِکَہُ یَوْمَ الدِّینِ اس کی طرف اشارہ ہو اور یوم الدین اس واسطے فرمایا کہ
 اوس دن سب بے پردہ افعال الہی دیکھیں گے چوتھا فیض اسرار کہ
 اَیَّاکَ لَعَبْدٌ وَاَیَّاکَ کَسْتَعِیْنُ اس سے مخبر ہی سو یہ علم و حکمت و رتۃ انبیا ہو
 جو متعلق بہ کمال و تکمیل ہو اور حامل اس کے اولیائے عشرت ہیں وریہ سب
 فیض بواسطہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فائز ہوتے ہیں تو حاصل
 سلوک وصول الی اللہ اور قرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو اور بقدر معاملہ و نسبت
 معلوم ہوتا ہو اَھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ وہ صراط مستقیم وصول الی اللہ ایک ہے
 جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خط کھینچا تھا لیکن اویسی ایک اہ کو ہر ایک
 اوضاع متنوعہ سے حسب استعداد و شیت الہی سلوک کرتا ہو اور آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم ہر ایک کو مناسب اس کے تعلیم جدا جدا فرماتے تھے اور مشاطر اولیا
 اور انواع سلوک کا یہی ہونا فرمایا کہ حُرِّمَ عَلَى الَّذِیْنَ اَنْفَعَتْ عَلَیْہِمْ حَتَّٰی کہ اوس مرتبہ
 و مدت سے یہ جو ظہور کثرت ہوا ہوا سکوباہل سمجھیں جب یہ مضمون ذہن نشین
 ہو گیا تو اب تفصیل انعام سننا چاہیے کہ بے بڑا انعام پیدا کرنا آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کا ہے دوسرا انعام قرآن شریف کا بڑا انعام ہے جس سے کمالات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معلوم ہوتے ہیں تیسرے منجملہ انعامی غظیمہ حادثات
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور تمام اولیاء اللہ نے اتباع کتاب و سنت
 یا ہی اور کوئی طریقہ اولیاء کا برخلاف قرآن و حدیث نہیں کہ سب او نہیں
 اصول سے ماخوذ اور اسی اجمال کی تفصیل ہیں جو تھا انعام مرشد کامل مکمل ہے
 ناچہ خود انعمت علیہم سے ظاہر ہے غیر المغضوب علیہم و لا الضالین
 عن در بیان نسبت چونکہ اصول جملہ طرق سلاسل اربعہ نقش بند یہ
 در یہ و سہروردیہ و چشتیہ ہیں اور باقی تمام طرق شعبہ انہیں چار کے ہیں لہذا
 بت ہر سلسلہ کی مذکور کی جاتی ہو کہ ان اصول سے بہت سے فروع نکلتے ہیں
 واضح ہو کہ بزرگان نقشبندیہ میں نسبت صدیقی کا ظہور ہی اور سلاسل
 اور سہل الوصول بہت ہے

شہر سے کسی نے پوچھا

تحریر کرتا ہوا در تبرکاً نام اس رسالہ کا فیض **رحمانی** رکھا کہ ایک جزیرہ پر نام مبارک
حضرت مدظلہ العالی کے مشتمل ہے للہ ارقم
نام خدا بھی آیا تو رحمان آگیا
کی جب دعا تو عشق سے او کی زبان پر
اور یہ رسالہ مشتمل ہے چند فوائد پر

ف حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جو حدیث جبریل آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کی ہو اوس میں دین کی تفصیل ساتھ اسلام و ایمان و
احسان کے فرمائی ہو تو معلوم ہو کہ جیسے بے اسلام و ایمان کے دین ناقص ہے
اسی طرح بغیر احسان کے بھی نقصان دین ہو اور اسلام سے تعلق اعمال کا ہوا و
ایمان سے عقائد کا اور احسان سے عرفان کا اور بس کو علم اسلام و ایمان اور احسان
حاصل ہو وہ علمای راہنہ میں سے ہو تو علم اسلام سطحی بفقہ ہو اور علم ایمان ہی
تفصیل عقائد ہو اور علم احسان مسیحی بہ علم تصوف ہو اور جامع ان علوم نہایت علم
حدیث ہو کہ یہ علم اوس سے استخراج ہیں اور اصل حدیث قرآن ہو باجماع
جو کچھ ہو سو قرآن و حدیث ہو تو ہر ایک کو لازم ہو کہ اسلام و ایمان پر انتہا مست
کرے قل امنت باللہ ثم استقم تاکہ مقام احسان پر فائز ہو

بحر کیم ہے فتم بحرم راحم نہ اوند
کہ برون در یہ کردی کہ درون غائی

در اسلام ارکان خمسہ اسلام کا ادا کرنا ہو جو ہر مسلمان پر فرض ہو اور ارکان
ذکورہ میں کوئی اختلاف نہ

اختلاف بھی مضرایمان نہیں اور اہل عرفان جن پر انکشاف حقائق ہوا ہے
اُن کے سامنے وہ سب مختلفات تطبیق رکھتے ہیں اور اہل عرفان میں جو ظاہر
اختلاف معلوم ہوتا ہو اس کا منشا بھی علمی راسخین پر جن کا عرفان جامع اور

نسبت عالی ہو کھلا ہوا ہو ۵ ہر سخن و فقہ و ہر نکتہ مکمل کرنے دارد

ف حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ قائل سکے ہیں کہ ایمان گھٹنا بڑھتا نہیں
اور علما اس کے قائل ہیں کہ گھٹنا بڑھتا ہی سوید و نون قول صحیح ہیں ظاہر ہے
کہ ظاہر ایمان اعمال ہیں اور باطن ایمان تصدیق قلبی ہی سو وہ تصدیق متلبی جو
باطن ایمان ہی زیادت و نقصان پذیر نہیں اور اعمال جو ظاہر ایمان ہیں کم اور زیادہ
ہوتے ہیں اور چونکہ ظاہر و باطن میں ملازمت ہو لہذا یہ بھی صادق آتا ہے کہ
ایمان گھٹنا بڑھتا ہو اور جب اس اعتبار سے دیکھو تو فی الحقیقہ گھٹنا بڑھتا نہیں

کہ تصدیق قلبی ہر حال میں قائم ہے جیسے باطن انسان روح ہو اور ظاہر انسان
بدن ہو روح ہمیشہ یکساں رہتی ہو اور بدن میں زیادتی اور نقص ہوتا رہتا ہی
باوجود اس کے مین کا لفظ و نون پر صادق آتا ہو تو اجتہاد حضرت امام اعظم
کا طرف باطن کے بہت متوجہ ہو اسی واسطے اہل ظاہر اس کی کنہ سے واقف
نہند۔ بیوتے اور اجتہاد دیگر ائمہ رحمۃ اللہ علیہم کا ظاہر سے زیادہ تعلق رکھتا ہو

نسبت امام اعظم صادق علما و

متعمد گ سے استدلال کرتے ہیں اور امام اعظم یوں معنی فرماتے ہیں کہ
 صلوة کرے جان کر یعنی حلال جان کر سو وہ کافر ہے تو انکار فرض ہوگا
 نہ صرف اوس کے ترک سے اور کفر بمعنی کفر ان نعمت بھی آیا ہو اور تکفیر ان
 لفظ حدیث ہی اسی پر جملہ مجتہدات کو قیاس کر لو **ف** جماعہ مختلفات کا بار اس
 وعلما ہی اہل سنت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اقربیت رکھتے ہیں
 اوان سب کے درمیان میں حق دائر ہے اور اگر دائرہ الحق سے باہر ہوں تو اتار
 خیر ارم کی فضیلت کیا ہوئی اور اہل مذہب حنفیہ و مالکیہ و حنبلیہ و شافعیہ کو سب
 ضلالت میں نہیں اور طرق اولیاء سب موافق کتاب و سنت اور واسطے اوان
 اہل طریقہ کے موصول الی اللہ ہیں اور حقیقت شناسوں کی حقانیت و خوب
 واقف ہیں اور تفاوت استعداد و نشا اسل اختلاف کا ہر الناس معادن کما یکن
 الذہب والفضة اور اجتماع اہل حق اور مقبولان خدا و رسول کا ان مذاہب
 اور طرق پر دلیل قاطع ہو اوان کی حقیقت پر اور خلافت خلفای راشدین کی
 اجماع اہل حق سے ہوئی ہو ورنہ صرف کما کوئی خلافت پر اوان کی نصوص الہ
 نہیں اور کس حدیث میں آیا ہو کہ حضرت ابوبکر سے بعد از ان حضرت عمرو
 حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ عنہم سے بیعت کرنا اور وہ بیعت جو آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سے سب لئے کی تھی کافی تھی لیکن صحابہ کرام عدول و طوائف

تاربعہ خصوصاً مذہب حنفی میں ہزار ہا اولیائے کبار کہ مصداق العلماء
 علیہ السلام ہیں گزرے ہیں چنانچہ تمام پیران طریقہ نقشبندیہ اسی
 باب میں ہوئے ہیں اور اب تک موجود ہیں تو وہ بزرگ جن کو خود آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت حاصل ہو گئی ہو اور حضوری سے مشرف
 ہوئے ہیں ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں نہیں بتلادیا کہ تم
 مذہب باطل پر ہو بلکہ ان کو رسائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک کیونکر ہوئی
 انقض حاصل کلام یہ ہے کہ جو مذہب مانع وصول جناب خدا و رسول میں نہ ہو اور
 طریقہ کہ ان کی طرف موصول ہو محبت دنیا اوس کے برتاؤ سے کم ہو اور محبت
 خدا و رسول و توفیق طاعت مقبول پیدا ہو یہی دلیل حقانیت اوس طریقے کی
 کافی ہے و ما بعداً لحق الا الضلال **ف** اکثر لوگ جو فی زمانہ اپنے کو موجد
 کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء کو بنظر انما کانوا بشیء متکلم اپنے
 مساوی زعم کرتے ہیں تو خدا اللہ سنہما اور چونکہ اصل سے فروع کی رونق ہے
 لہذا اصحاب کرام و اولیائے امت کو جو بمنزلہ اجزلے جناب نبوت ہیں ان کو بھی
 نظر تعظیم سے نہیں دیکھتے بلکہ اکثر افراد اوس گروہ کے وعظ وغیرہ میں انبیاء
 اور اولیاء کو الفاظ بیست سے یاد کرتے ہیں اور ان کو بندہ عاجز و غیور
 الفاظ سے خطاب کرتے ہیں عجب بحق ہیں خدا تو یون فرماتا ہے کہ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ

اپنے نفس کی طرف ہوتی ہے لیکن یکب روا ہو کہ ہم اون کو ایسے الفاظ سے یاد کریں جو وہ خود اپنی طرف نسبت کرتے ہیں اور بالہ لا شرت اک بشریت پر نظر کر کے ماہ الامتیاز جو اون کی مقبولیت اور درجات رفیع ہیں اوس سے قطع نظر کریں اگرچہ ظاہر آپ لوگ فضائل اکابر کو طاق نسیان پر رکھ کے اپنی کو مستعد خدا کا اور موصو ثابت کرتے ہیں لیکن صرف زبانی اور دام شیطانی ہو اور ظاہر زبان پر خدا ہی خدا ہے اور دل شرک خفی سے معمور ہو اب ایک مثال سنو مثلاً ایک سلطان اعظم ہے اور اُس کے وزرا اور ارکان سلطنت اور مقربان دربار خواص بارگاہ ہیں ظاہر ہے کہ اُن سب کو جو اعزاز ہو بادشاہ فرمایا ہے کم اقل سے

نیا و روم از خانہ چیزے نخست	تو داد می ہمہ چیز من چیز تست
-----------------------------	------------------------------

اب با وجود اس کے اگر اُن کو کوئی دوسرا الفاظ پست سے گھسا کر یاد کرے تو خود سوچو کہ وہ سلطان خوش ہو گا یا ناخوش بلکہ حکم سزا دیگا اور تفریر کرے گی غرض اللہ فیہا کا لظل عجب کلیہ ہے جس سے جملہ مطالب خوب مضموم ہوتے ہیں اور سلطان کو لظل شد فرمایا ہو اور چونکہ اون موصو ان لفظی کو نسبت مع اللہ سے بہرہ نہیں لہذا مراتب اولیا و انبیاء کے اون کو نظر نہیں آتے بلکہ بسبب اوسى نسبت مع اللہ سے محروم رہتے ہیں کہ انکار سداہ فیض ہو

ف موافق حدیث شریف کے دو چیزیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمادی ہیں
 جن کا تمسک گمراہی سے امان میں رکھتا ہے ایک قرآن شریف دوسرے
 اہل بیت اور ارقبوا عیال فی اہل بیتہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا قول
 سو تمام طرق اولیا کا منشا اہل بیت ہیں اور جملہ سلاسل امام اہل بیت حضرت
 مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے ملتے ہیں حتیٰ کہ طریقہ نقشبندیہ بھی حضرت
 امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے متصل ہے اور انا مدینۃ العلم وعلی بابہا
 سے مراد علم سینہ ہے والا علم ظاہر جیسا کہ اور صحابہ سے پھونچا ہے آپ سو کمان
 پہونچا ہے جامع قرآن حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور جہاد و ترویج
 دین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمائی ہے اور تمام احادیث و سنن
 صحابہ کبار خصوصاً حضرت عائشہ صدیقہ و حضرت ابو ہریرہ و حضرت انس
 و حضرت ابن عمر وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہیں اور کچھ حضرت علی
 رضی اللہ عنہ سے بھی ہیں اور ائمہ مجتہدین میں سے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ
 علیہ کا مذہب گویا مذہب اہل بیت ہے کیونکہ آپ کو صحبت بابرکت امام صادق
 رضی اللہ عنہ سے استفادہ ہوا ہے لولا السنۃ لہک النعمان آپ کا قول ہے
 اس مقام پر مناسب جانا کہ بعض مناقب حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے

ابی حنیفه اند علیهم الرضوان و این مذهب با وجود کثرت متابعی اصول فروع
از سایر مذاهب متمیز است و در تنبهاط طریق علمیده دارد و این معنی بنی زحقیقت
عجب معامله است امام ابوحنیفه در تقلید سنت از همه پیش قدم است و احادیث مرسل را در
رنگ احادیث مسند شایان متابعت می داند و بر رای خود مقدم میدارد و همچنین
قول صحابی را بواسطه شرف صحبت خیر البشر علیه و علیهم الصلوات و التسلیمات بر خود
مقدم می دارد و دیگران نه چنین اند مع فلک مخالفان او را صاحب ای می دانند
و الفاظیکه منبی از سواد است با و نسبت می دهند با وجود آنکه همه بکمال علم و وفور
ورع و تقوی او محترف اند حضرت حق سبحانه و تعالی ایشان را توفیق دها که از اسرار
دین و رئیس اسلام نمایند و سواد اعظم اسلام را ایدان کنند مَرَّیْلَ وَنَ أَنْ یُطْفِقُوا نَورَ اللَّهِ
بِأَفْوَاحِهِمْ جَمَاعَهُ که این اکابر دین را اصحاب اسی می دانند اگر این اعتقاد دارند
که ایشان برای خود حکم می کردند و متابعت کتاب و سنت نمی نمودند پس سواد اعظم از
اهل اسلام بر عظم فاسد ایشان ضال و مبتدع باشند بلکه از جرگه اهل اسلام بیرون بودند
این اعتقاد نه کند مگر جاهلی که از جهل خود بی خبر است یا زندقی که مقصودش ابطال
شرع دین است تا قصی چند احادیث چند را یاد گرفته اند و احکام شرعیه را مختصر در آن ساخته
دارند و علوم خود را نفی می نمایند و آنچه نزد ایشان ثابت نشده منتفی می سازند

چو آن کرمی که در سنگی نشان است
در حضرت خواجه میر و در حجت اند علی
تحریر فرمائی بهین ناله طریقه نقشبند
که محمدیان خالص تابع آن دارند

بطور معمول بہین کا برسلاسل علیہ عمل می آرند و اعظم مجتہدین ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
می فہمند و اعمال موافق اجتہاد ایشان می کنند انتہی کلامہ رحمتہ اللہ علیہ اور
قرون اولیٰ میں مجتہد بہت گذرے ہیں لیکن مذہب کسی کا بجز ائمہ اربعہ کے
مدون نہ ہوا اور حضرت غوث اعظم اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہما امت میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور خاص و عام ہیں سو یہ حکمت الہی اور اوس کا

قبول ہو جس کو عنایت کرے	بمقبولی کسی را دسترس نیست
قبول خاطر اندر دست کس نیست	اور بعض کا برنے جو کسی مسلمہ پر دوسرے

مذہب کے عمل کیا ہو سو وہ مثل در اختلاف کے ہو کہ بعض مسائل میں امام ابوحنیفہ
اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما نے امام اعظم سے اختلاف کیا ہو سو اس کے واسطے کمال علم
و نور بصیرت در کار ہو اور ہمارے حضرت فرماتے تھے کہ جو قرب امام اعظم کو اللہ تعالیٰ سے
نظر آتا ہو کسی امام کو نہیں در امام بخاری و مسلم ان کے رتبہ کو نہیں پاؤں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم امین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد یہ تیسرا رسالہ ہو جو بعد فیض رحمانی کے
مرقوم ہوتا ہو اور نام اس کا بمناسبت اہم مبارک حضرت پیرومرشد و ام فیوضہ کے
نور احمدی رکھا اللہ تعالیٰ نافع خاص عام کرے اور یہ رسالہ مشتمل ہے چند لطائف
لطیفہ اللہ نوراً للسموات والارض اللہ روشنی ہو آسمانوں کی اور زمین کی
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نور سے اللہ تعالیٰ کے پیدا ہوئے ہیں و خلق آپ کے
نور سے پیدا ہوئی ہو تو اس بیان سے معنی اس کی ت کے کھلے کہ مثل نور و مشکوٰۃ
فیہا مصباح الصباہ فی زجاجة الرصاص کا تھا گو کتب دینی ہو قدر شہد

مُبَارَكَةً رَئِیُّوْكَ لَا شَرْقِیَّةَ وَلَا غَرْبِیَّةَ یَكَادُ نَرِیْمُنَا نُیْسِیْ وَلَوْ كَمْ تَمَسَّسَهُ
 نَارٌ مُّوَرَّعٌ عَلٰی نُورٍ یَّجِدِی اللّٰهُ لِنُورٍ هَمَزٌ یَشَاءُ مَثَالَ وُسْ كَے نور کی بنی آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی مانند طاق کے ہو مراد سینہ مبارک آپ کا ہو کہ طاق محراب
 عبودیت طالبانِ خدا ہو اوس میں ایک چراغ ہو یعنی قلب مبارک آپ کا وہ چراغ
 دھوا ایک شیشہ میں مراد وہ مضاعف ہے جس میں لطیفہ قلب ہو وہ شیشہ جیسے ایک تار ہو چمکتا
 روشن کیا جاتا ہو وہ چراغ درخت مبارک زیتون سے لیجئے اپنی اصل سے

ماتماث کنان کو تہ دست | تو درخت بلب بالائی

نہ طرف مشرق کے ہو اور نہ مغرب کے یعنی لامکانی ہو نزدیک ہوتیل و سگا کہ روشن
 ہو جاوے اور اگر چہ نہ لگے اوسکو آگ یعنی وہ محتاج آلات نہیں بلکہ وہ خود محتاج الیہ ہو
 کہ قیام تمام عالم کا اوس سے ہی روشنی ہو روشنی پر راہ دکھاتا ہو اللہ طرف اپنی
 روشنی کے جس کو چاہے وَیُضِیْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ اور بتاتا ہو اللہ مثالین
 واسطے لوگوں کے سبحان اللہ پر وہ مثال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکور عجب
 کنایہ ہو کہ الکنا یتہ ابلغ من التصدیق اور معشوق کا نام بکنایہ لینے میں عجب لطف ہو
 کہ بیان سے باہر ہو وَاللّٰهُ یُحْكِمُ لَیْسَ عَلَیْهِمْ اِلَآ اَمْرٌ اَوْسَ نُوْرٍ نُّبُوْتِ كِی طرف اللہ تعالیٰ نے
 اپنے بندگان خاص کو ہدایت کی کہ وہ اوس سے مستفیض ہوں اور خیر القلوب
 الی الان وہ نور سینہ پیرانِ طریقت میں آیا ہو وہی وجہ ہے کہ اطراف عالم میں اون کا
 نام روشن ہو لطیفہ اَنَا اَعْطٰیْنٰكَ الْكُوْنُ کوثر یعنی خیر کثیر جو ص ہے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ روز قیامت وہاں تشریف لیجائیں گے اور امت مرحومہ کو
 وہ آپ خوشگوار کہ شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید ہو پلائیں گے

اور حسب ارشاد آپ کے ساتی کوثر حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ ہونگے وآنحضرت ہو کہ جو اس عالم میں معانی ہیں آخرت میں مجسم ہو کر آئیں گے چنانچہ نماز روزہ وغیرہ اعمال صالحہ اور اسی طرح افعال خبیثہ سے وہی خیر کثیر بصورت ایک حوض کے نمودار ہوگی اور ساتی کوثر ہونا حضرت علی کا اس لیے ہے کہ فیض ولایت جس کو پہونچتا ہے آپ کے واسطے پہونچتا ہے چنانچہ حدیث شریف مولیٰ کل المؤمنین اس پر وال ہے اور حوض در کوثر پر جام ہیں کہ مثل کو اکب کو تابان ہیں سو فیض نظر ساتی کوثر کا ہے کہ مشکل بصورت جام کے ہوگا اور بہت متعلق دل ہے مگر پوسیلہ نظر

پہونچتی ہے نظر مرشد مشہور ہے	دونوں جہان کی تر ہی پھر خبر اوسے
دوبیلے تیری آنکھوں نے جن کیں پلائیے	اور فیض نظر یہاں ہے اور جام کوثر یہاں ہے

کیونکہ مقام ارشاد کا دنیا ہے اور دارالآخرت ہے یعنی ہر شے کا بدلہ وہاں ملیگا اور جیسا یہاں کیا ہے وہاں پیش آئیگا چنانچہ حوض کوثر پر مرغ بھی ہیں کہ جن کا دیکھنا باعث تنعم ہوگا سو یہ بدلا ہے اوس کلمہ کا جس کا اقرار کرتے ہیں

ندائم آن گل خندان چہ رنگ بدودارو	کہ مرغ ہر چمنے گفت گوی او دارو
----------------------------------	--------------------------------

اور حجت بدلا ہے اعمال کا کہ ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات کانت لھم جزاۃ کثیرہ و فیہم نہیلا اور حجت کو معافی فرمایا ہے تو اس معافی سے مقصود کچھ اور ہے یعنی دیدار پروردگار کا اور یہ بدلا کسی عمل کا نہیں بلکہ محض فضل رحمت ہے کہ للذین احسنوا الحسنیٰ و زیادۃ بالجلہ حدیث میں آیا ہے کہ زمین کوثر شک و کتلہ اوس کے مرورید ہیں تو جس نے فیض کوثر میں غواصی کی اور اسکی تہ کو پہونچا وہ شک عرفان اوس کے ہاتھ آئیگا اور وہ گوہر بے ہماے حکمت اوسکی زبان سے جھڑپن گے

لطیفہ حضرت زینجا کو جو یوسف علیہ السلام سے نسبت ہو گئی اور کیفیت اونکی عاشقی کی مشہور ہوئی تو بعض عورتوں نے اون پر اعتراض کیا حضرت زینجا نے اون کو اپنے مکان میں بلایا اور ایک ایک ٹھہری ہاتھ میں دی اوس کے بعد حضرت یوسف کا جلوہ دکھایا بے اختیار سب نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے اور خبر نہوئی اسی طرح جب کیفیت محبت الہی کی سالک پر غالب ہوتی ہی اور دیوانہ وار اوس سے حرکات ہونے لگتے ہیں تو اہل دنیا سبب کو باطنی کے معترض ہوا کرتے ہیں اور ملامت سے پیش آتے ہیں

اگر پسند سدا ز عشق او حاصل چہا داری	ملاستہامی گوناگون جہا احتہامی بے مرہم
-------------------------------------	---------------------------------------

اور جو وہ عاشق زار متوجہ ہو جاتا ہی اور اپنے معشوق کی جھلکوں کو دکھا دیتا ہی تو آخر کار قائل ہو جاتے ہیں اور اعتراض سے باز آتے ہیں تو اون عورتوں پر حضرت زینجا کا عکس پڑا اور وہ بھی اوس رنگ سے رنگین ہو گئیں اسی طرح مریدوں کو شہد کامل سے نسبت پہنچتی ہی اور اون عورتوں نے اوس کیفیت میں ہاتھ کاٹ لیے اور خبر نہوئی اور حضرت زینجا کا یہ حال نہ ہوا تو باعث یہ تھا کہ وہ عورتیں عالم تلموین میں تھیں اور حضرت زینجا کا عشق مقام تکلیں پر پہنچا ہوا تھا

پاس لب بین کہ بکویت شہید عشق	باہیتے تہید کہ گرد از زمین نخاست
------------------------------	----------------------------------

لطیفہ حدیث شریف میں ہرانا املہ و اخی یوسف اصبہ تو حسن صباحت وہی ہی جس کو دیکھ کر آدمی بے اختیار ہو جاتا ہی چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ لوگ جنت میں حور کو دیکھ کر سجدہ کریں گے اس خیال سے کہ خدا ہی بعد از ان معلوم ہو گا کہ حور ہے خدا نہیں اور حسن ملامت سے انسان اوس طرح بے اختیار نہیں ہوتا کہ مذہب یہاں بہت ہی لیکن جی ہی جی میں گھٹا کرنا ہی اولوالباب پر ظاہر ہے کہ علم اوس ہنگام سے

بڑھا ہوا ہی یہی سبب ہو کہ جو آنحضرت کو دور سے دیکھتا تھا ہیبت کرتا تھا اور جب

نزدیک پہنچتا تھا محبت کرتا تھا	اگر مصور صورت آن لستان خواہد کشید
حیرتے دارم کہ نازش را چسان خواہد کشید	لطیفہ نسبت لطیفہ نفس کی جو

اقربیت میں پیدا ہوتی ہی بزرگان نقشبندیہ سے رائج ہوئی ہو اور حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نسبت لطائف عالم کو ولایت صغریٰ سے اور نسبت لطیفہ نفس کو ولایت کبریٰ سے تعبیر فرماتے ہیں اور فوق ولایت کبریٰ کے نسبت غماض ثلثہ کو ولایت علیا کہتے ہیں یہ نسبت حضرت مجدد رضی اللہ عنہ پر کھلی ہو اور اسکے علاوہ اور مقامات عالی آپ نے فرمائے ہیں جو مذکور کتب رسائل اس خاندان عالی شان کے ہیں لیکن فی زمانہ تا وہ نسبت خاصہ مجددیہ نایاب ہو صرف سلوک رسمی رہ گیا ہو اسی واسطے ہمارے حضرت پابندی رسوم سے برکنار ہیں لطیفہ ہمارے حضرت نے حضرت شاہ فلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی دیکھا ہو اور شاہ احمد سعید صاحب و آپ مولانا محمد اسحاق صاحب سے درس حدیث میں ہم سبق تھے شاہ عبدالغنی صاحب اون کے بھائی داماد حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کے تھے دونوں صاحب حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کرتے تھے وقت نماز کے حضرت شاہ آفاق ہمارے حضرت کے پیچھے اقتدا فرما با کرتے تھے اور ایسا ہی جب ہو کہ حضرت سترہ برس کی عمر میں دہلی شریف گئے تھے حضرت شاہ آفاق کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ اون کو اندرون خانہ لے گئے اور اپنی بیٹی صاحبہ اور داماد سے فرمایا کہ ان کو نذر دکھلاؤ ہر چند آپ نے تواضع کی مانا حضرت شاہ آفاق جملہ کمالات باطن میں طاق تھے آپ کو کشف سے معلوم ہو گیا تھا کہ ان کا یہ رتبہ ہو گا اور بہت سی بشارات فرماتے تھے

لطیفہ شاہ غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ فرمایا کہ اب انگریزوں کا یہاں سے
 قدم اٹھا حضرت نے کہا کہ آپ ذرا غرض کریں بلکہ جم گیا یہ امکر حضرت وہاں سے
 چلے آئے شاہ صاحب نے غرض کیا تو صحت کشف آپ کی معلوم ہوئی اسی وقت
 آدمی بھیج کر بلایا اور فرمایا کہ بے شک تمہارا مکاشفہ صحیح ہے اور فرماتے تھے کہ یہ ایک
 آفتاب ہی کہ مشرق سے مغرب تک چلے گا یہ تذکرہ حضرت پیر و مرشد سنا لطیفہ حضرت
 داؤد علیہ السلام کو صفت سمیع سے بڑی مناسبت تھی اسحاق داؤدی مشہور ہے
 اور اون کی شریعت میں عبادت ساتھ سماع اور مزامیر کے ہوتی تھی اور حضرت یعقوبؑ
 مناسبت بصر کی زیادہ تھی اور اعتدال سمع اور بصر وغیرہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
 حاصل ہوا ہی اور ظاہر ہے کہ اعتدال کمال حسن ہر سو محبت اور محبوبیت دونوں

ذات پاک میں جمع ہیں ۵ | انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر و عمر کو اپنی سمع و بصر فرمایا ہی تو حضرت
 ابوبکر سنتے ہی ایمان لائے ہیں اور حضرت عمر نے جب دیکھ لیا تو قائل ہوئے ہی
 سب ہی کہ دونو صاحب نزدیک جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ بین
 کہ سمع و بصر کبھی جدا نہیں ہوتے اور حضرت فاطمہ جو قرۃ العین آپ کی ہیں اور
 امام حسن و حسین علیہما السلام وہاں نہیں تو ظاہر ہے کہ آنکھ کہیں نہیں جاتی اور
 نظر خدا جانے کہاں پہنچ جاتی ہے لیکن آنکھ سے جدا بھی نہیں ہوتی اور اولاد کو
 سخت دل بھی کہتے ہیں تو دل پہلو ہی میں ہوتا ہی لیکن خدا جانے کہاں ہوتا ہے

پہلو میں دل تپان نہیں ہے | ہر چند کہ یہاں ہی یاں نہیں ہے

حدیث شریف میں ہے کہ لو کیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دف کے ساتھ

کار ہی تھیں آپ سُن رہے تھے حضرت ابو بکرؓ آئے وہ بھی سنتے رہے جب حضرت
 عمرؓ آئے تو لوگ بیان مزاج سے واقف تھیں گانا موقوف کر دیا اور دف کو چھپا دیا تو
 حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رضی اللہ عنہ کہ سلسلہ آپ کا حضرت صدیق اکبرؓ سے
 ملتا ہو اسی مناسبت سے فرما گئے کہ نہ این کار می کنم و نہ انکار می کنم اور حضرت مجدد
 الف ثانی قدس سرہ کہ اولاد امجاد حضرت عمرؓ سے ہیں اوس رگ فاروقی کی
 جنبش تھی کہ سماع کی طرف اصلاً التفات نہ فرمایا اور یہ بھی ہوا کہ آپ کے خلیفہ خواجہ
 محمد ہاشم گانا سننے لگے آپ سے کسی نے مخبری کی آپ نے منع فرمایا بلکہ ارشاد کیا
 کہ وہ بدرجہ کمال پہنچ گیا ہے ہلکو او سپر اعتراض نہیں اور حضرت مرزا مظہر جانجانی
 قدس سرہ بھی نہیں سنتے تھے آپ کو حضرت مجدد سے کمال عشق تھا اور حضرت
 درو رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دوسری تاریخ ہر ماہ کے کمالان موسیقی بلا طلب
 اون کے گانا رگ سنا کر چلے جاتے تھے راقم نے حضرت پیر و مرشد سے سنا کہ کسی نے
 حضرت مرزا صاحب سے پوچھا کہ خواجہ صاحب سماع سنتے ہیں آپ کیوں نہیں
 سنتے آپ نے جواب دیا کہ وہ کن رسی ہیں میں آنکھ رسی ہوں رموز عاشقان
 عاشق بداند لطیفہ علم غیب اللہ تعالیٰ کو ہو اور کسی کو نہیں اولیا کے دل منور
 ہوتے ہیں کہ اوس کے ذریعہ سے جدہر التفات کرتے ہیں اُن پر کھل جاتا ہی بلکہ
 اللہ تعالیٰ بے التفات کے بھی کھول دیتا ہوا نقوفا فراسة المؤمن فانہ ينظر
 بنور الله اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ عرش سے فرشتہ تک سیکشف ہو جاتا ہے یہ پر تو
 علم اتہی کا بڑ جاتا ہے کنت سمعہ وبصرہ اس سے عبارت ہے

علم حق در علم صوفی گم شود	این سخن کے باور مردم شود
---------------------------	--------------------------

اہل بیت سے از روئے نسب کے نہواور فائز اس قرب کا ہو جیسا کہ حضرت
سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو ہوا کہ سلمان منا اہل بیت لطیفہ بہار حضرت وقت
بیعت لینے کے اس طرح فرمایا کرتے تھے کہ بیعت ہو رسول اللہ کی طریقہ میں حضرت
شاہ آفاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و اصحابہ باریک وسلم
اما بعد یہ رسالہ چوتھا راقم الحروف کا موسوم بمیخانہ عشق متضمن بعض
نکات سورہ رحمن ہر امید کہ پسند خاطر باب عرفان ہو للہ تم سے

لٹا دیتی ہے اک عالم کو وہ آنکھ یہ میخانہ بھی کیا پلتا ہوا ہے

الرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ وَ اَضَحَّ هُوَ كَمَا اَنَّ اَيُّنَهُ دَار
رحمن ہر اسی واسطے انسان کی صفت بھی بیان ہو جس سے سالکان راہ و ذہیان
فی سبیل اللہ جو سفر و وطن کرتے ہیں راہ پاتے ہیں تو وہ نور بیان سالکان النفس کا
راہبر ہو جیسے کہ مسافران آفاق کے لیے رہنما شمس و قمر ہے لہذا بعد اس کے فرمایا
اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ سوچ اور چاند گردش میں ہیں اسی طرح بیان کو بھی گردش ہو
اور اہل ارشاد بیان کو ایر پھیر کر انواع عبارت میں موافق ہر استعداد کے
پر وہ کشائی اسرار فرماتے ہیں علاوہ اس کے یہ مذکور سیر آفاق کا ہو

عالم تمام درو ز آیات حق پرست تو اند کی بغور بین این کتاب را

اسحق کہ مثل النفس کے آفاق بھی سرگردان طلب ہو اور جیسے کہ نفس مجذوق و شوق
والنرم اغذاب ہیں اسی طرح آفاق میں چاند سوچ تارے خدا جانے کس

پروہ نشین کی تاک جھانک میں ہیں ۵
نمک و پیر و پامی خواب می ریزند اختر با
ندائیم ہر شب از شوق کد این شور محشر با
وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ اور جھلٹ

اور درخت سجده کر رہے ہیں اور تمام برگ و بار اوس کی یا میں مشغول ہیں ۵
چمن میں جو دیکھا تو چرچا ہے تیرا
لب برگ پر تیری ہی گفتگو ہو

وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ۚ
اور رکھی ترازو کہ مت زیادتی کرو ترازو میں یعنی عدل کرو اور تمام اعمال اقوال
و احوال چاہیے کہ اندازہ سے ہوں اور مثل تفریط کے افراط بھی نہ رکھتے ہوں
جیسے زبا و خشک و ملایان بے معنی گھٹا تو بڑھاتے ہیں ۵

بزد و موع کوش و صدق صفا
ولیکن میفرمے بر مصطفیٰ

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْزُقُوا
اور مت گھٹاؤ تول جیسے مغلوبان حال و مد ہوشان سکر استقامت حال سے
بے برہ ہیں اور کوچہ کفر طریقت سے مقام اسلام حقیقی میں نہیں آئے سو وہ میزان
اتبع شریعت ہو و لا رخص و صنعہا کلا نام فیہا ناکھتہ و النخل ذات الاکمام
والتحب ذو العصف والتریحان اور زمین کو رکھا واسطے خلق کے اوس میں میوہ ہے
اور کجورین خوشن والی اور انانج جھس والا جو علف و داب ہو اور بھول خوشبو کے
سو یہ سب واسطے انتفاع مخلوق کے ہیں تاکہ اوس کو کھائیں اور کھلائیں اور خوشبو سے
و باغ کو جو رئیس اعضا اور بہت لطیف ہو قوت اور راحت پہنچائیں نہ یہ کہ مثل رہبانوں کے

اون کو اپنے اوپر سرام کر لیں ۵
ماہر روزہ دار جو خوار نیئم
ماہر نشین رو بدیوار نیئم
چیزے کہ زحق رسد بعد شوق نوریم

پہریم زچرا کنیم بیمار نسیم

فَبَايَ الْاَعْرَابِ كَمَا تَكْذِبُ بَن
پھر کیا کیا نعمتیں لینے رب کی جٹھلاؤ گے تم دونویہ خطاب طرف جن و انس کے ہے
کیونکہ مکلف ہی دو گروہ ہیں اور نیز خطاب طرف سمع و بصر کے ہو کہ انسان ان
دونوں کی وجہ سے نعمای الہی کا بیان سنتا ہو اور دیکھتا ہو خَلَقَ الْاِنْسَانَ
مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ نَارٍ فَبَايَ الْاَعْرَابِ كَمَا تَكْذِبُ بَن
بنایا آدمی کو کھٹکھٹاتی مٹی سے جیسے ٹھیکرا اور بنایا جن کو آگ کے شعلہ سے تو انسان
وہی ہو جو خاکساری اختیار کرے نہ وہ کہ شعلہ غضب و حسد و کبر وغیرہ شہوات
نفسانی کا گرفتار ہو کیونکہ ان تمام رفائل کا مبدا وہی عنصر ناری ہو رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَ
رَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ فَبَايَ الْاَعْرَابِ كَمَا تَكْذِبُ بَن پروردگار دو مشرق کا اور دو مغرب کا
تو اگر ایک مشرق در مغرب ہوتی یعنی صرف جاڑا رہتا یا نرمی گرمی تو یہ راحت تبدیل
موسم کی کمان میں ہوتی تو یہ بھی بڑی نعمت ہو قَوْجِ الْبُحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ يَنْفِخَا
بَرْزَخًا لَا يُفْغِيَانِ فَبَايَ الْاَعْرَابِ كَمَا تَكْذِبُ بَن ہر ایک اپنے مطلب کی سنتا ہو اور
سمجھتا ہو تو اس آیت کے اسرار عجیب ہیں عاشق کو معشوق سے نفع از روی سمع
کے ہی یا از روی بصر کے تو نسبت سمع کی ایک دریای زخار ہو کہ فیض اسکا شل و بریل کے
برستا ہو اور بصر کی نسبت دوسرا دریای مولج ہو کہ عاشق بیچارہ کوتہ و بالا کرتا ہو اور
عاشق کو کبھی اس ہنگامہ سمع و بصر سے فرصت نہیں اور دونوں میں عجیب پردہ ہو کہ
سمع بصر کی اور بصر سمع کی مغل نہیں اور کان میں بھی ایک پردہ ہوتا ہے

آہنگ ترا نام خدای شنویم
ورگوش نیم ہم قزاقی شنویم

ہر جازنی و چنگ صدامی شنویم
گر چشم کشایم تو مد نظرے

يُخْرِجُ مِنْهَا اللَّوْلُوءَ وَالْمَرْجَانَ فَبَايَ الْأَعْرَاسَ بِكَمَا تَكْدُّ بِنِ يَمْنَى أَنْ بَحْرَيْنِ
 سمع و بصر سے عجب و عجب در و جواہر معارف ہاتھ آتے ہیں اور عاشق کی زبان سے
 بے اختیار وہ موتی جھڑتے ہیں وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ فَبَايَ
 الْأَعْرَاسَ بِكَمَا تَكْدُّ بِنِ وہ کشتیاں اُسی دریای عرفان میں قائم ہیں کہ طالباں خدا انکے

دریا پر عبث جاے ہے ساقی سے کہو

فریبہ سے فائر کعبہ مقصود ہوں سے
 لے آئیں دیکھ ظالم اس عالم کو
 جو کشتی چڑھا دیر کھینچی جاتی ہو

آنکھیں تری یون نشہ سے جاتی ہیں چڑھی
 کُلُّ مَنْ عَلِيمًا فَإِنْ وَبَقِيَ وَجْهٌ

مَرَبِّكَ ذَوَالْجَلَلِ وَالْإِكْرَامِ فَبَايَ الْأَعْرَاسَ بِكَمَا تَكْدُّ بِنِ ضَمِيرِ اقرب کی طرف
 راجع کرنا بہتر ہو بعد کی طرف سے یعنی وہ سب لوگ جو اُن کشتیوں پر ہیں فنا
 ہونے والے ہیں اور باقی رہیگا منہ تیرے پروردگار کا جو بزرگی اور تنظیم والا ہو
 یعنی حامل و کشتی میں بیٹھنے کا اور نتیجہ سیر و سلوک کا فنا و بقا ہو اور وجہ کا اشارہ
 بے وجہ نہیں فہم من فہم تشبیہ کشتی کی آنکھ سے نہایت مناسب ہو اور ظل عالم تنزیہ
 عالم تشبیہ جو تو چشمِ رحمت اور نظر قبول مرشد آئینہ دار عنایت الہی ہو اور بیو سطح

بے عنایات حق و خاصان حق
 اور کشتی میں بیٹھنے کی تشبیہ نظر میں باجائز

مرشد وصول الی اللہ نادر ہے
 گر ملک باشد سیاہ ستش ورق

بہت زیبا ہی ظاہر ہو کہ جب کوئی کسی کو دیکھتا ہو تو اسکا نقشہ تمام او میں کھینے والے کی
 آنکھ میں کھینچ جاتا ہو بالجملہ ایک نظر کامل وہ کام کرتی ہو جو کسی ریاضت اور
 مجاہدہ سالہا سال سے ممکن نہیں یَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلُّ يَوْمٍ
 هُوَ فِي شَأْنِ فَبَايَ الْأَعْرَاسَ بِكَمَا تَكْدُّ بِنِ یعنی وہ ہمیشہ دیتا رہتا ہو اور آسمان

اور زمین والے سب اوس سے مانگتے رہتے ہیں اور یہ سب وجود و حیات وغیرہ
 اور گھر بار مال و متاع سب و سکا دیا ہوا ہے اور مثل فیض کوئی کے فیض انشاؤں پر ہدایت
 مومنین پر نازل ہوتا ہے اور جو کوئی جس سے مانگتا ہے اور جو کوئی دیتا ہے وہ بھی
 درحقیقت خدا دیتا ہے یہ سب سب ابل و رر و پوش اوس کے افعال کے ہیں چنانچہ
 اکتساب مدد و معاش امر و سلاطین سے کرتے ہیں اور واسطہ اس کے وہ لوگ ہیں اور
 حصول ظاہر قرآن و حدیث اساتذہ سے میسر ہوتا ہے اور ذریعہ اس فیض کو وہ ہیں
 اور کسب فیض باطن و علم سینہ مرشدوں سے دستور ہوا اور وسیلہ اس فیض کے وہ ہیں
 سَمْعُ لَكُمْ اَيُّهَا الثَّقَلَيْنِ فَيَايَ الْاَءِ رَبِّكُمَا تَكْلِّدُ بَيْنَ بَيْنِ تَحَارِ احْسَابِ لَيْنِ گے
 دن قیامت کے اوس روز سب اسباب اور پردہ اوٹھ جائیں گے اور منکر بھی مقرر ہونگے
 اور بے پردہ ویدار مرتبہ ساقی سے مشرف ہونگے اور مقرر سجدہ کرینگے اور منکروں کی
 پشت ختم ہو جائیگی پھر مقرر جنت میں زیارت وجہ اللہ سے مشرف ہوں گے اور وجہ اللہ
 عجب مرتبہ عالی ہے جس سے مومنین اور دوستان خدا آنکھیں ٹھنڈی کریں گے اور کافر
 محروم اس نعمت سے آگ میں جلیں گے يَمَعْشَرُ الْحَجَرِ وَالْاَنْسِلِ زِلْ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ
 تَنْفَعُوْا وَاَمِنْ اَقْطَارِ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ فَاَنْفَعُوْا وَاَلَا تَنْفَعُوْنَ وَالْاِسْلَاطِيْنَ
 فَيَايَ الْاَءِ رَبِّكُمَا تَكْلِّدُ بَيْنَ اَمِيْ گروہ جن اور انس کے اگر ہو سکے تم سے کہ نکل جاگو
 کناروں سے آسمانوں اور زمین کے تو نکل جاگو نہیں نکل سکتے مگر غلبہ سے اور غلبہ
 کمان ہے بہر حال اطاعت کرو ویرسل علیکم اَشْوَاخُ مَنْ تَابَ وَتَحَارُفُ لَكَ شَرِّانِ
 فَيَايَ الْاَءِ رَبِّكُمَا تَكْلِّدُ بَيْنَ بَحْجَ ہا وین گے تم پر شعلہ آگ کے اور تاباں گلا ہوا فَاِذَا انْشَقَّتْ
 السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ هَا فَيَايَ الْاَءِ رَبِّكُمَا تَكْلِّدُ بَيْنَ پھر جب پٹ جائے

آسمان اور ہوجا دے سرخ مانند نرخی کے یہ بیان ہے قیامت کے دن کا

دو عالم جلوہ از طلعت او	قیامت فتنہ از قامت او
-------------------------	-----------------------

یعنی قیامت بھی ایک ٹھوکر ہو معشوق کی فیومئید لا یسئل عن ذنبہ انس
 و لا جان فیای الاء ربکمما تگد بن پھر اس ن نہ پوچھا جائیگا کوئی اسکے گناہ سے
 یعرف المجرمون سببہم فیوخذ بالتواحی و لا قدام فیای الاء
 ربکمما تگد بن پچانے جائیں گے گنہگار پیشانی سے رویش بہین حالش ہیرس
 اور چونیک ہون گے اونکا چہرہ بھال ہوگا پھر پکڑی جائیں گی پیشانیان اور قدم یعنی
 اوسی ناصیہ پر حکم صادر ہوگا ہذہ جہنم الی تگد بہا المجرمون یطوفون بیہا
 و بین حمیم ان فیای الاء ربکمما تگد بن یہ وہ دونخ ہی جس کو جھلاتے تھے
 گنہگار پھر نیکے در بیان اوس کے اور گرم پانی کھولتے ہوئے کے یعنی وہ سب بھاڑ میں
 جائیں گے نغوز باشندہا و لمن خاف مقام ربہ جنتن فیای الاء ربکمما تگد بن
 یہاں یہ نہ فرمایا کہ جو کوئی ایمان لایا بلکہ ڈرا فرمایا یعنی ایمان کے ساتھ اطاعت بھی کی
 توان دو باتوں کا بدلا و باغ ہین ذواتا فنان فیای الاء ربکمما تگد بن
 اولن باغون میں بہت سی ٹہنیاں ہین یعنی شعب ایمان جو اوس مومن مطیع ہین
 اوسکا یہ بدلا ہی فہما عینن تجوین فیای الاء ربکمما تگد بن اولن ہین دو چشمے
 بہتے ہین یہ بدلا ہے اولن دو چشموں کا جو خون خدا سے ہتی تھیں فہما من کل
 فاکہرہ زوجن فیای الاء ربکمما تگد بن وہ میوے ہی ثمرہ ایمان ہین متکین
 علی قریش بطائہما من استبونی و جانا الجنتین وان فیای الاء ربکمما تگد بن
 اولن فرشتوں پر نکیہ لگائیں گے یہ بدلا ہوا اوس نکیہ کا جو انھوں نے خدا پر کیا اور

اوس تکلیف یعنی توکل کے سبب سے یہاں باسانی تمام مطالب اُن کے ہاتھ آئے
 وہاں بھی سہولت سے میوہ پائیں گے فِیہِنَّ قَصِرَاتِ الطَّرْفِ لَمْ یَطْمِئِنَّ
 اَنْسُ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانَّ فِیْہِیْ الْاَعْرَیْکَمَا تَلَدَّ بِنِیْ وَہ اچھوتی بیبیان ہیں
 کہ اُن تک کسی کا دسترس نہیں ہوا نیچی نگاہ والیاں گانھن الیا قوت والموحان
 فِیْہِیْ الْاَعْرَیْکَمَا تَلَدَّ بِنِیْ جیسے یا قوت اور مرجان ہل جزاء الاحسان لا
 الاحسان فِیْہِیْ الْاَعْرَیْکَمَا تَلَدَّ بِنِیْ اور جن کے نفس مطمئنہ ہیں انکی جنت
 زیادہ عالی ہوگی وَمِنْ دُوْنِہِمَا حَتُّنِ فِیْہِیْ الْاَعْرَیْکَمَا تَلَدَّ بِنِیْ
 مَدَّہَا مَتْنِ فِیْہِیْ الْاَعْرَیْکَمَا تَلَدَّ بِنِیْ یعنی وہ باغ ہرے بھرے ہیں
 فِیْہِمَا عِیْنِ نَضَاحَتِنِ فِیْہِیْ الْاَعْرَیْکَمَا تَلَدَّ بِنِیْ انہیں دو چشمے لوبتے ہیں
 قِیْہِمَا فَالِہُہُ وَنَحْلٌ وَمَرْمَکَانِ فِیْہِیْ الْاَعْرَیْکَمَا تَلَدَّ بِنِیْ ان میں دو مہین
 اور گھوڑیں اور انار فِیْہِنَّ خِیْرَاتُ حِسَانِ فِیْہِیْ الْاَعْرَیْکَمَا تَلَدَّ بِنِیْ
 اون سب باغوں میں بھلی عورتیں ہیں خوبصورت حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِی الْخِیَامِ
 فِیْہِیْ الْاَعْرَیْکَمَا تَلَدَّ بِنِیْ حوریں ہیں خیمہ نشین لَمْ یَطْمِئِنَّ اَنْسُ قَبْلَهُمْ
 وَلَا جَانَّ فِیْہِیْ الْاَعْرَیْکَمَا تَلَدَّ بِنِیْ یعنی وہ بن بیا ہی ہیں مُتَّکِنٌ عَلٰی
 رُفُفٍ خُضِرٍ وَعِیْقَرِیْ حِسَانِ فِیْہِیْ الْاَعْرَیْکَمَا تَلَدَّ بِنِیْ تکلیف لگائے ہوئے
 چاندنیاں سبز اور چھاپہ دار خوش طرح پر تبارک اسم ربک ذی الجلال والاکرام
 بڑی برکت والا ہوا نام تیرے پر دروگاہ کا جو زرگی اور عظیم والا ہے ہم ترشاش میں رہنا نام کے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله العلی الاعلی والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ الحبیبی وعلی الہ واصلحنا بخیر الہد

اما بعد یہ رسالہ راقم الحروف کا موسوم بہ نشہ عرفان کہ حاصلِ نیانہ عشق ہے
 مشتمل اکثر معارف عام فہم خاص پسند پر ہی جس سے ارباب فہم بہت سے مقاصد
 علیہا معلوم کر سکتے ہیں معرفتِ اسم مبارک اللہ کو اسم ذاتی کہتے ہیں اور بعض اس کو
 بھی اسمائے صفاتی سے شمار کرتے ہیں کہ یہ وہ اسم ہے جو جامع جمیع اسماء و صفات ہے
 تو دونوں قول درست ہیں یعنی اسل اعتبار سے کہ اسماء و صفات زائد ہیں ذات پر
 تو کوئی اسم ذاتی نہیں لاند تعالیٰ و داء الوداء لا یبدع عند بعبارة اور اس لحاظ سے
 کہ جامع جمیع اسماء و صفات کون ہو وہی ذات ہو اسم ذاتی کہنا درست ہو معرفت
 صفات ثانیہ امام جہلہ صفات ہیں اور بعض کا یہ صفت وجود کو بڑھا کر نو صفت کے
 قائل ہوئے ہیں تو دونوں قول صحیح ہیں اسل اعتبار سے کہ وجود بھی ایک صفت ہو
 نہ ہوتے ہیں اور اس حیثیت سے کہ وجود سب صفات کو شامل اور سب میں
 ساری ہو تو آٹھ ہوتے ہیں معرفت شرائع سابقہ میں سجدہ بزرگون کو کرنا جائز تھا
 اور ملائکہ نے حضرت آدم کو سجدہ کیا ہوا اور اب جو منسوخ ہو تو بسبب کسی حکمت کے منسوخ ہوا
 کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی بُرے کام کو کسی کے واسطے روا نہیں رکھتا الغرض حاصلِ سجدہ
 کہ تعظیم و تکریم ہے باقی ہوا اور دوستانِ خدا کی جناب میں نیاز مندی لازم ہے کہ یہ
 آؤ بھگت خدا کی ہوا اور وہ جو ایک حدیث میں ہو کہ مت کھڑے ہو میرے سامنے
 جیسے کھڑے ہوتے ہیں اعاجم اُن کے رؤسا کے سامنے تو یہ نفی قیام نہیں ہو بلکہ نفی
 اوس وضع قیام کی ہے ورنہ صرف لا تقوموا فرمانا کافی تھا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ
 عنہا واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھڑی ہو کر تین معرفت الرحمن
 علی العرش ستوی اور اللہ معکم ایما کنتم کے باب میں اختلاف اہل ظاہر کا ہے

سوا ایمان و دون آیتوں پر ہی والہ اسْتَوْفِیْ فِی الْعِلْمِ یَقُولُونَ اَسْمَا بِہِ کُلِّ مَن
عِنْدَ رَبِّہِ اَوْ رَحْمَتِہِ مِّنْ ہِیْ اَمِنْ اَفْضَلُ اِیْمَانُ الْمَوءَانِ یَعْلَمُ اَنْ اللّٰہَ مَعہ
حِیثُ کَانَ اَوْ رِعْشِہِ پَر بھی کوئی جلوہ ضرور ہی ورنہ معراج کی کیا ضرورت تھی

اور وحی عرش سے آتی تھی	سخن از عرش بدل ہر دن رندان آمد
این می نابے نہ شیشہ افلاک چکید	معرفت معانی میں مقامات عشرہ

سلوک کی بڑا اختلاف ہو اور ہر عارف نے موافق اپنی دید فہمید کے معانی بیان کی ہیں

اور وہ سب بجای خود درست ہیں	ہر چہ خوبان کنند خوب آید
-----------------------------	--------------------------

راقم کو جو فیض سے حضرات کے معلوم ہوئے تحریر کرتا ہو توبہ پیشان ہونا گناہوں کے
کہ الذم توبہ یہ باطن توبہ ہو اور ظاہر توبہ استغفار ہے آفات رجوع الی اللہ ہے
جو علامت صدق توبہ کی ہو نہ بد ترک تعلقات ماسوا کا دل سے صبر و کناہ پر کو
خلاف حکم خدا و رسول سے شکر بجالانا احکام الہی کا اور اسکی عبادت کرنا کہ اخلا
ا کون عبلا شکوہ توکل بھروسہ کرنا خدا پر ہر حال میں با اسباب اور بے اسباب
ذکر یاد الہی جو ضد غفلت کی ہو توجہ تعلق دل کا خدا سے مراقبہ ہمیشہ حاضر و ناظر جانا خدا
کو اور بعض نے ریاضت و عزلت و قناعت و ورع کو بھی بیان کیا ہو تو ریاضت درستی
اخلاق سے متعلق ہو اور عبادت کا تعلق اعمال سے ہو اور عزلت گوشہ نشینی کو کہتے ہیں

د گوشہ خاطر عزیزان جاکن	در مذہب ما گوشہ شستن نیست
-------------------------	---------------------------

اور قناعت کے معنی طمع نگہنا اور ورع مراد تقویٰ ہے والتقویٰ ہننا لفظ حدیث
اور یہ اصطلاحات مع تسلیم و رضا تفصیل ہو محبت الہی اور تہلیل سنت کی معرفت
سول طریقہ نقشبندیہ جو انی الان ہر شعبہ میں باقی ہیں وہ یہ ہیں ذکر مراقبہ رابطہ

لیکن اتباع شریعت ضروری معرفت بزرگون نے جو مقامات کو دوار سے تعبیر کیا ہے
 مثل دائرہ ولایت صغریٰ و کبریٰ و علیا و کمالات نبوت وغیرہ کے تو عالم مثال میں
 ہر مقام کا قرب بصورت دائرہ نظر کشفی میں آیا ہے اور تو بیچ مطالب کے واسطے اوں
 عبارات کو اختیار کیا ہے تو غرض حاصل دوار سے ہے اور اختیار زوائد بیکار ہے کیونکہ
 زوائد خود ضمن فوائد میں آجاتے ہیں معرفت عشق کا لفظ اس حدیث میں آیا ہے
 عن الحسن البصری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله تعالى اذا كان
 الغالب على عبدی الاشتغال بی جعلت نعيمه ولذته فی ذکری فعشقته و
 عشقته فرغعت الحجاب فیما بینی و بینہ وصیرت بین عینہ معالما لا یسہو
 اذا سمی الناس اولئک کلامہم کلام الانبیاء اولئک الابدال حقاً اولئک
 الذین اذا اردت باهل الارض من عقوبة وعذاب کرته فصرف ذلك عنهم
 رواه فی الحلیۃ معرفت اصل اصول اتباع سنت حسن معاملت ہے ساتھ خدا کے
 اور خلق کے معرفت سند طلب خدا کی صریحاً یہ حدیث شریف ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے صحابہ کبار سے فرمایا واللہ الا علی یطلبونہ کما انتم تطلبونہ معرفت
 لقد کانت فی ذلک لکبریٰ بیشک نے کھے اس نے اپنے رب کے بڑے نمونے اور تجلی
 ظہور شی کو مرتبہ ثانی میں کہتے ہیں اور تمام تجلیات آیات الہی ہیں فہم من فہم
 جلوه ہفت ست اگر دیدہ بینائی بہت

کائن جہان آئینہ آئینہ سیما بہت
 میتوان یافت کہ در پردہ خود آرائی بہت

مرومہ ارض و سما آئینہ شکل اندہم

معرفت ص وَالْقُرْآنِ ذِی لَکَ کُتُبِہِمْ ہُوَ قُرْآنُ کِی جو یاد دلاتا ہے یعنی کلام
 طرف متکلم کے رہنا ہے اور تمام آن وادامشوق کی اوس کے سخن سے کھل جاتی ہے

معرفت لتكون كلمة الله هي العليا یعنی تاکہ خدا کا بول بالا ہو تو شہد کو محبت
 خالص ہو اشد تعالیٰ سے **معرفت** تکریم ہر کات اکابر کی لازم ہو بقیۃ محمد صحت
 آل موسیٰ والہارون تجلہ الملائکۃ **معرفت** وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ
 إِلَّا دُهُم مُّشْرِكُونَ اس شرک سے مراد شرک خفی ہو یعنی تعلقات اسوا کا دل میں ہونا
معرفت علم ظاہر مقدمہ عمل ہے جس پر عمل صحیح موافق حکم خدا و رسول کے حاصل ہوتا ہے
 اور یہ علم باطن عمل پر مرتب ہو کہ بعد تقدیم عمل صحیح کے پیدا ہوتا ہے وحیث میں ہو کہ
 جو کوئی اپنے علم پر عمل کرے اشد تعالیٰ اوسکو ایک ایسا علم دیتا ہے جو پہلا معلوم ہی نہ تھا
معرفت قرب نوافل کا یہی بیان ہو کہ لا یزال عبدی بتقرب الی بالنوافل
 حتی احببته الخ اور قرب فرائض یہ ہو کہ ما تقرب الی عبدی بمثل افتراضت
 علیہ **معرفت** نسبت قلب و نفس جو اہل سلوک میں متعارف ہو بیان اوسکا
 آیات قرآنی سے اس طرح پر ہے کہ یَوْمَ لَا يَنْفَعُ بَالٌ وَلَا بَنُونَ إِلَّا مَنْ كَانَ لِلَّهِ
 بِقَلْبٍ سَلِيمٍ اور نسبت لطیفہ و نفس یہ ہو کہ يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي
 إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّاتٍ **معرفت** معیت
 اور اقربیت وغیرہ تمام اسما و صفات الہی پر ایمان ہی مقصود و حصول اوس معیت اور
 اقربیت کا ہے جو مفہوم مثل ان آیات سے ہو کہ وَاللَّهُ مَعَ الْمُحْسِنِينَ اور وَاسْجُدْ
 وَاقْتَرِبْ **معرفت** کوئی خلق نہ ہر نہ بھلا ہو بلکہ نسبت سے اوس میں حسن و قبح
 پیدا ہوتا ہے اگر نسبت اوس خلق کی طرف خدا کے ہو وہ خلق حسن ہو ورنہ کچھ نہیں اور
 خلق صفت روح کی ہو تو جس کو میل روحانی طرف پروردگار کے نہیں وہ حسن اخلاق
 سے برکنار ہے **معرفت** علم فی نفسہ کمال ہے اور حکمت مناسب تکمیل ہی

وَمَنْ يُؤْتِ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا مَعْرِفَتِ اپنے نفس سے کبھی
 گمان نیک نہ رکھنا چاہیے کہ مورت عجب ہو قال علی کرم اللہ وجہہ الخزم سؤل الظن
 معرفت فضل عالم علی العابد کفضل علی اذنا کہ سو یہ وہی عالم ہیں جن کو
 عروج کے بعد نزول ہوا ہو معرفت سداہل خدات باطن کی قصہ حضرت موسیٰ
 اور خضر علیہما السلام سے ظاہر ہے اور کاشف اودن رموز کی یہ آئیہ کریمہ ہو کہ
 ما فعلتہ عن احمی معرفت رویت الہی کو جو بے جہت اور بے کیف کہتے ہیں
 تو ظاہر ہو کہ زمان و مکان جہان تک ہو وہاں جہت ثابت ہو ورامی زانی مکان
 جہت کہان ہو فہم من فہم اور بے کیف سے مقصود برارت ہو کیفیات واذواق سفلی سی
 معرفت نور ولایت صغریٰ مانند ماہتاب کے اور نور ولایت کبریٰ مانند آفتاب کے
 اہل سلوک نے بیان کیا ہو اور علامت طو ہونے دائرہ کبریٰ کی غروب ہونا اوس
 آفتاب کا نظر کشفی میں آتا ہو سو حقیقت اوس کشوف اودن اہل مقام کی وہی قصہ ہو
 حضرت خلیل اللہ کا کہ بعد نفی ماہتاب و آفتاب کہ آخرا آئیے فرمایا اِنِّیْ وَجَّهْتُ
 وَجْهَیْ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ
 معرفت سیر نظری اس آیت سے ثابت ہو کہ سب اَرِنِیْ اُنْظُرْ اِلَیْكَ

فرہ حسن تو کوہ طور را صد بارہ ساخت عاشق مسکین کجا ماند بجال خوشن

معرفت للراقم نہیں جانتے ہم وجود و شہود یہ باتیں ہیں واور خدا ایک

معرفت وضع مراقبہ بھی احادیث سے ظاہر ہے کہ صحابہ کبار رو برو آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طرح بیٹھتے تھے کہ چڑیاں سریر سے اوڑھ سکتی تھیں یہ ظاہر
 مراقبہ ہوا اور باطن مراقبہ توجہ الی اللہ ہو معرفت وہ علم جو اور اک سے متعلق ہو

او کو واردات کہتے ہیں اور جو مشاہدہ باطن سے پیدا ہوتا ہو اس کو مکاشفات سے
 تعبیر کرتے ہیں اور علم خواہ واردات ہی ہو خواہ مکاشفات سے متعلق عالم سفلی ہی ہو اور علم اہل خدات
 باطنیہ کو ہوتا ہو یا متعلق بعالم علوی ہی ہو جو موجب تقرب خدا و رسول ہی ہو علم اولیا و عشرت کو ہوتا ہو
 معرفت فضل و نعامات سے عبارت ہو جو محض وہی ہیں کسب کا ان میں کچھ دخل نہیں
 اور رحمت میں کسب کا بہانہ ہی سو وہ فضل و رب یہ رحمت جمع ہو کر اسم مبارک فضل کن
 نمایاں ہوتا ہے معرفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات علیا میں سے
 یہ دو کمال ہیں ایک عبادہ و رسولہ دوسرا کمال محبوبیت جس سے اناجیب اللہ
 مشعر ہی اور اسم مبارک حمد کنایہ اس کمال سے ہی معرفت جو طریقہ اولیا
 جس عصر میں شائع ہوا مناسب وقت و حال و استعداد و اہل عصر کے وہی
 طریقہ تھا جیسا کہ مناسب قرون انبیاء و اقدم کے ان کے شرائع تھے شاہد
 اس بیان کی یہ حدیث ہے العلماء و رثة الانبیاء معرفت یہ اصطلاحات
 صوفیہ کبار زمانہ نبوت میں نہ تھے اگرچہ صدیق ان کا ضرور تھا جیسے کہ
 اصطلاحات علم ظاہر کا حال ہی اور بعد زمانہ نبوت جو اصطلاحات پیدا ہوئے
 اور مقامات کا مذکور ہو اس میں یہ حکمت تھی کہ بعد ایام نبوت سے لوگوں نے
 ظاہر پرستی اختیار کی اور نسبت باطن سے نا آشنا ہو گئے تو ضرور ہوا کہ اولیاء
 کبار کے کمالات بقدر طاقت تحریر کیے جاویں تاکہ لوگوں کو ترغیب ہو اور ان کے
 توسل سے فائز المرام ہوں لیکن جیسا کہ آگے مذکور مقامات و اصطلاحات بحث
 مرغیب اکثر اہل زمانہ تھا فی زمانہ اکثر کے حق میں مضرب بھی ہی کہ لوگوں نے
 شیطیات اہل حال کو دستاویز مقرر کر کے بعض نے مذہب جو تہذیب اختیار کیا

اور بعض رسوم پرست طریقہ اور سلوک سے قطع نظر کر کے صرف رسم سماع وغیرہ پر اکتفا کرتے ہیں اور بعض نے فوائد مطلوبہ کو چھوڑ کر گرفتاری زوائد مثل طوکرے مقامات کبار کے پیدا کی اور بعض محض فریفتہ قیل و قال اور تصوف دانی کو ولایت اور کمال جانتے ہیں

ع چون نذیرند حقیقت روح افسانہ زوند

لہذا حکمت الہی طریقہ ہمارے حضرات کا

عجب جامع فوائد و منف زوائد پیدا ہوا کہ ظاہر اسل اوصول اور معنی کثیر الفیوض ہوا
 کہا لا ینفخ علی ہل لنظر معرفت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ صحابہ کبار میں
 اور فیض صحبت و تعلیم سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بھی مشرف ہوئے ہیں
 اخرجہ احمد فی الزہد عن سلمان قال تبت ابا بکر فقلت اعمد ایے
 فقال یا سلمان اتق الله واعلم انه سیکون فتوح فلا تعرفن ما کان حظک
 منها ما جعلته فی بطنک او القیتہ علی ظہرک واعلم انه من صلی الصلوات
 الخمس فان یصبی فی ذمۃ الله فلا تقتلن احدا من اهل ذمۃ الله تحقر الله
 فی ذمۃ فیکبک الله فی النار علی وجهک معرفت حضرت شاہ غلام علی صاحب
 رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیہ سیر المرشدین پر کہ انسابل ولاد حضرت مجدد رضی اللہ عنہ میں ہے
 یون لکھا ہے کہ حضرت شاہ محمد آفاق از حضرت خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ
 کہ از خلفای حضرت محمد زبیر اند رضی اللہ تعالیٰ عنہ نسبت این خاندان کسب نموده
 بسرگرمی حلقہ و مراقبہ و افادہ نسبت دین وقت ممتاز اند انتہی معرفت ہمارے
 حضرت دام فیوضہ اولاد امجاد سے حضرت مصلح العاشقین حشمتی رضی اللہ عنہ کو این
 جن کا مزار مبارک ملاوہ مین ہو والد ماجد آپ کے حضرت شاہ اہل اللہ مرید حضرت
 شاہ عبدالرحمن صاحب لکھنوی علیہ الرحمہ کے تھے حضرت کا نام حضرت شاہ صاحب کی تھا

معرفت سال ولادت اعلیٰ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ کا ایک ہزار و
 یک صد و شصت ہجری ہے مسکن شریف دہلی تھا ہنتم محرم روز چہار شنبہ بعد مغرب
 سنہ یک ہزار و دو صد و پنجاہ و یکم میں آپ نے انتقال فرمایا اور پشنبہ کو مغلیہ پورہ میں
 عقب مسجد شریف کے مدفون ہوئے جہاں حضرت قبلہ عالم کو غسل دیا گیا تھا حضرت
 پیرو مرشد سے معلوم ہوا کہ وہ زمین خود آپ نے اپنے واسطے خرید کر لی تھی معرفت
 مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا
 فَيُوحِيَ بَأْرَ ذُنُوبِهِ مَا يَشَاءُ توحی معاملہ انبیاء ہوا اور حجاب میں سے ہم کلامی ولیا و ائمہ کو
 ہوتی ہوا اور بواسطہ رسل کے تمام مومنین سے معاملہ ہو معرفت روایے صالحہ
 ایک جز ہوا جزای نبوت سے اور نسبت انبیاء کی مشاہدہ سے بڑھی ہوئی ہے
معرفت اشعار نعت زراقم

قامت پہ تیری خلعت نور خدا کھلے	جلوہ سے تیرے قسمت ارض سما کھلے
کو شر کا فیض تو نے جہاں میں لٹا دیا	دعوت سے تیری بلغ ارم کی فضا کھلے
تیرے لب و دہن میں سخن نے مزا دیا	تیری ہی آنکھ میں نگہرا شنا کھلے
جو بات تیرے وصف میں لکھی وہ کھب گئی	جو تیری شان میں کہے وح و ثنا کھلے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله سبحانه وتعالى والصلوة والسلام على جيب المصطفى وعلى آله واصحابه
 واتباعه واجبا به اما بعد واضح ہو کہ یہ رسالہ موسوم بہ اسرار محبت مشتمل ہے
 اکثر ملفوظات بابرکات اعلیٰ حضرت امام الطریقہ محبوب خلیق حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ
 حضرت قطب الاقطاب مجدد العصر حضرت مولانا فضل الرحمن بنظریۃ الاعلیٰ و حضرت

پیر و مرشد دلایت آب محبوب رب الارباب عالی مناقبِ حمد میان صاحبِ اہم فیض
 بہار و جہولِ ملفوظاتِ راقم نے بواسطہ سنے ہیں و س نقلِ معتبر کا اظہار کر دیا ہے اور جان
 راوی کا ذکر نہیں وہ سب نے واسطہ سنے ہیں اگرچہ ظاہر ہے چند ملفوظات ہیں لیکن معنی
 حاوی ہیں بہت سے مقاصدِ اعلیٰ پر آمدا واسطہ افادہ خاص عام کے مناسب جانا
 کہ اشاعت پذیر ہوں اور معاملہ فہم بواسطہ ذوقِ صحیح کے آج اولے ہر کلام سے

اسرارِ محبت اہرولِ نبو و قابل

اوسکے معنی کو پہونچتے ہیں

و اما المؤلف فقیر نور محسن کلن اللہ تعالیٰ لہ

دُرِ نیست بہر دیا ز نیست بہر کانے

حضرت نے فرمایا کہ میں جب حدیثِ شریف پڑھ کر اعلیٰ حضرت شاہِ آفاق رضی کی
 خدمت میں جاتا تو دیکھ کر فرمایا کرتے کہ یہ نور حدیثِ حضرت نے اعلیٰ حضرت سے
 نقل فرمایا کہ ہم سب عزیزِ اقربا دوست آشناؤں کو چاہتے ہیں کہ ہو جائیں لیکن
 کوئی نہیں ہوتا جس کو خدا چاہتا ہے ہو جاتا ہے حضرت نے اعلیٰ حضرت سے
 نقل فرمایا کہ اب جو لوگ دسوں لطیفہ طے کرتے ہیں قدا کو جو صرف لطیفہِ قلوب
 کرتے تھے نہیں پہونچتے کہ بسببِ عمل کے اون کا مقامِ عالی ہو گیا حضرت نے
 اعلیٰ حضرت سے نقل فرمایا کہ یہ دسوں لطیفہ کسی کو ایک بار کی کھل جاتی ہے اور کسی کو
 ہر سون میں کھلتے ہیں حضرت نے اعلیٰ حضرت سے نقل فرمایا کہ جو کوئی محبت سے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمل کرے اوسکو وصولِ لی اللہ ہو جائے
 حضرت نے اعلیٰ حضرت سے نقل فرمایا کہ قدا لطیفہ طلب طے کرتے تھے لیکن
 بسببِ خلاص اور اتباعِ سنت کے اون کا مقام بڑھ گیا حضرت نے اعلیٰ حضرت سے
 نقل فرمایا کہ ایک توجہ میں بھی سب مقامات طے ہو سکتے ہیں لیکن استعدادِ مرید کی بھی چاہیے

حضرت نے فرمایا کہ ہمارے حضرت سب باتین موافق سنت کے کرتے تھے لیکن کس نفسی سے ایسا فرماتے تھے کہ ہم سے جو کوئی بات موافق سنت کے ہو جاتی ہے تو عرش سے ایسا فیض آتا ہو کہ ہم تر تیر ہو جاتے ہیں حضرت نے اعلیٰ حضرت سے نقل فرمایا کہ غوث ہو یا قطب جو خلافت شرع کرے وہ کچھ بھی نہیں حضرت مولانا مولوی سید محمد علی صاحب نے نقل فرمایا کہ بعض مریدوں نے حضرت شاہ آفاق سے عرض کیا کہ جو ان پر یعنی حضرت قبلہ پر عنایت ہو مریدان قدیم پر بھی نہیں اپنے فرمایا کہ تم کو میں چاہتا ہوں کہ ہو جاؤ اور ان کو خود خدا چاہتا ہو حضرت نے فرمایا کہ جب حضرت شاہ آفاق رضہ کا بل شریف لے گئے تھے ایک بار کسبیوں کے سامنے سے آپ کا گذر ہوا آپ نے وہاں کے حاکم سے کہا کہ تم کیسے مسلمان ہو جو کسبیان اپنے ملک میں رکھتے ہو اور اس نے تمام کسبیان وہاں سے نکال دیں حضرت نے فرمایا کہ جب حضرت شاہ آفاق ولایت شریف لائے تو اجمیر قریب تھا آپ کو ارادہ کیا لیکن پھر نہ گئے وہیں سے فاسحہ پڑھ دی بسبب وہاں کے خادموں کو جانا مناسب سمجھا حضرت نے فرمایا کہ ہم نے ارادہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ کی زیارت کا کیا تھا رات کو ہم نے خود دیکھ لیا اور حضرت سے ایسا فیض آیا کہ بیان باہر ہے پھر فرمایا کہ اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو یہ بزرگ بنی ہوتے حضرت پیر و مرشد اجمیر شریف گئے تھے آپ سے کسی نے کچھ نہ کہا بلکہ خود آپ کی آؤ بھگت کی حضرت نے فرمایا کہ ہم کو جو اللہ تعالیٰ جنت میں لے گیا حورین چارے پاس آئیں گی سو ہم ان سے کہیں گے کہ تم میں خاک لطف ہو تم ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سنو جو اس میں لطف ہو کسی میں نہیں ایک صاحب نے حضرت سے مسئلہ سماع کا

پوچھا آپ نے فرمایا کہ ایک کوئی راستہ سے گاتا ہوا نکل جاتا ہو میں تیاب ہو جاتا ہوں
ایک صاحب نے حضرت سے پوچھا کہ وقت کبھی مشکل یا حاجت کے یا رسول اللہ کتنا کیسا ہو
آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک بنا آیا اور آنحضرت
چاہیں آپ نے جو دعا بتلائی اوس میں ہو یا محمد بنی اتوجه الیک ان صاحب نے
عرض کیا کہ یہ بیان حضور ہی کا ہو آپ نے فرمایا کہ عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے بعد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک شخص کو یہ دعا بتلائی تھی ایک صاحب نے
حضرت سے فاتحہ کرنے کو دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ایک بکری فوج کی اوس وقت فرمایا کہ یہ میری امت کی طرت سے ہو بس یہی فاتحہ ہو
حضرت پیر و مرشد نے حضرت سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا میں مولانا سخی صاحب
کے ساتھ مولود شریف میں جایا کرتا تھا حضرت نے فرمایا کہ اتباع سنت یہی ہو کہ جیسا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہو اوسی طرح کرے گھٹائے بڑھائے نہیوں یہ شعر ہے

گر و نعل سپ سلطان شریعت سرمہ کن	تا شود نور آئی با و چشم مست مقترن
شرہ و چشم سنائی چون سنان تیر باد	گر زانے زندگی خواہد سنائی بی سنن

حضرت نے فرمایا کہ میں دو مہینے سخت بیمار رہا کہ ہوش نہ رہتا تھا لیکن ایک نابھی
تضمانہ ہوئی حضرت پیر و مرشد نے حضرت کے ذکر میں فرمایا کہ سنت کا تو بڑا درجہ ہو
اون سے مستحب بھی ترک نہیں ہوتا حضرت شاہ آفاق رضا ایک مہین بارہ بارہ بارہ
نفی اثبات فرماتے تھے اور حضرت نے فرمایا کہ میں نفی اثبات چار چار ہزار بار کرتا تھا اور
حضرت پیر و مرشد نے بھی ابتدا میں پانچ پانچ سو بار نفی اثبات کیا ہو حضرت نے
فرمایا کہ میں ایک نصاب میں جاتا تھا کسبیدون کے سامنے سے گزرا سب کھڑ ہو کر

سلام کیا میں نے جھٹک دیا خدا کی شان تھوڑی دور گیا تھا کہ وہ سب آ کر میری مرید ہو گئیں اوس کے بعد سب نے نکاح بھی کر لیے ایک بار راقم کو دینِ خطرہ آیا کہ آپ قرآن میں قرأتیں کیوں بنایا کرتے ہیں اوسی وقت جو اب میں فرمایا کہ میں اس واسطے یہ قرأتیں بنا دیا کرتا ہوں کہ زبان مبارک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکلی ہیں حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک طالب علم نے حضرت

سے اس شعر کے معنی پوچھے	ہمارو نیش خسرو موشی دوان
مسیحا چہ گویم بہو کب روان	آپ نے اس لطف سے تقریر فرمائی

کہ اوس طرح ادا ہونا دشوار ہے ازاںجملہ یہ فرمایا کہ جب دولہہ کی برات جاتی ہے تو باپ دادا بھائی سب اوسکی رکاب میں چلتے ہیں تو اُس میں کوئی سوءادب بہ نسبت اہلبیار علیہم السلام کے نہیں حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت سے کسی نے تصویر شیخ کو پوچھا آپ نے فرمایا کہ ایک صحابی نے حدیث کے بیان میں فرمایا کافی انظروالی رسول اللہ ہی تصویر شیخ ہو راقم نے حضرت پیر و مرشد سے اور

آپ نے حضرت سے یہ شعر سنا	کجا دیوان تو کر کر اسرہ یون نہ جائے
جن نیکوین پیوسین و جی کون سمائے	حضرت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ذکر میں فرمایا
اچھی نیکی بنو سے بھانا ہرا	حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت

اپنے مرشد کو حضرت اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آنحضرت کہا کرتے ہیں ایک بار حضرت بہت علیل تھے آپ نے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں مجھ سے فرمایا کہ تمھاری زندگی بہت ہی حضرت نے فرمایا کہ شخص تحقیق و تنقیح الفاظ و معانی قرآن کی کرتا ہوا اوس کو وہ شخص جو تمام رات عبادت

کرے نہیں پاتا حضرت نے فرمایا کہ ہم کو اگر بدلے قرآن شریف کے جنت ملے تو منظور نہیں اگر قرآن شریف ہو تو کیا مضائقہ ہو اور ہمارے پاس جنت میں حورین آئین تو ان سے بھی ہم ہی کہیں گے کہ آؤ بی بی بیٹھ جاؤ تم بھی قرآن شریف سنو ایک بار قرآن میں روز قیامت کا ذکر آیا کہ وہ دن بہت سخت ہوگا اسوقت حضرت نے بعد ترجمہ کے فرمایا یا اللہ تعالیٰ جن کو آپ سے محبت ہو وہ تو بہت خوش ہونگے آپ کی لقا ہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہونگے حضرت نے فرمایا کہ جو شخص پابند ارکان اسلام ہو وہ ولی ہو اوس کی ولایت میں کوئی شک نہیں کسی نے عرض کیا کہ جو پابند ارکان اسلام ہو اور ارتکاب حرام کرے تو فرمایا کہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اچھی غذا کھا کر اوسپر زہری لے اور جو خدا کو حاضر ناظر جانے لگا وہ کیونکر ایسا کرے گا حضرت نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے فرماتے تھے کہ اوس کی یاد میں رہا کرو بس یہی سلوک ہو حضرت نے فرمایا کہ سلوک میں حصن حصین سے بہتر کوئی کتاب نہیں حضرت نے فرمایا کہ مشائخ سے جو دعائیں منقول ہیں اون میں وہ تاثیر نہیں جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعائیں فرمائی ہیں ان میں ہی حضرت نے ترجمہ فرمایا کہ ان عباد اللہ لیسوا بالمتنعین یعنی بندے خدا کے آرام طلب نہیں حضرت نے اسم مبارک اللہ کا ترجمہ من موہن فرمایا حضرت نے ترجمہ اسمعیل کا مطیع اللہ فرمایا اور ترجمہ مریم کا عابدہ فرمایا ہی راقم نے حضرت سے نفی اثبات کو پوچھا آپ نے فرمایا کہ ٹھنڈک میں تھوڑا کر لیا کر دادر لا آلہ کے معنی لا معبود فرمائے حضرت نے اس آیت کو پڑھا کہ اَلنَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ فَالْشَّاهِدِينَ اَلْاَكْبَرِ

پھر فرمایا کہ شہید اولیا کو نہیں پاتے اور صدیقین و لبیا میں فحسَنُ اَوْلَیَّائِکَ سَرَفِیْقًا
 اور کیا اچھا ساتھ ہو حضرت نے فرمایا کہ نسبت قرآن کی غایت سلوک ہے
 حضرت نے فرمایا کہ اشتیاق لقاے الہی کا یہی ولایت ہو حضرت نے فرمایا
 کہ اتباع سنت یہی غوثیت اور قطبیت ہو حضرت نے فرمایا کہ توجہ تو ہو اگر تہی ہو
 لیکن اوسکا ایک وقت ہی اوسوقت ایک توجہ کافی ہوتی ہی راقم نے حضرت سے
 مولانا اسحق صاحب رحمہ کی نسبت پوچھا آپ نے فرمایا کہ عالم باعلیٰ بزرگ و صاحبِ مَحَنُو
 با نسبت ہونا کیا آسان ہو البتہ اولاد و امجاد میں حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ کے
 آپ حضرت شاہ عبدالقادر رحمہ کو فرماتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ نسبت قاضی
 ثناء اللہ رحمہ پانی پتی کی حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ سے بڑھی ہوئی تھی اسی طرح
 حضرت شاہ احمد سعید صاحب کی نسبت کو فرماتے ہیں کہ اُن کے والد سے بڑھی
 ہوئی تھی حضرت نے فرمایا کہ امام غزالی رحمہ نے لکھا ہو کہ صحابہ کبار اگر
 اس زمانہ میں ہوتے تو لوگ اُن کو دیوانہ کہتے اور وہ اُن کو کا فر جانتے اور
 حق ہے حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی بعد نماز عشا کے موافق سنت کے
 باتین کرے اور سو جائے اوس کو وہ شخص جو تمام رات عبادت کرے نہیں پاتا
 حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی نماز صبح کی اہتمام سے ادا کرے اوسکو وہ شخص کہ
 جو رات کو عبادت کرے نہیں پاتا ایک مرید نے حضرت کو فقدانِ ذوق
 شوق کی شکایت لکھی تھی اوسپر آپ نے تحریر فرمایا کہ مدام باتقویٰ باشند
 ہمیں اصل ست حضرت نے فرمایا کہ کرشن اور رام چندر اور کچھن انحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتر ہوئے ہیں یہ سب موحّد تھے اگر زمانہ آنحضرت کا پائی

تو ایان لے آتے حضرت نے فرمایا کہ اس میں بھید کیا ہو کہ لوگ جھگڑا کرتے ہیں ایک شخص کی وجہ سے صلح کر لیتے ہیں پھر فرمایا کہ اُس شخص کے قلب میں ایسا فیض ہوتا ہو کہ اوس کے پر تو سے وہ سب صلح کر لیتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ اولیاء اللہ کو دلون میں ایسا نور ہوتا ہو کہ اوس سے تمام نظر آتا ہو جیسے اندھیرے گھر میں آفتاب سے سب کچھ نظر آتا ہو حضرت نے فرمایا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام اگر ایک نظر کرتے تو کوئی مقابلہ نہ کرتا سب ہلاک ہو جاتے مگر امام حسین علیہ السلام توحید میں مستغرق تھے کچھ خیال نہ فرمایا ایک بار سندانہ کی حضرت نے یہ فرمائی کہ ایک صحابی نے کنوان بنایا اور کہا ہذا امام سعد حضرت مولانا مولوی سید محمد علی صاحب نے فرمایا کہ میں نے ابتدا میں حضرت سے عرض کیا کہ ہم کو جو مزا شعر میں آتا ہو قرآن شریف میں نہیں آتا آپ نے فرمایا کہ ابھی بُعد ہو قرب میں جو مزا قرآن شریف میں ہے کسی میں نہیں مولانا صاحب موصوف نے فرمایا کہ ایک بار میں نے حضرت سے صحبت میں رہنے کو عرض کیا آپ نے فرمایا کہ تازا اپنا اندھا چھوڑ کر ہزاروں کوں چلی جاتی ہو اوسکے خیال سے یہاں انڈے سے بچہ نکل آتا ہو تو کیا انسان میں یہ قدرت نہیں مولانا صاحب موصوف نے فرمایا کہ ایک بار میں تردد میں تھا کہ انجام دیکھے کیا ہو حضرت نے مجھ سے فرمایا کیا تردد ہے میں نے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ ایک بار مجھ کو بھی یہی تردد تھا سو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ فراتے ہیں تم کیا بلکہ جو تم سے محبت رکھیں گے اوسکا بھی انجام بخیر ہو گا حضرت پیر و مرشد نے حضرت سے نقل فرمایا کہ جو کوئی اس مسجد میں قدم رکھیں گے اوس کی عقبی بخیر ہوگی

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی کمالات ہیں
 حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ جس کے کلام میں تاثیر نہیں اس کی توجہ میں بھی تاثیر نہیں
 مثال سلوک مقامات رسمی کی حضرت پیر و مرشد نے فرمائی کہ وہی قلعہ ہو جہان
 شاہ عالمگیر وغیرہ نے بادشاہی کی اور اسی قلعہ میں بہادر شاہ بھی بادشاہ تھے لیکن
 قلعہ سے باہر حکم نہ جاتا تھا حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ اذکار و اشغال واسطے
 تصفیہ قلب و تزکیہ نفس کے ہیں اصل عشق ہو حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ ہر روز بعد
 اشراق سلطانی میں جایا کرتے تھے اور حضرت بھی جب دہلی میں تھے جاتے تھے
 اور حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ مجھ کو دو ہزار گون سے عشق ہو حضرت مجددؑ اور
 سلطانی رضی اللہ عنہ سے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک صاحب تذکرہ مشائخ تحریر
 کرتے تھے انہوں نے کسی کو بغیر اصل دریافت حالات حضرت کی خدمت میں بھیجا
 حضرت نے فرمایا کہ ہمارا حال کچھ نہ لکھو لیکن یہ اودن سے کہدینا کہ فضل و حسن سب کو درکار ہو
 نقل ہے کہ ایک پیر زاوہ حضرت کی خدمت میں آئے آپ کو دیکھ کر بیہوش ہو گئے
 بعد ازاں حضرت نے پوچھا تو کہا میں نے آپ کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کو دیکھا آنحضرت کا جمال دیکھ کر بیہوش ہو گیا آپ نے فرمایا کہ بس ایک جھلک میں
 تمہارا یہ حال ہو گیا حضرت نے فرمایا کہ ایک درویش آئے میں نے اودن سے کہا کہ اس
 قبو کو دیکھو معنی خزاں صاحبزادی صاحبہ کا جو وار مسجد میں ہو انہوں نے مراقبہ کے بعد
 بیان کیا کہ نام سلوک اُن کو ملے ہے حضرت نے فرمایا کہ میں ایک کنوین پر تسبیح
 پڑھ رہا تھا اوسکا پانی کھاری تھا اتفاقاً ہاتھ سے تسبیح چھوٹ گئی وہ پانی اسی وقت
 میٹھا ہو گیا حضرت پیر و مرشد اور بہت سے لوگ مراد آباد کے تہمت ہنود سے حوالات میں تھے

بعد ثبوت براءت کے سب رہا ہو گئے حضرت نے فرمایا کہ میں نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو دیکھا فرماتے ہیں کہ میں تمہارے بیٹے کو قید سے چھڑائے لاتا ہوں اُسی آئنا وین رہائی ہو گئی اور اُسی عرصہ میں بعض لوگوں نے آپ کے لیے عرض کیا تھا اوسپر آپ نے فرمایا کہ حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ خود اُن کے واسطے دعا کرتے ہیں ابتدا میں حضرت پیر و مرشد کو ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا استغراق ہو گیا تھا کہ نہ کچھ بات کرتے تھے اور نہ کھاتے پیتے تھے آپ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا یہ حال دیکھ کر رونے لگیں حضرت نے فرمایا خاطر جمع رکھو ہوش آجائے گا آخر صبر پندرہ روز کے بعد آپ کو افادہ اس حال سے ہوا ایک بار حضرت پیر و مرشد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا فرماتے ہیں کہ میں اپنا العاجل بن تیرے منہ میں لٹکا حضرت نے فرمایا کہ محمود خان صاحب قندھار میں نے ایک بار گھوڑا اپنا کھیت پر چھوڑ دیا اور کہا خبردار اس میں سے مت کھانا یہ کھیت مسلمانوں کا ہوا سے منہ بھی نہیں لٹا خان صاحب بڑے پرہیزگار تھے اُن کے گھوڑے بھی حرام کا نہیں کھاتے تھے ختم حضرت قبائلم عالم و حضرت خواجہ ضیاء اللہ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا جو راقم کو حضرت پیر و مرشد سے پہونچا یہ ہو کہ اول و آخر یکپیس یکپیس بار درود شریف اور دسیان میں یا اَدْحَمَ الرَّاحِمِینَ پانسو بار حضرت نے فرمایا کہ ایک بار خر بوزے کاٹے گئے سب بے مزہ تھے میں مراقبہ کرتا تھا ایک توجہ اونپر بھی کی سب شیرین ہو گئے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت کا عالم طفلی تھا جب ایک شیوعہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا کہ فرماتے ہیں یہ لڑکا ولی ہو گا اس سبب سے وہ شیوعہ حضرت کو مانتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ یہاں شاہ غلام رسول صاحب درمولوی پوچھنا جب بھی

آؤ تھے اور محمود خان صاحب بھی ہو گئے ہیں محمود خان صاحب پیر بھائی حضرت شاہ آفاق رنہ کے تھے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ محمود خان صاحب نے جب حضرت عالم طفلی مین تھے اس وقت آپ کو دیکھ کر فرمایا تھا کہ یہ شخص کئی سو برس کے بعد پیدا ہوا ہے حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو لڑکپن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کبار رنہ کی زیارت ہو کر تھی ایک بار حضرت نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا حضرت کو سینے سے لگا کر اپنا بیٹا فرمایا حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت شاہ آفاق رنہ جب مکان پر حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب کے تشریف لے گئے آپ کی آنے کی خوشی میں انھوں نے تمام مکان اپنا راہ خدا میں لٹا دیا میکوالال حضرت شاہ آفاق رنہ کو دیکھا تھا اور حضرت پیر علی شاہ صاحب کے مدد اور نظریافتہ تھے بالنسبت کی صورت دیکھ کر مقام تبادتی تھی اور سب پر غالب آتی تھی ایک مجلس میں حضرت پیر و مرشد کا اور ان کا اتفاق ہوا حضرت پیر و مرشد ان سے واقف نہ تھے انھوں نے دل ہی دل میں تصرف کرنا شروع کیا تھوڑی دیر میں آپ کو معلوم ہو گیا آپ نے فرمایا آؤ بسم اللہ پھر مراقبہ کیا انھوں نے بھی زور ڈالا تھوڑی دیر میں میکوالال بیہوش ہو کر گرے اور شریع شب سے ثلث آخر تک بیہوش پڑے رہے جب سنا آیا تو بہت متعقد ہوئے کہتے تھے کہ برسوں میں آج میری تسبیح ٹوٹی اور اڑھائی دن تک رعبہ ان کے تمام بدن میں رہا علاوہ اسکے حضرت پیر و مرشد کی توجہ سے اقران عصر جواہلِ رشاد میں وہ بھی متعقد ہو گئے ہیں حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک جوان لڑکا طالبِ خدا حضرت کی خدمت میں آیا آپ نے اذروے تھان مسجد سے نکلوا دیا جب واڑہ کھلا حضرت پیر و مرشد اس کا ہاتھ پکڑ کر مسجد میں لے آؤ پھر آپ نے

کچھ نہ فرمایا بعد نماز کے اوسکو بلا کر مطلب پوچھا کہا پریم کا پیالہ بلا دو آپ نے شربتِ منگلر
 آدھا خود نوش فرمایا اور آدھا اوسکو پلا دیا اور فرمایا کہ چلا جا وہ کامیاب نہ ہو گیا حضرت
 نے ذکر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑھا جن گلیان محمد چلین گلیان ہین لکھن برہن
 ایک صاحب نے نقل کیا کہ حضرت قبل جانے دہلی شریف کے تحصیل علم لکھنؤ میں فرمائی
 اور شرح وقایہ مولوی نور صاحب سے آپ نے پڑھا تھا اور مرزا حسن علی محدث اور
 آپ ہمراہ دہلی کو گئے تھے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک بار حضرت شاہ آفاق رضا کو
 کچھ تردد تھا آپ نے عرض کیا کہ حضرت یہ غلام حاضر ہو جس کے ہاتھ چاہیے بیچ لیجیے
 اور تردد رفع کیجیے صرف اتنا فرما دیجیے کہ بیچ گانہ نماز پڑھ لینے دے اور شبِ روزِ خدمت
 لیا کرے ایک بار کسی نے مراد آباد شریف میں خواب دیکھا کہ حضرت کے سر ہانے
 کوئی بیٹھا ہی حضرت پیر و مرشد سے ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ آج کل ہم ایسا کسی کو نہیں
 جانتے جو آپ کے سر ہانے بیٹھے اسی اثنائین میان عطا صحیح صاحب نواسہ اعلیٰ حضرت
 شاہ آفاق رضا کے مدینہ منورہ سے ہندوستان تشریف لائے اور آپ کے پاس آئے
 بس آپ دیکھ کر بیتاب ہو گئے اور حضرت پیر و مرشد سے فرمایا کہ ان کے قدم لو اور اپنی
 چارپائی پر اون کو سر ہانے بٹھلایا اور خود زمین پر بیٹھنے لگے اور بخون نے نہ مانا کہ میں
 آپ کی زیارت کو حاضر ہوا ہوں مجھ سے یہ کب ہو سکتا ہو کہ آپ وہاں بیٹھیں اور میں یہاں
 غرض باصرہ تمام آپ پانیتھی بیٹھے اور اون کو سر ہانے بٹھلایا اور جب تک رہے
 بسببِ دہ کے کسی پر اوس عرصہ میں خفا نہ ہوئے اور آواز سے نہ بولے اور فرماتے تھے
 کہ اگر سہفت اقلیم کی سلطنت ہو تو ان پر سے نثار کروں اور جو یان مرثیٰ اونکے رہتے تھے
 اوسی عرصہ میں حضرت پیر و مرشد نے خواب میں حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کو دیکھا

کہ بہت خوش بہن حضرت نے منکر شکر کیا حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت سلطان نظام الدین اولیا کا تذکرہ تھا حضرت نے حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہم آپ کو خود سلطان الاولیا جانتے ہیں خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب کہ بہت شوخ تھے بولے کہ آپ کو اون سے کیا نسبت ہو اونھوں نے پچاس ہزار بچوں اور شہدوں کو باخدا کر دیا تھا اور ہم مدت سے خدمت میں رہتے ہیں کبھی دل میں سوئی سی چبھ جاتی ہو اوپر میری جان علی صاحب کو جو پیش پیدا ہوا کہ اسی وقت تمام دہلی کے زن و مرد مع اطفال جنسین وغیرہ ولی کیے دیتا ہوں اس راہ پر کہ خلاف حکمت آگئی تھانسیب ان کی مستور ہو گئی حضرت میان عبداللہ شاہ صاحب طلب خدا میں حضرت کے آستانے پر حاضر ہوئے تمام اسباب پناہ خدا میں لٹا دیا دو برس خدمت شریف میں تبرک و تجرید تمام بکروا کثر المرام ہوئے دل سے حضرت کے عاشق بائیں ہجستہ خود دیکھا ہوا یہ ذکر بیان کرتے تھے کہ ایک شخص حضرت کی خدمت میں آتے تھے شناسی راہ میں یک ندی میں اونھوں نے گھوڑی ڈال دی اوس میں دلدل بہت تھی گھوڑی اوس میں غرق ہونے لگی اونھوں نے حضرت کو یاد کیا خدا کی شان وہ گھوڑی اوس میں دلدل میں سے نکل آئی جب وہ حضرت کی خدمت میں آئے آپ حبرہ میں چادر اوڑھے بیٹھے تھے آپ اونکو دیکھ کر بولے کہ لوگ ہم کو تکلیف دیتے ہیں واپس پست مبارک دکھلائی نشان چارون سوئم کا مع کیمچر کے موجود تھا فقط اور ایسا ہی ایک تذکرہ جہاز کا ہی کہ سمندر میں غرق ہوتا تھا آپ کی برکت سے سلامت رہا حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص روم کے میرے پاس گئے وہ جنوں کے شاکی تھے ہم نے کہا تم ان سے ہمارا

سلام کمدینا او بخون نے ایسا ہی کیا وہ جن وہاں سے چلے گئے یہ کمرست آپ کی
اکثر شائع و مشہور ہو حضرت نے فرمایا کہ اس مسجد میں جن تھے لوگوں کو
ایذا پہونچاتے تھے لوگ شکایت کرتے تھے جب میں یہاں آیا مراقبہ میں تھا کیا
دیکھتا ہوں کہ ایک جن آیا پاؤں جن کے پھرے ہوتے ہیں میں نے کہا تم کون
اوسے کہا ہم جن ہیں مرید ہونے آئے ہیں اوسنے بیعت کی پھر ہم نے کمدیا کہ خبردار
اس مسجد میں کوئی ایذا نہ پہونچائے جب سے کسی کو شکایت نہوئی حضرت نے
فرمایا کہ میں ایک روز مراقبہ میں تھا دیکھا کہ پریمان آئین اور کہا کہ ہم جنوں کی بیٹیان
ہیں سب مرید ہو گئیں حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ جیسے ذات ایک ہے اور
صفات بہت ہیں ایسی ہی نسبتیں بھی بہت ہیں حضرت نے راقم کو قبل حضوری
خدمت کے یہ ذکر واسطے اطمینان کے تحریر فرمایا تھا کہ وقت شام اشد اشد دل سے
بے حرکت زبان سوار اور کلا الہ الا اللہ لسانی سو بار فغشی سالک رام نے
ذکر کیا کہ حضرت نے فرمایا کہ دہلی میں ہمارے پاس پانچ روپے تھے ہکون کر تھی کہ
وطن میں اپنی والدہ ماجدہ کو بھیج دین حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ نے
مجھ سے پوچھا کیا فکر ہے میں نے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ لاؤ ہم بھیج دین گے
بعد ازاں مہینہ بھر کے بعد آپ نے خبر دی کہ وہ روپیہ تمہارے پہونچ گئے لیکن ہم
اوسی وقت سمجھ گئے تھے بعد ازاں گھر پہونچکر معلوم ہوا کہ اوسی شب خود علی حضرت نے
دروازہ پر پکار کر وہ روپیہ پردہ سے دیدیے اور آپ کی والدہ صاحبہ سے کمدیا کہ
تمہارے بیٹے بخیریت ہیں حضرت مولانا سید محمد علی صاحب نے حضرت سے
نقل کیا کہ صاحب حال اور صاحب مقام ہونا آسان ہی بالنسبت ہونا مشکل ہی

حضرت خواجہ ضیاء اللہ رضی اللہ عنہ تاجر کشمیر تھے ایک ایک لاکھ کا آپ کا
 خیمہ تھا طلب خدا میں حضرت قبلہ عالم کی خدمت میں حاضر ہوئے تمام اسباب پنا
 راہ خدا میں لٹا دیا اور کمال و تکمیل پر فائز ہو کر خلافت پائی حضرت پیر و مرشد
 فرمایا کہ فنا و بقا کا نمونہ دنیا میں یہی صحبت ہو ساتھ بی بی کے ایک بار حضرت
 پیر و مرشد نے خواب میں دیکھا کہ نیچے عرش کے ہجوم ملائکہ ہو اسی لٹنا و دین ایک
 شخص مجرم کو گرفتار کر کے لائے اوس میں کسی نے کہا کہ یہ مرید مولوی فضل رحمن
 کا ہو نہ آئی کیا وہ آفاقی او بخون نے کہا کہ ہاں حکم ہوا کہ چھوڑ دو وہ چھوڑ دیا گیا پھر
 حضرت سے آپ نے یہ خواب بیان کیا اور بعد کچھ عرصہ کے او خین صاحب آنا ہوا
 آپ نے صورت دیکھ کر اون کو پہچان لیا اور حضرت کو او خین بتلایا حضرت نے
 اون کو بشارت معافی کی اپنی زبان مبارک سے فرمائی ایک بار حضرت پیر و مرشد
 سے حضرت نے پوچھا کہ ہمارے نسبت میں اور مرزا صاحب کی نسبت میں کیا
 فرق ہو آپ نے کہا کہ ایک بات میں آپ کو ترجیح ہو اور ایک بات میں او کو آپ پر
 ترجیح ہو قرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آپ کو زیادہ ہو اور مرزا صاحب کے
 بہتے خلفا تھے سو یہ ترجیح اون کو آپ پر ہو اس پر حضرت نے سن کر فرمایا کہ جاننے تجھ کو
 سب دید یا حضرت میان عزیز احمد صاحب و لا دا مجاد سے حضرت محمد
 الف ثانی رضی اللہ عنہ کی اور داماد اعلیٰ حضرت شاہ آفاق قدس اللہ روحہ کو تھے
 اون کو بھی اعلیٰ حضرت سے شرف اجازت تھا حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ
 ایک بار مجھے قادر گنج جانے کا اتفاق ہوا تو تیرا شاہ کے مزار پر واسطے فاتحہ کے
 گیا نسبت اون کی بہت قومی معلوم ہوئی مجھ کو کچھ قرصہ دینا تھا تو معلوم ہوا کہ

ریتا شاہ کہتے ہیں کہ ہم نے تم کو تین سو روپیہ دیے جب بان سے مین و دوسرے مقام پر پہنچا تو حسبِ خواہش میرے طور ہوا یہ اور اعمولہ حضرت پیر و مرشد کو احقر کو پہنچے کہ صبح کو یا حییٰ یا قیوم سوبار اور اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ سوبار اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ سوبار اور ربِّ مغرب کی یا باقی اَنْتَ الْبَاقِی سوبار اور قرآن شریف اور دلائلِ خیرات بھی آپ کے مہلات میں ہی راقم کو حضرت نے سندِ حدیث شریف کی زبان مبارک سے فرمائی اور فرمایا کہ میں نے بھی مولانا اسحق صاحب سے سند نہیں لکھوائی تھی زبانی لی تھی اور راقم نے حضرت پیر و مرشد کی خدمت میں بھی کچھ احادیث سنائے ہیں اول بار حضرت نے راقم کو قلبِ روحِ سرخفی اخفی سو ذکر کرنے کو فرمایا تھا اور فرمایا کہ اشعارِ عاشقانہ بہت پڑھا کرو یہی ورد و وظیفہ ہو اور یہ شعارِ فرماؤ

اے خدای من فدایت جانِ من	جملہ فرزندانِ خان و مان من
اے فدائے تو ہمہ کالائے ما	وزیرِ امانی تست ہو و ہائے ما

راقم نے شکایتِ خواطر میں عرضہ لکھا تھا اور پیر حضرت نے یوں تحریر فرمایا از فضلِ ارجمٰنِ سلامِ علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اما بعد الحمد للہ کہ زندہ ام و برای شما دعاوی خیر می کنم حق تعالیٰ بطور فریاد آمین و سوا اسلِ صدر بزرگانِ مین راشدہ اند آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پناہ می طلبید زند حیات و العلوم و قوتِ القلوب وغیرہ میں مہلکات و نجات بہت کچھ مذکور ہیں اور ظاہر ہو کہ مہولِ حکا و فروع ہوتے ہیں لہذا اس دائرہ میں انکو مہولِ مذکور کیا جاتا ہے تو جس قدر اس دائرہ نفی کو طو کیا جائیگا کچھ اوس قدر دائرہ اثبات میں کمال پیدا ہوگا

شکرِ نفاقِ بخت
فسق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فیضان تو اندر دل بی کینہ ماست للہ اقم عکس رخ روشنت در آئینہ ماست

دو تمنت دان از ان ندرند خبر این گوہر بے بہا گنجینہ ماست

اما بعد این نسخہ قبول عام دارد بد گنجینہ ففت نام دارد فیض

بے سند ظہر باشد بیخ فوج اعتبار نالہ نون کردم از بلبل ل رسید

بیان سلسلہ پیران کبار کا حامل دعوت الی اللہ ہو سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیونکہ خدا کو بواسطہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہچانا ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات پر بواسطہ پیران کبار کے راہ ایقان کھلی ہو فہ اصطلاح مشائخ دین ضعیفیت سے کہتے ہیں کہ باطن مرید کا ہرگز پیر ہو جاتا ہو کما قیل

من ہرگز یا رگشتم یا رنگ ما گرفت اور نسبت اول حضرت صدیق اکبر

رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوئی ہے تو یہ عجب سیر عاشق در معشوق اور سیر معشوق در عاشق ہو فافہم لطیفہ حضرت امام قاسم رضی اللہ عنہ فقہامی سبعہ مدینہ منورہ سے ہیں اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے جد ابوالاُم تھے قول حضرت امام صادق کا ہو کہ ولد فی ابوبکر مدین یعنی ولادت صوری جو اس راہ سے ہو علاوہ اس کے از رو سے باطن ولادت معنوی بھی جمع ہوئی نمکتہ اویسیت عبارت ہو فیض روحانی سے بغیر دریافت صحبت ظاہر کے جیسے حضرت اویس رضی اللہ عنہ قرنی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض روحانی تھا اور بعض نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت سلطان العارفین کی صحبت کا بھی ثبوت دیا ہو جیسا کہ ملاقات حضرت حسن بصری اور حضرت رضی علی کرم اللہ وجہہ

بدلائل ثابت کی ہو و اللہ اعلم معرفت نفی اثبات کا ترجمہ تو جو طریقت خواجگان میں ذکر جبر کا معمول تھا بعد ازاں حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ نے ذکر جبر کو از روی عمل بعزیمت کے ترک فرمایا اور اللہ تعالیٰ سے آپ نے طریقہ اقرب الطرق اور آسان چاہا تھا موافق آپ کی مراد کے اور ہر سے الہام ہوا آپ نے جذب کو حضرت سلطان العارفينؒ کے اور سلوک حضرت سید الطائفہؒ کا عجب لطف سے جمع فرمایا ہو فیوض حضرت محبوب صدیقی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اکابر امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں ترویج اسلام و احیاء شریعت جو آپ سے ہوا انظر من الشمس ہو آپ نے طریقت اور حقیقت کو خادم شریعت فرمایا ہو اور شریعت کے تین جزو فرمائے علم اور عمل اور اخلاص اور لکھا ہو کہ اخلاص بغیر سلوک طریقہ صوفیہ کے حاصل نہیں ہوتا اور بعد انکشاف توحید و وجودی کو آپ کو توحید شہودی ظاہر ہوئی اور پھر مبانی کلی کے مقرر ہوئے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں ۵

در کدام آئینہ در آید او

خلق را روئے کے نماید او

اور حضرت محی الدین ابن عربیؒ کے باب میں یہ آپ کی تحریر ہو کہ از مقبولان بنظرے آید منکر اور در خطرست اور آپ مجتہد علم کلام تھے لہذا ذات و صفات میں تحقیق جدید رکھتے ہیں اور فقہ میں آپ کا مذہب حنفی تھا آپ نے بادشاہ کو سجدہ نہ کیا اور موافق اوسکے باتیں نہ کہیں لہذا بموجب سنت انبیاء علیہم السلام کے دو برس قید رہے پھر بادشاہ نے باعزاز تمام ہلا کر رخصت کیا حضرت خازن الرحمتہ و حضرت ایشان رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ دونوں صاحبزادہ عالی شان حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کے ہیں حضرت خازن الرحمتہ کو آپ نے مقام غلت کی

بشارت دی تھی اور حضرت ایشان کو منصب قیمیت عطا فرمایا اور حضرت ایشان
اپنے خلف الصدوق حضرت حجتہ اللہ محمد نقشبند رضی اللہ عنہ کو بشارت اوس منصب
عالی کی فرمائی تھی اور اون کے بعد حضرت قبلہ عالم زبیر رضی اللہ عنہ کو وہ
منصب حاصل ہوا الطیفہ حضرت شاہ گل رضی اللہ عنہ مرید اور خلیفہ اپنی والد
ماجد حضرت خازن الرحمۃ کے تھے اور بار دیگر آپ نے سلوک حضرت ایشان اپنے
عم بزرگوار سے کیا تھا اور شاہ گلشن رضی اللہ عنہ جو پیر صحبت حضرت خواجہ ناصر
عندلیب علیہ الرحمۃ کے تھے وہ خلیفہ حضرت شاہ گل کر تھے یہی حضرت شاہ گل کا ہوس
در گل زروی تو یک گونہ اثر یافتہ ایم

مکتہ حضرت خواجہ محمد ناصر رضی اللہ عنہ کو روح پر فوہ حضرت امام حسن علیہ السلام
نسبت خاصہ اہل بیت نبوی حاصل ہوئی تھی لہذا طریقہ مجددی اون سے پیدا ہوا
معارف اور اسرار اس طریقہ کے علم الکتاب مصنفہ حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ
اور نالہ عندلیب مصنفہ حضرت ناصر قدس اللہ سرہ میں مذکور ہیں حضرت میر درد نے
بعد بیان مقامات مجددیہ کے ایک مقام جدید محمدیت خالصہ کا تحریر فرمایا ہے جو اوان
مقامات کو محیط ہے اور قرب امامت و سیادت اوان کی زبان و قلم سے بیان میں آیا ہے
چہ خوش گفت و انا کہ دانش بسی است

معرفت نقل ہے کہ حضرت شاہ غلام علی صاحب علیہ الرحمۃ نے ذکر فرمایا کہ ایک
عارف نے بعد وفات اپنے استاد کے اوان کے مزار پر توجہ باطن اور القامیٰ نوار کرنا
شروع کیا تاکہ استاد کا حق شاگردی ادا ہوا استاد مزار سے نکل آئے اور زجر سے
کہا تو جانتا ہو کہ راہ قرب خدا کی یہی ہے جو میں نے حاصل کی ہے جس راہ سے کہ میں

مقرب بارگاہِ انہی ہوا ہوں تو اسے کیا جانے اصل اصول رابطہ مرشد کا
 مرید سے ہے کہ بقدر رابطہ مرشد کے مرید کو کمال حاصل ہوتا ہے لہذا اصول طریقہ
 حضرات کے اس اصل کی تفصیل بہن فافہم فیض لوگ جو احادیث کتب مشہورہ
 حدیث میں نہیں پاتے صرف اس وجہ سے ان کو موضوع کہنے لگتے ہیں سو یہ بڑی
 خطا ہے کیونکہ اگر وہ فی الواقع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہی تو انکار اس کا
 سخت بے ادبی ہے اور اگر امت جو ظاہر و باطن کے جامع تھی اگرچہ پرہیزگاری سے منع
 حدیث کو نقل کریں وہ کیونکر موضوعات لکھ سکتے ہیں **ف** جیسے کہ صحابہ کبار کو
 صحبت جسمانی تھی اولیاء اللہ کو صحبت روحانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
 حاصل ہوئی ہو لہذا تمام صحابہ کبار بسبب اس شرف خاص کے تمام امت سے
 افضل ہیں لطیفہ حضرت سید آدم نبوری علیہ الرحمہ تین روز حضرت مجدد رضی اللہ عنہ
 کی صحبت بابرکت میں رہ کر رتبہ کمال تکمیل پر فائز ہوئے لیکن یہ تاثیر الہیہ نسبت کسی
 میں نہیں اب ان کا برگی یادگار ہمارے حضرات ہیں ذلک الفضل عن اللہ
 نکتہ قرآن وحدیث میں فیض کو سکینہ سے تعبیر کیا ہے اور حلق الذکر احادیث وثابت ہیں
 معرفت حضرت مجدد رضی اللہ عنہ تسلیک لطائف خمسہ عالم امر کی جداجدا فرماتے تھے
 حضرت ایشان نے واسطے سہولت کے بعد قلب کے توجہ لطیفہ نفس پر شروع فرمائی
 کہ اوس کے ضمن میں اور لطائف کو بھی فنا و بقا حاصل ہوتی ہے حضرت
 پیرو مرشد نے حضرت مرزا صاحب کو خواب میں دیکھا اور بے تکلف باتیں کہیں اور پھر
 مرزا صاحب نے فرمایا کہ یہ لڑکا کس کا ہے بہت تیز معلوم ہوتا ہے اور کس نے تعلیم
 کی ہے اسی اثنا میں حضرت تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ یہ لڑکا میرا ہے اور

تعلیم حضرت شاہ آفاق رنکی ہو یعنی فیض روحانی سے فیض نسبت اکابر نقشبندیہ نسبت نما اور دوستان خدا کی ہو لہذا تہذیب ظاہر و باطن میں امتیاز خاص رکھتے ہیں اور نسبت بزرگان قادریہ نسبت اراکین سلطنت ہو جس کا ملک سے تعلق خاص ہو لہذا بے مدد و روغنیت حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے کوئی اوس مقام پر نہیں پہنچتا کما تقرر حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے آخر کتب و بات میں حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کو منیب و راستے کو نائب و ن کا تحریر فرمایا ہو فہم **و** عظمت و جلال معشوق باعث پیدا ہونے کمال آداب کا ہو اور مشاہدہ جمال میں ایک بے تکلفی خاص ہو تو یہی فرق نسبت قادریہ اور چشتیہ میں کشوف ہوتا ہو لکلا لایحی علی اهل النظر لطیفہ نسبت معیت کی اصل وہ معاملہ ہو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا کہ لا تحزن ان الله معنا نکتہ قرب شہادت کمال مدارج مشاہدہ ہو بے حیل و راجب کے معرفت قرب رفاقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوا ہو کہ لکل نبی رفیق و رفیق فی الجنة عثمان اصل اصول سلوک معاملہ نمائی ہو تو ایک معاملات وہ ہیں جن کا تعلق اس عالم سے ہو جیسے انکشاف ناسوت و ملکوت و جبروت و لاہوت اور ایک معاملات آخروی ہیں اولیاء اللہ کو ان معاملات سے اس عالم میں بھی بہرہ ہو اور حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کو الہام ہوا تھا کہ دنیا ہی تر آخرت گردانیدم اور ایک وہ معاملات ہیں جن سے تشاہات قرآنی اور مقطعات کنایہ ہیں

مخدرات سرا پرہ با سے قرآنی

چہ دلبرند کہ دل میسر بند پنہانی

واللہ اعلم فیض یہ فیض حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا تا قیامت باقی ہو کہ قرآن شریف آپ کا جمع کیا ہوا ہوت مراتب و لیا کتاب و سنت میں بہت مذکور ہیں چنانچہ

ابرار اور مقربین اور سابقین اور علمای راہنما اور مخلصین اور ابدال وغیرہ اور اہل نظر

ہر ذیل کی نسبت معلوم کر لیتے ہیں ع ہر گلے راز نگہ ہوئے دیگر ست

لطیفہ جو کلام اولیا متشابہ واقع ہوا اوس کا بھی انکار نہ چاہیے کہ حسن ظن کے خلاف ہی نکتہ مشاہدہ قلبی اس عالم میں باتفاق اہل ظاہر و باطن جائز ہو علم یقین وعین یقین وحق یقین مشہور ہی اصل نسبت وہی ہو جو اوس کی طرف سے ہو

درویدہ فگندہ میمن از ناز نگاہ ہے متربان نگاہ تو شوم باز نگاہ ہے

فیض انتقامت کا مرادی ترجمہ نباہ کرنا ہے ف تطبیق در میان اختلاف اکابر واقوال اہل حق کے اگر نور بصیرت اور قوت علم سے ظاہر ہو تو فہماور نہ متفق علیہ اہل اختلاف کا اختیار کرنا طریقہ احتیاط ہی فافہم لطیفہ کلام سے رتبہ دیدار کا بڑھا ہوا ہی نکتہ کرامت ولی کی معجزہ اوس کو نبی کا ہے تو انکار اولیا منہجر بکفر ہوتا ہی حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک شخص حضرت گنج شکر رضی اللہ عنہ کا خط حضرت سلطان گنجی کے پاس لایا آپ مراقبہ میں مشغول تھے اوس وقت غیب سے ایک ہاتھ خانی آپ کی بغل سے نمودار ہوا اوس نے وہ خط لے لیا لطیفہ کلام نفسی باطن ہی صفت کلام کا اور حرث و صوت اوس کا ظاہر ہو فلامعا رضمت نکتہ سیر آفاقی یہی ہو کہ اذکر اللہ عند کل حجر و شجر معرفت علم وہی ہو جس کے ساتھ ایمان جمع ہوا و ایمان وہی ہو جس میں شدت محبت ہو اور محبت وہی ہو جو منہج بطاعت ہو حضرت پیر علی شاہ صاحب برادر حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب علیہما الرحمہ دونوں صاحب خلیفہ حضرت محبوب خلاق شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ کے تھے یہ صریح حضرت پیر علی شاہ صاحب کا ہوا اپنے

مراقبہ کے بعد کیفیت میں فرمایا تعلق یہ سب تفرج گاہ ہی ناظر وہی اللہ ہو

فیض اور دھڑکی رسم و راہ یہی ہو کہ اَلْبَیْہُ یَصْعَدُ اِلَیَّکُمُ الطَّیِّبُ وَالْعَالُ لَصَاحِبُ یَرْفَعُ
اور او دھڑکی رسم و راہ نزول فیض ہو کہ وَ اَنْزَلَ اَسْکِیْنَتَہُ عَلَیْہُمْ جملہ اہل
طرق متفق ہیں تہذیب تلب و نفس میں لطیف راہ کار و اشغال ہر طریقہ
میں با وضاع مختلفہ ہیں لیکن جملہ اہل سلوک متفق ہیں آگاہی و درپردہ غفلت میں

ایک خطہ زکوی یا دورے در مذہب عاشقان حرامت

نکتہ انس عبارت ہو اوس کیفیت لطیف سے جو عشق اور عقل کے اجتماع سے
پیدا ہوتی ہے اور اجتذاب عبارت ہو غلبہ محبت سے

از عقل فرو گذر کہ در عالم عشق اونیہ غلام دل دیوانہ ماست

معرفت غلبہ عنصر آبی سے استغراق اور رقت پیدا ہوتی ہے اور عنصر ہوائی سے
عاشق و مہر و مجرتا ہے اور آہ کرتا ہے اور عنصر آتش عاشق کے دل میں اور ہے
گر می رکتا ہے حضرت کا ایک مقام پر گذر ہوا ویاں ایک اندھا کنواں تھا
حضرت نے اوس میں سے پانی طلب فرمایا لوگوں نے کہا حضرت یہ اندھا کنواں ہے
مدت سے خشک پڑا ہے آپ نے فرمایا بسم اللہ کر کے ڈول ڈالو خدا کی قدرت
اوس میں سے پانی نکل آیا یہ ذکر حضرت پیر و مرشد سے روبرو حضرت کو سنا فیض اور رک
مناسب فیض ہے اور کشف کے لیے عیان ہونا ضرور ہے نور وجود خود آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو اگر یہ معرفت اہل کفر طریقت پر کھل جاوے بالاضطرار اسلام
حقیقی میں فائز ہوں لطیفہ لطف ہم کلامی قرآن شریف میں ہے اور نہ از کو
معراج المؤمن فرمایا ہے معرفت جہان و نون طرق محبت اور محبوبیت ہو تو کبھی

غلبہ محبت سے سخن ناتمام نکلتا ہو کہ وہی دونوں اوسکو سمجھ لیتے ہیں دو سالہ میں سمجھ سکتا

مگر جو اس معاملہ سے خبردار ہو ع

عالم تمام یک سخن ناتمام اوست

حضرت شاہ کمال کیتھلی رضی اللہ عنہ اکابر قادریہ سے ہیں نقل ہو کہ آپ
مقابر اور بیا بانوں میں قدم توکل و تجرید پر سیاحت کیا کرتے تھے بعد چند روز کے
جب آپ کو رغبت آب و طعام کی ہوتی خدا کی قدرت سے وہیں کوئی شہر پیدا
ہو جاتا اور اہل شہر آپ کو تعظیم تمام اپنی منزل پر لیجاتے آپ وہاں تناول فرماتے
رات کو وہاں رہتے صبح کو نہ شہر کا نشان ہو تا نہ اہل شہر کا اور غلبہ حال سے آپ
جماعت نماز میں حاضر نہ ہوتے تھے ایک شخص کو اس وجہ سے دل میں انکار پیدا ہوا
وہ کسی حاجت کو صحر میں گیا تھا اور وقت نماز بھی تھا کیا دیکھتا ہو کہ ایک باغ اور
حوض پانی سے لبریز ہو اور اس کے پہلو میں ایک مسجد مصفا ہو اور لوگ نابین ہیں
حضرت شاہ کمال امام ہیں نماز جماعت پڑھ کر جب وہاں سے نکلا تو حوض اور مسجد
کسی کا نشان نہ تھا یہ کرامت آپ کی دیکھ کر انکار سے توبہ کی اور مخلصون میں ہو گیا
حضرت شاہ سکندر خلیفہ حضرت شاہ کمال کے تھے ایک بار آپ کو کوئی حاجت
پیش آئی بر ملا فرمایا جس کو کوئی فرزند مطلوب ہو آوے لوگ ہر طرف سے بہتے
ہدایا لائے اور اپنی مراد کو پہونچے معرفت تذکرہ رد قضا کا جو در بارہ شیخ طاہر
لاہوری علیہ الرحمہ کے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ سے صادر ہوا آپ کو مقالات میں
مذکور ہی اور آپ نے فرمایا ہو کہ مجھ کو فوق مقام رضا کے ترقی ہوئی فافہم فیض
ایک بزرگ کا قول ہو کہ مجھ پر چالیس برس سے اللہ تعالیٰ جنت اور حور و قصور کو
عرض کرتا ہی میں کبھی گوشہ چشم سے بھی نہیں دیکھتا

حور پر آنکھ نہ ڈالے کبھی شیدا تیرا سبے بیگانہ ہوا دوست شناسا تیرا

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک دھوبی حضرت گنج شکر رضی اللہ عنہ کا انتقال کر گیا تھا سکر نگیر نے اوس سے سوال کیا اوس نے اپنی زبان پنجابی میں کہا کہ فرود دھوبی آئی یعنی فرید کا دھوبی ہوں بس وہ بخش دیا گیا فیض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جنت کو فرمایا ہو کہ لا فیہا حورو ولا قصور بل ربی ضحاک

یہ حدیث نالہ عند لب میں نظر گذری ہے
ہر کہان یہ شوخیان تیرے محبوبیان
صورتوں میں خوب ہو گئی شیخ گوچر ہشت
ملشی سالک رام نے ذکر کیا کہ حضرت

پیر علی شاہ صاحب علیہ الرحمہ کے برہمن مرید تھے لا الہ میں غائب و لا اللہ میں موجود ہو جاتے تھے معرفت فیض سے حضرات کے راقم کو ہول کمالات نفسی نمایاں ہو کر اس دائرہ میں مذکور ہوتے ہیں اور دائرہ بالا میں بعض معاملات مشہورہ تحریر کی ہیں اللہ اعلم



حضرت پیر و مرشد نے راقم سے فرمایا کہ مجھ کو مراقبہ میں معلوم ہوا کہ تجھ پر ایسے مقامات تکمیل کے جو پیشتر اس سے نہ کسی نے لکھے ہیں اور نہ بیان کیے ہیں حضرت ذوق فرمایا کہ حضرت باقی باللہ نے کو بادشاہ نے تین لاکھ روپیہ نذر کیا آپ نے اپنا قرض جو کچھ تھا ادا کر کے سب کچھ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ کو دیدیا تاکہ صرف کتاب و رکفان طالب علم کو کاہو

حضرت پیر و مرشد نے ذکر فرمایا کہ ایک بزرگ گائون مین گذرے ایک مقام پر
اون کو انوار الہی کا نزول معلوم ہوا اونھوں نے جانا شاید مزار کسی بزرگ کا ہی
دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ مزار نہیں ہو ایک بوڑھے نے وہاں کے بیان کیا کہ
ایک مولوی عبدالحق تھے یہاں پر کتاب بانچا کرتے تھے یعنی حضرت شیخ عبدالحق محدث
علیہ الرحمہ اظہار نعمت فقیر راقم نور احسن کو حضرت قبلہ حضرت پیر و مرشد مدظلہما سے
اجازت تقریری و تحریری دونوں طرح پر ہے شکر یہ اون کے التفات اور نوازش کا کس
زبان سے ادا کرے جو ہمیشہ سے اس نالائق پر مبذول ہو اور منجملہ نعمائے عظیمہ بشارت
دراز عمر و کثرت ارشاد ہی جو آپ نے قلم اور زبان سے فرمائی ہو کا الحمد للہ رب العالمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اما بعد یہ رسالہ موسوم بہ سنہ حکمت ہو نافع یا دیار بعباد حضرت کو
نوعمری میں حضرت حیدر علی شاہ صاحب علیہ الرحمہ خلیفہ اعلیٰ حضرت سے حصول
فیض ہوا بعد ازاں آپ خدمت بابرکت اعلیٰ حضرت میں شرف یاب ہوئے صلاح
قرار پائی تھی کہ حضرت بجائے اعلیٰ حضرت کے سجادہ نشین ہوں حضرت نے منظور
نہیں فرمایا اوس کے بعد حضرت حاجی علاء الدین احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ بجا نشین ہوئے
حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ کے مشاہیر خلفاء میں سے یہ چار بزرگ ہیں حضرت
خواجہ محمد ناصر عندلیب اور حضرت شاہ قطب الدین اور حضرت خواجہ عبد العادل اور
حضرت خواجہ ضیاء اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت شاہ جمال قادری خلیفہ حضرت
شاہ قطب الدین کے تھے اور شاہ درگاہی صاحب خلیفہ حضرت شاہ جمال کے تھے
اور حضرت شاہ عبدالقادر صاحب فرزند حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی خلیفہ

حضرت خواجہ عبد العادل کے تھے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم حضرت مخدوم شیخ
عبد الاحد رضی اللہ عنہ والد ماجد حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے تھے
آپ کو ارادت و بیعت حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے تھی
بعد ازاں ان کے خلف الصدق حضرت شیخ رکن الدین سے اجازت و خلافت
پائی اور امام رفیع الدین علیہ الرحمہ جہت شہ حضرت مجدد بن کے خلیفہ حضرت مخدوم
جہانیاں رضی اللہ عنہ کے تھے حضرت مصلح العاشقین رضی اللہ عنہ کا سلسلہ طریقہ چشتیہ
میں حضرت گیسو دراز علیہ الرحمہ سے ملتا ہے اور حضرت گیسو دراز خلیفہ حضرت
چراغ دہلی رضی اللہ عنہ کے تھے یہ شعر حضرت چراغ دہلی نے آپ کو فرمایا تھا

ہر کو میرے سید گیسو دراز شد واللہ خلاف نیست کہ او شقبار شد

رابطہ مرشد عین محبت خدا و رسول ہو عن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان من عباد اللہ لا ناسا ما کم با نبیاء ولا شہداء
یغبطہم الا نبیاء والشہداء یوم القیامۃ بمکاتہم من اللہ تعالیٰ قالوا
یا رسول اللہ تخبرنا من ہم قال ہم قوم تحابوا بروح اللہ علی غیر ارحام بینہم
ولا اموال یتعاطونہا فواللہ ان وجوہہم لنوروا نہم لعلی نور لا ینافون
اذا خاف الناس ولا یحزنون اذا حزن الناس وقرء ہذہ الایۃ الا
ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا هم یحزنون اخرجہا ابو داؤد
حضرت پیر و مرشد مذکور کہ خلف الصدق اور وارث اتم حضرت کے ہیں منجملہ آپ کے
فضائل کے یہ ہو کہ آپ نے ابتدائی پیدائش سے صحبت بابرکت حضرت عین تربت پائی ہو
دوسرے یہ کہ تمام صحاح ستہ حضرت نے آپ کو درس فرمائی ہو علاوہ اسکے لفظوں

اہل البیت ادھی عافیہ آپ محرم اسرار اپنی پذیر گوار کے ہیں اور جس قدر آپ
اون سے بے تکلف تھے ایسا کوئی نہیں تعین میں لطائف خمسہ بلکہ لطیفہ نفس کے
بھی اختلاف ہو لیکن تعین لطیفہ قلب کا زیر پستان چپ متفق علیہ سب کا ہے
ناسوت عالم اجسام ہو اور ملکوت عالم ارواح اور جبروت عالم صفات ہو جو مقوم
کل کائنات ہو اور لاموت عبارت مقام ذات سے ہو جو اوس کی اصل ہو اور
معاملات اخروی کتاب وسنت سے صاف ظاہر ہیں نافعہ تاویل تشابہات
بعض کا کرنے فرمائی ہو اور حضرت مجدد رضی اللہ عنہ علمای راہنہ کو تاویل تشابہات
سے بہرہ وافر فرماتے ہیں اور وجہ کو ذات سے اور یہ کو قدرت سے جو بعض علمائے
مراد لیا ہو آپ کے نزدیک مناسب نہیں اور حروف مقطعات کو اسرار خفیہ عاشق و معشوق
میں سے فرمایا ہو حضرت پیر و مرشد نے ذکر فرمایا کہ ایک بار رب و ربہ حضرت کے
تذکرہ ہوا کہ جب شاہ عالمگیر علیہ الرحمہ نے بیخانہ توڑ کر مسجد بنانے کا حکم دیا اوس وقت

ایک شاعر نے فی البدیہہ پڑھا	بہین کراست بیخانہ مرا امی شیخ
کہ چون خراب شود خانہ خدا اگر دو	نامر علی نے بمقابلہ اوس کے جو شعر

کھا تھا وقت تذکرہ یاد نہ تھا جو مذکور ہوتا حضرت کو ایسے اشعار خلاف شع
سننے کی تاب نہیں آپ نے فی البدیہہ یہ شعر فرمایا تبر کا تحریر ہوتا ہو

بہین کراست اسلام اے غنی کا فر	کہ جاے کفر کند پاک برکت اسلام
-------------------------------	-------------------------------

حاصل مراقبات فکر ہے جو طرح طرح سے ہر طریقے میں کرتے ہیں تفکر ساعۃ خیر
من عبادۃ سنین سنن فی اللہ یجیب لیہ من یشاء ویہدونی الیہ
من یشاء تو اجتبا یہی نسبت وہی ہو اور ہدایت مشروط بانابت ہی نافعہ

لطائف عشرہ کا سلوک سہمی جو شائع ہے صرف خانہ علم میں ہی اہمذا سبب عمل اور اخلاص اور اتباع سنت کے مقام عالی ہو جاتا ہے بعض کے نزدیک مقامات سلوک کشفی ہیں اور بعض دراک سے بغیر کشف کے فیض کو پاتے ہیں بالجملہ وجود معاملہ متفق علیہ ہے اور قرآن اور آثار سے ان کو معلوم کرتے ہیں جنت عدن النبی وعدہ الرحمن عبادہ بالغیب انہ کان وعدہ کائناتہ وشتاقان لقا الہی اوس کے وعدے پر لوٹتے ہیں صحت حال ثمرہ ہے طریقہ اختیار کرنے کا تصور شیخ و شغل برنخ جو رسم ہے قدما سے اس طرح منقول نہیں لیکن متفق علیہ تمام قدما اور متاخرین کا محبت مرشد ہے اور ہمارے حضرات کسی کو تصور شیخ زبان مبارک سے نہیں بتلاتے اور اعلیٰ حضرت شاق آفاق رہے بھی کسی کو نہیں فرماتے تھے ایک بار راقم نے بذریعہ عرضداشت کے دریافت کیا تھا اوس پر حضرت نے اس طرح تحریر فرمایا در طریقہ ماتصور شیخ نیست بجز ذکر خانی و لسانی و رباب علی بالحدیث و تقلید مذاہب راقم نے تحریر کیا تھا اوس عریضہ پر حضرت نے اول شیخ لکھا

ملت عشق از ہمہ ملت جداست	ما شقان را ملت و مذہب نہ است
--------------------------	------------------------------

بعد ازاں تحریر فرمایا کہ ہمہ اولیاء اللہ علیہ السلام بحدیث شریف نمودہ اند و عامی کنم باتباع احادیث مستقیمہ و آیین تجدید طریقہ بھی دو طرح پر ہے مانند اجتہاد کے یعنی ایک اجتہاد مطلق دوسرا اجتہاد فی المذہب فافہم مقامات سلوک ہر طریقہ میں اپنی اپنی عبارات اور معاملات میں مذکور کیے ہیں چنانچہ سیر الی اللہ و سیر فی اللہ و سیر من اللہ باللہ اور مقام جمع و فرق بعد الجمع و جمع الجمع و تجلی انعمالی و تجلی صفاتی و تجلی شیونات و تجلی ذات وغیرہ اور

بعض اکابر کے ملفوظات میں یہ دو مقام جدید نظر سے گزرے فردوسِ محبت و محرمِ قرب اور سلوک میں سو مقام بھی فرمائے ہیں ستر حصوں اور ان میں کشف و کرامت ہے

اسی برادر بے نہایت درگاہیت ہر چہ بروئے میری بروی مایست

بعض نسبت سے ملکہ آگاہی مراد رکھتے ہیں اور بعض کے نزدیک نسبت ہر مقام کی جدا ہو اور بعض اہل نسبت نے تفاوت معاملات سے بعض اہل نسبت کا انکار بھی کیا ہے چنانچہ بعض نقشبندیہ نے بعض چشتیہ کی نسبت ایسا کہا ہے بالجملہ اصطلاح نسبت مخصوص اہل طریقہ نقشبندیہ ہے اور سلاسل و لیا میں اس اصطلاح کا ذکر نہیں ع خدا را بادل ہر بندہ راز نیست

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہم صل علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ وسلم لا الہ الا اللہ علیہ السلام
اما بعد یہ رسالہ موسوم بہ نظر مرشد مشتمل ہے بعض معانی حصص حصین پر قال صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم الدعاء هو العبادۃ ثم تلی وقال ربکم ادعونی استجب لکم لا الہ الا
حقیقت دعا توجہ الی اللہ ہے اور نتیجہ اس کا قبول ہو فافہم بقول اللہ انا عند ظن
عبدی بی وانا معہ اذا ذکر فی فان ذکر فی فی نفسہ ذکر تہ فی نفسی وانی ذکر فی
فی ملاء ذکر تہ فی ملاء خیر منہ یعنی ملاء اعلیٰ میں ذکر خفی اور حلقہ ذکر و نون
اس سے ثابت ہیں فافہم وفی روایۃ الترمذی ان رجلاً قال یا رسول اللہ ان
شر لکم الاسلام قد کثرت علی فافہم لکم لسانک
رطباً من ذکر اللہ یہ ذکر لسانی ہے جو معمول طریقہ ہے بقول اللہ عز و جل سیعلم
اہل الحجۃ الیوم من اهل الکرم قیل من اهل الکرم یا رسول اللہ قال اهل

عجائب لذلک من المساجد یہ بیان مجلس ذکر کا مسجدین ہر ان خیار عبداً واللہ
الذین یراعون الشمس والقمر والاہلۃ والنجوم ولا ظلمۃ لذلک واللہ العسیس
اوقات کی سند ہو اکثر واذکر اللہ حتی یقولوا محبون تو کثرت ذکر سے جذب ہوتا ہی
لیذکرن اللہ قوم فی الدنیا علی الفرش المہمدۃ یدخلہم الجنات العلی فقر
ہو یا غنا ہر حال اوس کی یا دین رہنا چاہیے اسئلک بنور وجہک الذی
اشرق لہ السموات والارض وبکل حق هولک وبحق السائلین علیک
یہاں سے بحق فلان کنا جیسا کہ بزرگون کا نام لیتے ہیں ثابت ہوتا ہوا فافہم
حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیمِ سبع حرات
بعض مشائخ نے کہا کہ اگر کوئی درد و لیلیف نہ پڑھے بجز اسکے تو یہ بھی کافی ہر لذت

آہادہ گشتہ ام وکراشب نظارہ
سبحان اللہ و بحمدہ مائتہ مرۃ

النظر الی وجہک وشوق الی لقاءک
پیوند کردہ ام جگر پارہ پارہ را

ہمارے حضرات اکثر لوگون کو یہی کلمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مشتمل ہر منافع دارین پر
من استغفر للمؤمنین والمؤمنات کل یوم سبعا وعشرین مرۃ او خمساً
وعشرین مرۃ احد العد دین کان من الذین یستجاب لہم ویسرق
بہما اهل الارض حضرت پیر و مرشد نے یوں پڑھنے کو فرمایا اللہم اغفر لے
والمؤمنین والمؤمنات اذا کان جنہ اللیل فکفوا حبیباً تکم الخ تدریز نزل بھی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہر افضل الصلوٰۃ بعد المكتوبۃ الصلوٰۃ فی خوف اللیل

بافقر گر بود ہوس ملک سنجرم
صد ملک نیم روز بیک جوئی خرم

چون چتر سنجری رخ بخت سیاہ باد
تا یافت جان من خیمہ از ملک نیم شب

وإذا جلس للتشهد الأخير تشهد حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا مذہب حنفی میں
 ماخوذ ہو وان خاف من عدوا وغیره فقرأه لا يلاف قريش فان من كل
 سوء محرب حضرت لوگون کو اکثر سفر میں پڑھنے کو فرما دیا کرتے ہیں و ان اراد
 عوناً فليقل يا عباد الله اعيونى اس حدیث سے نہ ابحرف یا ثابت ہو فافهم
 ليس لها دون الله حجاب حتى تخلص اليه يهيى حاصل ذکر کلمہ طیب ہو ما قالها
 عبد قط مخلصاً الا فتحت له ابواب السماء حتى تفضى الى العرش ما اجتنب
 الكبائر یہ فتح باب وصول الی اللہ کا بیان ہو اور اجتناب کبائر شرط فتح باب ہو
 فافهم کلمته القاها الی مریم وروح منه یعنی بحکم کن بے اسباب ظاہر
 آپ کی پیدائش ہوئی اور بسبب رابطہ باطن آپ قال ابی فرماتے تھے
 فافهم من احب ان لشره صحيفته فليكثر فيها من الاستغفار للارقم

نہ پوچھو رسم ورام عاشقان ہی مدبر والو معافی کا انھیں کے واسطے پروانہ آتا ہو

يقول الله سبحانه وتعالى من شغله القرآن عز ذكركى ومسألته
 اعطيته افضل ما اعطى السائلين وفضل كلام الله تعالى على سائر
 الكلام كفضل الله تعالى على خلقه توفراً شريف سے وصول الی اللہ بدرجہ
 اعلیٰ ہوتا ہو کل دعاء محبوب حتى يصلى على محمد صلى الله عليه وسلم والحمد

بِاللَّهِ وَاللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

الحمد لله ذى الجود والكرم والسلام على رسوله افضل العرب والعجم
 صلى الله عليه وآله واصحابه وبارك وسلم اما بعد واضح ہو کہ یہ سالہ موسوم
 بہ حسن معاملہ بیان میں حسن معاملات خدا و رسول و اولیائے کبار کے تحریر ہوتا ہو

حضرت نے فرمایا کہ بعض کو حضرت فوج سے نسبت ہوتی ہو اور بعض کو حضرت
 ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے اور نسبت محمدی سے
 بڑھی ہوئی ہو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت نے فرمایا کہ بعض علما کے نزدیک
 رتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا خلفائے راشدین سے بھی زیادہ ہو اور وہ
 فیض خاص کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک وقت وصال آپ کے
 سینے پر تھا اونہیں کو حاصل ہوا ہو حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک بار
 حضرت قلندر نے امیر خسرو سے کہا کہ تمہارے مرشد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی محفل میں نہیں دیکھتے اسی وقت دونوں صاحبِ حضور می بین آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہنچے تو بہت سے اولیای کبار کا مجمع تھا امیر خسرو نے
 جو دیکھا تو فی الواقع وہاں سلطانِ مہم کو نہ پایا ان کو نہایت اضطراب ہوا اسی اثنا
 میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت قلندر سے فرمایا کہ کیا دیکھتے ہو
 اونہونے کہا سلطانِ مہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلطانِ مہم ان
 پھر فرمایا کیا دیکھو گے اونہون نے عرض کیا کہ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے پردہ جو آپ کے متصل تھا اوٹھا دیا وہی طرف حضرت محبوب سبحانی اور
 بائیں جانب حضرت محبوب الہی تھے اور ارشاد فرمایا کہ ان کا یہ مقام ہے اور وہ
 مقام عام ہے بس حضرت قلندر قائل ہوئے اور امیر خسرو نے عالم سرور میں بیٹھ کر کہا
 آفا کہ گردیدہ ام ہر جانِ رزیدم | بسیار خوبان دیدہ ام لیکن توجیز دگری

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک طالبِ خدا مجاہدہ و مواصلت سالہا سال سے
 سلطانِ مہم میں ٹھہرے ہوئے تھے اور نظر عنایت حضرت سلطانِ المشائخ کو طالبِ تہجد

لیکن کچھ حصول نہ ہوتا تھا کسی بزرگ نے اون سے پوچھا اونھوں نے مقصد اپنا بیان کیا فرمایا سلطانجی اپنے معاملہ میں مستغرق ہیں اون کو تمہاری خبر بھی نہیں سو تم ایک کام کرو دو روپیہ کی کوٹیاں اور کھٹیاں یہاں بچوں کو بانٹو اون کے شور و غل سے تم پر نظر عنایت ہو جائیگی اونھوں نے ایسا ہی کیا اور سا لہا سال کی محنت ایک دم میں وصول ہو گئی حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت ایشان خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہ کے دسترخوان پر چار چار ہزار آدمی کھانا کھاتے تھے اور حلقہ چار چار ہزار آدمی کا ہوتا تھا اور ہر ایک کے حسبِ بخوار کھانا پکتا تھا ایک بار آپ کو پیشاب کی ضرورت ہوئی آپ نے ایک مرید سے فرمایا کہ تو میرے عوض پیشاب کر آچنانچہ وہ مرید پیشاب آپ کے عوض کر آیا حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت ایشان مراقب تھے چار آزاد آئے کہنے لگے کیا پینک میں بیٹھے ہو آپ نے آنکھ اوٹھا کر دیکھا چاروں ولی ہو گئے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک بار حضرت مخفی زیب النساء بیگم جو مرید حضرت ایشان کی تھیں حضرت ایشان کو ایک شمع دان زبرجد کا نذر کر گئیں پھر جو آکر دیکھا تو خانقاہ میں وہ شمع دان گرد آلود پڑا ہوا تھا بہت افسوس کیا اور حضرت سے عرض کیا کہ شمع دان زبرجد کا ہی آپ نے فرمایا کہ ہو گا الغرض یہ بے پروائی دیکھ کر اونھوں نے عوض شمع دان کے ایک لاکھ روپیہ نذر کیا آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا جا تیرا شہر خاتون فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہو گا سبحان اللہ کیا نسبت بلند پایہ ہے حضرت نے فرمایا کہ حضرت ایشان کے مزار پر ایک بزرگ جو ان کے رشتہ دار بھی تھے متوجہ ہوئے پھر منہ پھیر کر چلے کہ وہ تو اپنی بی بی سے صحبت میں شغل میں

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت سیف الدین رضی اللہ عنہ کا حلقہ چودہ سو آدمی کا ہوتا تھا اور واسطے انتظام حلقہ کے ایک مرید کو یہ خدمت سپرد تھی کہ وقت حلقہ کے جس کو کوئی ضرورت پیش آتی تھی اس کو وہ سلب کر لیتا تھا حضرت نے فرمایا کہ نسبت دو قسم پر ہے وہی اور کسی تو میری نسبت وہی ہی پھر ذکر فرمایا کہ حضرت سید آدم بنوری حج کو جاتے تھے بہت سی خلق بیعت کے واسطے جمع ہوئی آپ نے غلام پہلا دیا کہ جو اسپر ہاتھ رکھ دے وہی مرید ہو جو مرید ہوا بانسبت ہو گیا پھر حضرت نے فرمایا کہ میں نسبت اسے جانتا ہوں حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ جب نادر شاہ نے دہلی میں ہاتھ صاف کیا کسی نے اس سے مخبری کی کہ حضرت قبلہ عالم کے مکان میں کئی شہزادے مخفی ہیں اس نے حکم دیا کہ تو پچانہ سے خانقاہ کو اوڑا دو آپ کو بھی خبر ہوئی کچھ نفرا یا جب تو پچانہ آ کر لگا اور آپ کو خبر دی کہ تہی دیتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ہاں اولٹی چلین پھر توجو تو پ چلی اولٹی چلی خود اسی کا لشکر اوڑنے لگا یہ کراست دیکھ کر فوراً توہین موقوف کیں ورنہ نادر شاہ انہی مشکین باندھ کر حاضر ہوا کہ تقصیر میری معاف فرما دین آپ نے فرمایا اس میں بات کیا ہو تیرے حکم سے آگے چلتی تھیں میرے حکم سے پیچھے چلنے لگیں حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ محمد شاہ بادشاہ دہلی نے وقت انتقال کہا کہ مجھ سے کوئی ایسا عمل نہو کہ جس سے امید مغفرت ہو مجھے دائرہ میں سلطانہی کے دفن کرنا کہ ان کی وجہ سے بخش دیا جاؤن ایک بزرگ صاحب کشف نے دیکھا کہ ملائکہ عذاب محمد شاہ پر نازل ہوئے اور سلطانہی ٹل رہے ہیں اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں کہ یہ شخص ہمیری وجہ سے بیان آیا ہے اسپر تو اپنی رحمت نازل کر اسی آئنا میں دیکھا کہ ملائکہ رحمت آئے اور محمد شاہ بخش دیا گیا

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک مرید حضرت قبلہ عالم کے مراقبہ میں حوصلہ کو تیرپہونچے اور کچھ پی بھی لیا تمام عمر ہونٹھ چاٹتے رہے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک بار حضرت خواجہ ضیاء اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی پیر و مرشد حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ کو خواب میں بہت روز سے نہ دیکھا تھا اسکا تذکرہ حضرت مرزا منظر صاحب علیہ الرحمہ کے سامنے کیا اُس پیر مرزا صاحب نے فرمایا کہ آج دیکھو گے اوسے شب حضرت خواجہ نے خواب میں حضرت قبلہ عالم کو دیکھا صبح کو مرزا صاحب کا شکریہ ادا کرنے گئے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ حقہ پیتے تھے ایک بار حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب نے آپ سے کہا کہ جو کوئی حقہ پیتا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس سے منہ پھیر لیتے ہیں آپ نے حقہ منگایا اور ایک کش لیکر اوسے دم حضور ہی میں پہونچے دھوان منہ سے نکل رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آؤ درو پاس بیٹھ جاؤ شاہ صاحب یہ کیفیت دیکھ کر قائل ہوئے اور حضرت قبلہ عالمؒ بھی کسی عذر سے حقہ پیتے تھے کاشمیر کا کیوڑہ بجائے پانی کے ڈالا جاتا تھا اور تنباکو مصری میں کوٹی جاتی تھی حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ بادشاہ دہلی کو حضرت خواجہ ضیاء اللہ سے بہت اعتقاد تھا اوس نے آپ کی خدمت کرنا چاہا منظور نہ فرمایا آخر کار اوس کے اصرار سے ہفت روپیہ ماہوار قبول فرمائی کہ اس قدر گذران کو لیے کافی ہیں لیکن آپ بڑے سخی تھے لوگوں کو قرض لے کر دیتے تھے دوکانداروں کے قرضدار رہتے تھے بادشاہ نے حکم دیدیا تھا آپ سے کوئی قرض نہ مانگے سب اپنے پاس سے ادا کرتا تھا حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ محمود خان صاحب ہند عاری رحمۃ اللہ علیہ سپاہگری میں کامل تھے ابتدا میں رجولیت نہ تھی نکاح ہو گیا تھا

تمام طبیب لکھنؤ کے اون کے علاج سے عاجز آ گئے تھے اون کو چچا عبدالرحمن خان صاحب
 واسطے علاج کے راے بریلی لے گئے تھے اثنائے راہ میں خواجہ صاحب کی
 نگاہ اون پر پڑ گئی آپ نے فرمایا محمود اودھ را اور حجرہ میں میرا پایا بجامہ رکھا ہے
 اوس کو پہن لے اُس کو نامرد بھی پہنکر مرد ہو جاتے ہیں وہ حجرہ میں گئے اور
 پایا بجامہ مبارک پہنا فوراً آثار معلوم ہوئے اسی وقت اپنے گھر جا کر اوائے حاجت کی
 بعد از ان یہ کراست نمایاں جو دیکھی حضرت خواجہ کی خدمت میں آکر تجھے میں نے رہے
 مفت میں ولایت حاصل ہو گئی حضرت نے فرمایا کہ ایک بار حضرت شاہ آفاق
 نے حضرت مرزا صاحب سے فرمایا کہ آپ مریدوں کو کھڑا رکھتے ہیں یہ خلاف سنت ہو
 مرزا صاحب نے فرمایا کہ صاحبزادہ میں امکان نفس توڑتا ہوں آپ نے کہا آخر
 سنت تو ہو اسپر مرزا صاحب بہت خوش ہوئے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ
 جب حضرت شاہ عبدالقادر صاحب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ایک بزرگ
 صاحب کشف نے دیکھا تھا کہ جو کوئی ان کے آس پاس پانچ پانچ کوس تک فون ہوگا
 مغفول ہوگا حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ جب حضرت شاہ غلام علی صاحب علیہ الرحمہ
 دفن ہوئے تو منکر نکیر آئے آپ نے اونکا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ ایک توجہ تو لیتے جاؤ
 اور توجہ فرمائی وہ بہت خوش ہوئے اور دعائیں دیتے ہوئے چلے گئے حضرت
 پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب ہمارے حضرت سے
 فرماتے تھے کہ ابھی تو لوگوں سے بہت بھاگتے ہو جب کیا کرو گی کہ ہر طرف سے
 لوگ گھیریں گے اور چالیس برس کے بعد تمہارا ظہور ہوگا حضرت نے فرمایا
 کہ علامہ ایک پیر بھائی تھے اون کو بخار آیا چند روز میں جاتا رہا لیکن اونکی

صورت اور کیفیت جو بیماری کی تھی بحال تھی طبیب حیران ہو کر اونکے استفسار کرتا
 لیکن وہ کچھ نہ کہتے تھے چہ مینے اسی طرح گزرے طبیب نے جب بہت اصرار کیا تو کہا
 میں کیا کروں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیادت کو تشریف لایا کرتے ہیں
 اس لیے بیمار بنارہا ہوں حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک مرید حضرت
 شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کے تھے اون کی طبیعت میں مذاق بہت تھا وہ کہتے تھے
 کہ میں قبر میں منکر نکیر سے بھی مذاق کروں گا جب اون کا انتقال ہوا تو حضرت
 قبلہ اور حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب وغیرہ ان کے مزار کے گرد مراقب ہوئے
 انفرض منکر نکیر آئے اونھوں نے اونکا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا تم کون ہو کہاں سے
 آئے ہو کہا ہم فرشتہ ہیں آسمان سے آئے ہیں کہا آسمان یہاں سے کتنی دور ہے
 اونھوں نے کہا پانسو برس کی راہ کہا پھر کیا پوچھتے ہو اونھوں نے سوال کیا
 کہا تم کو شرم نہیں آتی تم پانسو برس کی راہ طے کر کے آئے اور خدا کو نہ بھولے
 میں ایک گز زمین طے کر کے آیا خدا کو بھول گیا بس وہ چلے گئے حضرت
 پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب کو کشف ہوا کہ حضرت شاہ
 آفاق رضی اللہ عنہ کی عمر پوری ہو گئی حاضر خدمت اعلیٰ حضرت کے ہوئے کہ عمر
 میری حاضر ہے آپ نے قبول فرمائی ہمارے حضرت بھی یہ سنکر نذر کرنے کو حاضر ہوئے
 حضرت شاہ آفاق نے دو برس آپ کی عمر میں سے لے لیے اور بعد دو برس کے
 انتقال فرمایا حضرت فرماتے تھے کہ میری عمر جو زیادہ ہو اسی کی برکت ہے حضرت نے
 فرمایا کہ ہم نے عذر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو
 دیکھا کہ تشریف لائے اور فرمایا کہ تم کچھ فکر نہ کرو بس اطمینان ہو گیا حضرت نے فرمایا

کہ میں ایک مرید کو توجہ دے رہا تھا ایک درویش بھی آکر مراقبہ ہو گئے اسی وقت
 ان کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہو گئی اور بہت متعجب ہوئے حضرت
 فرمایا کہ یہاں ایسے ایسے مجذوب کہ جن کے جذبے کو شاہ غلام رسول صاحب بنا تو تھے آئے جذبہ
 اُن کا جاتا رہا وضو کر کے میرے پیچھے نماز پڑھی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ
 فرماتے ہیں تمھاری نسبت کے آگے اُنکی کیا حقیقت ہو حضرت پیر و مرشد نے ابتدا میں
 حضرت سے توجہ طلب کی آپ نے بحسبادت بڑ پر وائی فرمائی اسی اثنا میں حضرت
 پیر و مرشد نے اعلیٰ حضرت شاہ آفاق کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں تجھ کو میں دو گنا
 اسی روز سے حضرت کا بھی التفات باطن آپ کی طرف ہو گیا حتیٰ کہ آپ ارشاد فرما
 حضرت کے ہیں جامع کمالات صوری و معنوی حضرت مولانا مولوی سید محمد علی صاحب
 دام برکاتہ نے فرمایا کہ جب حضرت نے مجھ کو مرید کیا آدمی سے کہا اندر جو کچھ ہو اور اس وقت
 اور کچھ موجود نہ تھا کسی قدر چنے رکھے تھے مجھ کو دیے اور فرمایا کہ یہ ہم نے مکہ و دنیا دی
 کھانے کو پھر ایک پان منگاکر عنایت فرمایا اور کہا یہ پان عرفان کا ہے اس کو کہ بموجب فرمانے
 حضرت کے مولوی صاحب موصوف باوجود اہل اعمال متوکل علی اللہ ہیں خدا خود انکا کفیل ہے

گفتہ او گفت کہ اللہ بورد آپ کو حضرت کی طریقہ نقشبندیہ قادریہ

میں اجازت کاملہ ہے حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب عالم باعمل و فاضل
 کامل ہیں آپ کو حضرت کی صحبت بابرکت بظہن ہو ہو منکا پیتی اونکی نظم ہو جسکا اول شعر یہ ہے

من موہن پہلے نام چہون وہ مہر ہو ہے سر جن ہار

حضرت پیر و مرشد اولان رہبان تشریف لائے تھے تو کئی بار اتفاق ہوا کہ اس واقعہ کو توجہ
 خاص سے سرفراز فرمایا چنانچہ ایک بار بعد مراقبہ و توجہ کر آپ نے اشارہ باطن نام اتم چاہیے فرمایا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الرحمن الرحيم ذي الفضل العظيم والصلوة والسلام على أهل المحبتی
رسوله الكريم وعلى آله واصحابه واتباعه واجابده اما بعد واضح هو که یہ ذکر مختصر است
نقل جازت نامہ و شجرہ منظوم نقشبندیہ و شجرہ خاندان قادریہ پر

نقل جازت نامہ علی حضرت شاہ آفاق بنام حضرت قبلہ ظلہ الاعلیٰ مع

نفی محمد آفاق احمد

محبت لفقرا مخلص الفضلا رسول فی فضل الرحمن بجا فیت باشند

بعد دعوات ترقیات ظاہر و باطن مطالعہ نمایند درین جو از فضل پروردگار خیریت
وصحت و عافیت آن محبت لفقرا مدام مطلوب دیرست کہ از حالات خیریت آیات
آن محبت لفقرا اطلاع ندارد ازین باعث دل متعلق بآید کہ ہموارہ بدست آیندگان
این سمت از نامحبات خیریت آیات دل را خرم می کرده باشند شمار اجازت است
کہ ہر کہ در طریقہ علیہ نقشبندیہ و قادریہ داخل شود او را داخل نمایند و بدل متوجہ
یاران باشند و محبت علی را توجہ می داده باشند و پیوستہ نوسیان حالات
باشند زیادہ نور چشمان و رازی عمر و حیات خوانند و جمیع یاران و مخلصان فقیر
و یاران خود را دعا رسانند از میان عسیر نزد احمد و عطا محمد و خدا محمد از جمیع صوفیان
خانقاہ سلام شوق خوانند از اعظم علی سلام سنت الاسلام و مبارکباد خوانند
از اندرون دعوات خوانند

شجره پیران نقش بندیه رضی الله عنهم

خداوند بحق سرور ما	محمد مصطفی پیغمبر ما	بحق حضرت صدیق اکبر
و فایرورده ضمن بیمبر	بحق بحر علم و کان احسان	چراغ محفل اصحاب سلمان
بحق قاسم انوار صدیق	حقیقت محرم اهلر صدیق	بحق وارث صدیق حمید
خطابش صادق نایب جعفر	بحق بایزید آن غوث بسطام	ز انوارش منور روم تا شام
بحق بو الحسن آن قطب عالم	سهمی مرضی شیخ مکرم	بحق بو علی پیر طریقت
بهار فقر و عرفان حقیقت	بحق شیخ ابو یعقوب یوسف	جمال فزایی رباب تصوف
بحق خواجه عبدالخالق ما	کلید گنج حکمت کان معنی	بحق خواجه کوعارف آمد
ز سرگنت گذار واقف آمد	بحق خواجه محمود نامی	ولایت منصبه والا مقامی
بحق کاشف انوار عرفان	علی ربیعتی خواجه عزیزان	بحق خواجه بابا محمد
مشیخت پایدار شادمند	بحق آنکه نام او امیرست	کمل عارف و کامل فقیرست
بحق خواجه حق آشنائی	بها و الدین طریقت پیشوائی	بحق قطب شاد و زمانه
علامه الدین حقیقت آشیانه	بحق آنکه یعقوبست نامش	فروغ دیده عرفان مقامش
بحق ناصر الدین خواجه حرار	عبید الله نور چشم اخیار	بحق آنکه زاهد نام دارد
شراب معرفت در جام دارد	بحق شاه معنی خواجه درویش	بحق پیوسته وارسته ز خویش
بحق خواجه گل کو حق نشان بود	بوالم یادگار خواجه گان بود	بحق خواجه عبدالباقی ما
نگاه حق نمایش ساقی ما	بحق حضرت شیخ مجدد	ستمی مصطفی عالی مقامد
بحق خواجه مجد الدین معصوم	که شهرت یافته از هند تا روم	بحق نقشبند آن حجت الله
ابوالقاسم علیه رحمت الله	بحق آبروی فقر و ارشاد	زیر آن قبله قطب افرا

بحقِ مشرقِ صبحِ ولایت	صیاءِ اللہ پیرِ بہدایت	بحقِ خواجہٗ ماشاءِ آفاق
بفقرِ اندر علمِ در معرفتِ طاق	بحقِ فضلِ رحمتِ قلبِ جان	کہ نامشِ میفزاید نورِ ایمان
بحقِ پیر و مرشدِ احمد پاک	کہ آمد و ارثِ سلطانِ لولاک	باید او بش ز خود آزا گردان
گر تبارِ خودم کن شاد گردان	شہودِ خویش کن را کرمت	بحالِ ناگلن چشمِ عنایت

آئی ظل و ممد و تریاد | پناہِ او جهانِ ابیشتر باد

شجرہٗ خاندانِ قادریہ

آئی بحیرت حضرت سرورِ عالم احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آئی بحیرت حضرت
امیر المؤمنین مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ آئی بحیرت حضرت امام حسن علی حبہ
وعلیہ السلام آئی بحیرت حضرت حسن شہنی رضی اللہ عنہ آئی بحیرت حضرت سید عبد اللہ
محض رضی اللہ عنہ آئی بحیرت حضرت سید موسیٰ الجون رضی اللہ عنہ آئی بحیرت
حضرت سید داؤد مورث رضی اللہ عنہ آئی بحیرت حضرت سید موسیٰ مورث
رضی اللہ عنہ آئی بحیرت حضرت سید یحییٰ زہاید رضی اللہ عنہ آئی بحیرت حضرت
سید عبد اللہ رضی اللہ عنہ آئی بحیرت حضرت سید موسیٰ جنگلی دوست رضی اللہ عنہ
آئی بحیرت حضرت سید ابو صالح رضی اللہ عنہ آئی بحیرت غوث اعظم محبوب
سبحانی حضرت سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ آئی بحیرت حضرت سید
عبدالرزاق رضی اللہ عنہ آئی بحیرت حضرت سید شرف الدین قتال رضی اللہ عنہ
آئی بحیرت حضرت سید عبد الوہاب رضی اللہ عنہ آئی بحیرت حضرت سید
بہاء الدین رضی اللہ عنہ آئی بحیرت حضرت سید عقیل رضی اللہ عنہ

آئی بجزمت حضرت سید شمس الدین بحرانی رضی اللہ عنہ آئی بجزمت حضرت سید
 گدار حمن رضی اللہ عنہ آئی بجزمت حضرت سید شمس الدین عارف رضی اللہ عنہ
 آئی بجزمت حضرت سید گدار حمن ثانی رضی اللہ عنہ آئی بجزمت حضرت سید
 فضیل رضی اللہ عنہ آئی بجزمت حضرت شاہ کمال کتیلی رضی اللہ عنہ آئی بجزمت
 حضرت شاہ سکندر رضی اللہ عنہ آئی بجزمت امام ربانی محبوب مہدانی حضرت
 شیخ احمد مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ آئی بجزمت حضرت ایشان عروۃ الوثقی خواجہ
 محمد معصوم رضی اللہ عنہ آئی بجزمت حضرت حجتہ اللہ محمد نقشبند رضی اللہ عنہ آئی
 بجزمت حضرت قبلہ عالم خواجہ محمد زبیر رضی اللہ عنہ آئی بجزمت حضرت خواجہ ضیاء اللہ
 نقشبندی رضی اللہ عنہ آئی بجزمت شیخ المشائخ محبوب خلاق امام الطریقہ حضرت شاہ
 محمد آفاق رضی اللہ عنہ آئی بجزمت قطب الاقطاب مجدد دوران سیدنا و مولانا حضرت
 فضل رحمن بنظلمہ الاعلیٰ آئی بجزمت محبوب الہی وارث جناب رسالت پناہ علیٰ مناب
 مولانا و مرشدنا حضرت سید احمد میان صاحب دام اللہ فیوضہ مشرف بقبول خود

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علی حبیبہ سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
 انا بعد یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ گلشن وحدت متضمن اکثر اسرار سلوک و نسبت جو
 سر قطب الاقطاب عبارت ہو اوس فرد کامل سے جو منصب قطب مدار و قطب ارشاد
 کا جامع ہو اور لفظ مجدد اس حدیث شریف سے ماخوذ ہو کہ ان اللہ یبعث فی
 ہذہ الامۃ علی راس کل مائتہ سنۃ من یجد دلہا امرہا ینہا تو ان شاء اللہ ان
 مناصب کے ہمارے حضرات سے واضح و واضح ہیں کہ کمالیہ خفے علی اہل النظر

سرمیان کرم علی صاحب مرید خاص حضرت پیر علی شاہ صاحب نے اُنکے مصرع چمکس
کہا تھا ایک بند اوس کا تحریر ہوتا ہے

زہد و ریاضت میں رہے یا آہ کانہو کرے	ضربوں سے ذکر و شغل کی نال اور جگر پارہ کرے
بد عشق کچھ جال نہ ہو ہر چند سہارا کرے	عاشق جال یار کا ہر لحظہ نظارہ کرے

یہ سب تفرج گاہ ہے ناظر وہی اللہ ہے
سرمقامات عشرہ کا سلوک تفصیلی قدماے صوفیہ نے کیا ہوا و بزرگان نقشبندیہ نے
اجمالاً ضمن سلوک میں تجویز فرمایا سر قرب طہارت اہل بیت کو حاصل ہوا ہے
چنانچہ آیہ تطہیر سے ظاہر ہے سر لا یسعی رضی ولا سہائی ولكن یسعی قلب
عبدی المؤمن ینزول بے کیف ہی جو بزرگوں نے فرمایا ہی سر نسبت کو
اس سے مفہوم کرو کہ مافوق ابوبکر بکثرة الصلوۃ والصیام ولكن بشئ وقد
نئے قلبہ سر خدا کا حاضر و ناظر جانتا موصول مقام احسان ہی کہ الاحسان ان
تعبد الله کانک تراہ فان لم تکن تراہ فاندیراک سر نسبت علمی جہلی دونوں
طرح پر ہے سلطانجی نے فرمایا بعض ولیاء اللہ کو اپنی ولایت کا علم ہوتا ہے اور
بعض کو علم نہیں ہوتا فافہم سر دربار میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی ہوتی ہے سر اوس قدر زمین روضہ مبارک کی جہاں جسد مبارک آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی علمائے اوس کو عرش سے بھی فضل فرمایا ہے
سر فیض افعال عرش سے آتا ہی کیونکہ مجری تمام احکام کا عرش عظیم ہی اور افعال
کے اصول سما و صفات اور شیون اور ذات الہی ہی سر ایک حدیث میں تمسک
قرآن اور اہل بیت کو فرمایا اور دوسرے میں قرآن اور سنت کو فرمایا ہی تو اہل بیت

آحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب طریقہ سنت پر تھے ۛ
 عبادتِ ناشتی و حسنک واحد | وکل الی ذاک الحمال یشیر

سر آحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روز قیامت تمام نسب و راسبب منقطع ہونگے مگر نسب میرا و راسبب میرا تو سبب میں اور امت بھی آگئی ہر حجاب ظلمانی اور نورانی کا بیان اس حدیث میں ہے کہ ان اللہ سبعین الف حجاب من نور وظلمة لو کشفتم لاحرق سبحات وجہہ ما انتھ الیہ بصرہ سرایمان کامل صدیقین کا ہے کہ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُیْنَ اور شہد استغرق انوار میں کہ وَالشَّهَادَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ اُجْرُهُمْ وَتُؤَدُّهُمْ مِنْ سَرَادٍ کار و اشغال و مراقبات کو راہ مقربین اور کثرت صلوٰۃ و نوافل کو راہ ابرار بزرگوں نے فرمایا ہے سر حضرت نے ایک عریضہ پر راقم کے یوں تحریر فرمایا اللہ تعالیٰ شمارِ نسبتِ کامل بخشہ آیین سر منجملہ بشارات فرمودہ حضرت پیر و مرشد کے راقم کو بشارت ہے علمِ سینہ کی سر حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک حبیبِ ارکو اعلیٰ حضرت شاہ آفاق کی خدمت میں لائے آپ نے اس کا مرض ایک بکرے پر جو اوس وقت وہاں موجود تھا ڈال دیا وہ بکر اگر کر مر گیا اور بیمار کو فوراً صحت ہو گئی غلو نسبت میں آپ سے ایسا صادر ہوا سر اصل تعلیم ذکر اور تبلیغ سنت کے اور تفصیل اس کی مناسب ہر استعداد و وقت و حال کے جدا ہے موافق تجویز مرشد کامل مکمل کے سر ایمان تقلیدی عوام کا ہے اور ایمان استدلالی اہل ظاہر کا اور ایمان شہودی اہل باطن کا اور ایمان بالغیب خصلِ نخواستہ کا ہے لہذا اس مناسبتِ عامہ سے بابِ افادہ و استفادہ مفتوح ہوتا ہے فافہم واللہ علم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از هر چه می رود سخن دوست خوشتر است اما بعد از رساله راقم الحروف کا موسوم

به نقد وقت به توضیح ناله عند لیب بین تحریر فرماتے ہیں در باب کہ ما دامیکہ
سیر سالک در مراتب آفاق می باشد کہ از دیدن صنعتها مشاہدہ صانع می نماید
اور داخل دائرہ ولایت عامہ می دانند و چون از انجا ترقی کردہ میسر انفسی می داند
و نمونہ جمیع آیات الہی و ظہور صفات و تجلیات ذات او سبحانہ در آئینہ ظاہر و باطن
خویش معاینہ و مشاہدہ می فرماید آنرا مقام ولایت صغری کہ ولایت اولیاست
می خوانند و چون اور از سیر آفاقی و انفسی نجات دادہ آیات مراتب الکیات
کہ باقیات اند و داخل عالم آخرت اند مشہود و مکشوفش می گردانند مقامش را
در مرتبہ ولایت کبری می شناسند کہ ولایت حضرت انبیاست و چون برین ولایت ہم
کہ رو بہ مرجع دار و سیرش را بقدر استعدادش کنانیدہ بمکثش فرود می آرند یعنی
کہ از نزول ہم بہرہ بخشیدہ اور از جمیع حقائق و وقایق و اسرار و حکمت مراتب
الکیات و تمام مخلوقات کہ عوالم علوی و سفلی باشند آگاہ و با خبر می گردانند
دران زمان اور ابہرہ مند از دولت کمالات نبوت می شناسند اگر چه منصب نبوت
بر ذات خاتم الرسالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی جمیع اخوانہ و سلم ختم شدہ ملی نگارند
و این معاملات عروج و نزول اور کہ تعلق بولایت کبری و کمالات نبوت دارد
ماورای سیر دائرہ آفاق و انفس یقین دارند و حالا از تحقیق ولایت علیاکہ ولایت
ملا اعلیٰ است چه بیان نماید کہ قرب شان رنگی علیحدہ دارد و با نسبت بعیت انبیاء نسبت
عینیت اولیا و نسبت خالقی و مخلوقیت علماء و نسبت مملک و محتاج الیہ نمونین و غیرہ

بعضی بخیال انفس و آفاق اند
آنها که ازین و آن ندارند خبر
تنبیہ علم الکتاب میں تحریر فرماتے ہیں

خاکیان هیچ مناسبت ندارد و رباعی
بعض بطریق علم و فن مشتاق اند
آئینہ راز عالم طلاق اند

اما ویب حضرت قبلہ کو نین و است بر کاتہ میفرمودند کہ آداب سلاطین و امرا
بر اعضا و جوارح ست کہ ہر چند تو گران ایشان رو بہر دست بستہ ایستادہ می باشند
و بظاہر تسلیم و سلام می کنند لیکن در دل شکوہ و شکایت دارند و ہرگز آداب قلبی
پیدا نہ کردہ اند و آداب علمای ظاہر ہمین بر زبان ست کہ چنان کلمہ بر زبان نمی آرند
کہ خلاف شرع و عقائد باشد اما در دل ہزار ہا شبہات و شکوک دارند و اطمینان قلبی
نہ یافتہ اند و آداب فقر ابر قلب ست کہ خلوص و رسوخ اطمینان تان حاصل ست و مخلصان
ایشان را اعتقاد ولی در خدمت ایشان نمی شد و چون زبان و دیگر اعضا تلویع
دل ست بظاہر ہم آداب زینہ فوت نمی شود بلکہ کمال خوبی و غایت لطف و سخاوت
می یابد کہ لو خشم قلبی خشم جوارح و بشریت ست اگر بطریق سہو یا خطا در ظاہر
قصورے و رادوب ہم واقع شود بے ادبی ولی نیست و از راہ خیانت نہ بخلاف اہل ظاہر
کہ ہر چند تنظیم و تواضع نمایند و کلمہ ناگفتنی بر زبان نیارند اما سراسر شرارت و نفاق ست
ان اللہ لا ینظر الی صورکم و اعمالکم بل ینظر الی قلوبکم و دنیا لکم ترجیح
قیام اور سجدہ کی ترجیح میں اختلاف ہو تو سجدہ کو مرتبہ قدم سے مناسبت ہے کہ
الساجد بسجد علی قدمی اللہ تعالیٰ اور قیام کو مرتبہ وجہ سے شتان مابینما اور
اقرب ما یکون العبد فی السجود بیان قرابت ہو نہ اظہار عروج نسبت فافہم واللہ اعلم
توجیہ ایک بار حضرت نے یہ اشعار پڑھے

تر ہوئی باران سے سوکھی نہیں	یعنی آئے رحمت للعالمین
اوس بسنتی پوش کا ذکر آگیا	آم بھی بورایا اور ہوا چوا

پھر فرمایا کہ آم نہیں بورایا بلکہ افسوس کرتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لب مبارک سے مشرف ہوا اور حضرت پیر و مرشد نے اس کے معنی یوں فرمائے کہ جوش محبت رسول میں آم بورا گیا یعنی دیوانہ ہو گیا فائل حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک بار سلطان بنی چلیے جاتے تھے ایک رط کا حسین سامنے آیا آپ نے اوس کی پیشانی کا بوسہ لیا کہ یہاں بھی تمہارا جلوہ ہو بعد ازاں سب مریدوں نے جو ہمراہ تھے بوسہ لیا لیکن حضرت چراغ دہلی نے نہیں لیا آگے ایک مقام پر آگ و دشمن تھی سلطان بنی نے آگ کا بھی بوسہ لیا کہ یہاں بھی تمہارا جلوہ ہے یہاں کسی مرید نے بوسہ نہ لیا مگر حضرت چراغ دہلی نے یہاں بوسہ لے لیا معرفت راقم کو تفاوت مراتب صدیقین و شہداء و صالحین کا شکشف ہوا جو سراسر مطابق آیات و احادیث کے ہیں اور ان مقامات مصطفیٰ کتاب سنت کو پہلے کسی نے اس طرح بیان نہیں کیا ہو یہ جدت از روی بیان کے ظاہر ہوا و از روئے حقیقت تمام اہل اللہ ان مصطلحات کے مفہوم میں داخل ہیں اور نسبت ہر ذیل کی جدا جدا فیض سے

حضرات کے معلوم ہوئی	گرا آنحضرت را سعدی انشا کند
مگر دستری دیگر ادا کند	سراب زدنی علما نکتہ ریتا شاہ کا

ایک مرید پہرانا لکھا تا پھر تاج گنج مراد آباد میں آیا زمیندار اوس کو نقدی دینے لگے اوس نے کہا نہیں اسی اثنا میں حضرت مسجد کے باہر آئے فرمایا کیا حجت کرتے ہو اوس نے کہا پھرانا لکھا تا ہوں حضرت نے فرمایا اوہم کھدین اور تھوڑے فرمایا

تو وہ داتا ہی کی سیری نہیں بنیو سے تھے [] لذتِ جوہ سے پھر انگ سکھایا مجھ کو
وہ مرید قدموں پر گرا اور کہا میری سیری ہو گئی میں تو جانتا تھا کہ ہندوستان
خالی ہو کر نہیں جب وہ اپنے پیر کے پاس گیا تو صورت دیکھتے ہی اونھون نے
کہا کہ مولوی مراد آبادی نے پھر انگ لکھ دیا ہو گا یہ ذکر حضرت پیر و مرشد سے سنا
لطیفہ تاثیر نظر میں کیا کلام ہو کہ العین حق تذکرہ حضرت مولانا مولوی محمد علی
صاحب نے فرمایا کہ میں اپنے مکان میں ایک مقام پر خواب میں تھا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا مجھ کو مانند بچوں کے کنار مبارک میں لیا اور پیشانی پر بوسہ دیا
جب بیدار ہوا تو دیر تک اس مقام سے خوشبو آیا کی اور مولوی صاحب موصوف نے
فرمایا کہ میں نے اس مسجد میں حضرت مجدد اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہما کو دیکھا
کہ تشریف لائے اور حضرت غوث اعظم نے مجھ کو توجہ دی مولانا صاحب موصوف اولاد
امجاد حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے ہیں نقل ہو کہ اعلیٰ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ
عنہ کے دو مرید تھے پنجگانہ ناز کعبہ شریف میں پڑھا کرتے تھے تصریح رسائل اتم کے
جو مکر مطبوع ہوئے ہر بار اصطلاح عبارت بحدت و زیادتی الفاظ وغیرہ کرنا پڑے
تاکہ ناظرین کو شبہہ واقع نہ ہو اطلاقات تحریر کیا اور جو رسائل تحریر میں آتے ہیں نظر
فیض اثر حضرات سے گذرتے ہیں چنانچہ نقل ملفوفات وغیرہ میں جہان راقم سے
غلطی ہو گئی تھی موافق تصحیح فرمائے آنجناب کے مطبوع ہوئی و اللہ الحمد اشارت
رسائل مولفہ راقم میں لفظ اعلیٰ حضرت سے مراد امام الطریقہ حضرت شاہ محمد آفاق
رضی اللہ عنہ اور لفظ حضرت قبلہ سے مراد اداون کے خلیفہ اعظم مولانا وسیدنا حضرت فضل
نظام لفظ حضرت شہید مراد ان کے خلیفہ و خلف اصدق حضرت امجد میں صاحب ام برکاتہ ہیں فافہم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ماہر چہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم | الاحدیت دوست کہ تکرار میکنیم
 یہ رسالہ راقم المحروف کا موسوم بہ نکات سلوک ہو نکتہ حضرت نماز و ترمین یہ فوت
 پڑھتے تھے کہ اللهم اهدنی فی من ہدیت الخ نکتہ حضرت نے پیغمبر کا ترجمہ
 فرمایا یعنی سند لیلہ نے والے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نکتہ ختم حضرت مجدد رضی اللہ عنہ
 لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ پانسو بار اور اول و آخر درود سو سو بار راقم کو حضرت
 پیر و مرشد نے فرمایا نکتہ صلاہی عام جس کتاب کا خلاصہ ہو وہ کتاب حضرت نے
 سنہ بارہ سو چالیس میں لکھی تھی نکتہ حضرت نے حضرت پیر و مرشد کو علاوہ صحاح
 کے موطا اور مشکوٰۃ کا بھی درس فرمایا نکتہ حضرت پیر و مرشد نے دہ طو کشف الروح
 کے یہ ذکر فرمایا سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح نکتہ حضرت تشدد میں
 رفع سبائہ نہیں فرماتے تھے اور حضرت مجدد سے بھی ایسا ہی منقول ہو نکتہ حضرت
 اکثر سورۃ اخلاص ستو بار پڑھنے کو فرماتے تھے اسکو ناخواندہ لوگ بھی پڑھ سکتے ہیں
 نکتہ حضرت نے فرمایا یہ مسجد جو حان حضرت غوث پاکؒ اور حضرت نظام الدین اولیاؒ ہیں
 نکتہ حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب نے نقل کیا کہ حضرت ادرکین میں پچھلے زمانہ
 پڑھتے تھے اوس وقت آپ کو حضرت یوسف علیہ السلام سے فیض آتا تھا محکمۃ
 دوسری بار راقم حاضر خدمت حضرت کے ہوا اوس وقت ارشاد فرمایا تھا سورۃ کہف
 روز جمعہ پڑھنے کو کہ اس میں فوائد بہت ہیں اور چار رکعت بعد از عشا کے ثواب
 عبادت شب قدر کا اول میں ہو اور دو رکعت بعد وتر کے بیٹھ کر اور فضیلت تہجد کی
 فرمائی اور اذکار صبح و شام اور وقت خواب کے اور ادعیۃ اخیر حصن حصین کے اور اطالعہ

حدیث شریف کو فرمایا اور حضرت پیر و مرشد نے سو بار کاہٹ لپیٹ پڑھنے کو فرمایا
نکلتے حضرت بعد اوائے فرض جمعہ کے چہر رکعت سنت پڑھا کرتے تھے اول چار پہر و دو
نکلتے حضرت بعد سلام نماز فرض کے اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے اللہم انت السلام
ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والا کرام نکلتے حضرت پیر و مرشد نے نقل
فرمایا کہ کسی زمانہ میں حضرت نے ثنوی فرمائی تھی اوس کا اول مصرع یہ ہے

ای شہ آفاق شیون و استان نکلتے حضرت نے ایک غریضہ پراقم کے

تحریر فرمایا دوران باخبر نزدیک و نزدیکان بے خبر و در قرب جانی راقب مکانی
در کاریت نکلتے یہ اشعار راقم کے حضرت پیر و مرشد کو مطبوع ہوئے انداز تحریر ہوئے ہیں

او کے آنے کا بند ہار ہتا ہو وہ بیان بیٹھے بٹھلائے اوٹھا کرتے ہیں ہم
ایک بلبل ہے ہماری راز دان ہر کسی سے کب کھلا کرتے ہیں ہم
شاعری مد نظر ہو کو نہیں و اروات دل لکھا کرتے ہیں ہم

نکلتے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت شاہ عبدالرزاق بانسوی رض کعبہ میں جا کر
نماز پڑھا کرتے تھے ایک مرید نے التماس کیا تاکہ آپ کے ہمراہ وہ بھی حاضر کعبہ ہو
آپ نے فرمایا یا حی یا قی پڑھتا ہوا ہمارے ساتھ چلا آوہ آپ کے ہمراہ روانہ ہوا
سمندر پر اوس کو خیال آیا کہ صبح پڑھنا چاہیے اوس نے یا حی یا قیوم پڑھا بس
ڈوبنے لگا الغرض پھر اسی طرح پڑھتا ہوا آپ کے ہمراہ بسلاست پہنچ گیا وہاں
آپ اس کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ تو نے زبان صاف کی و زمین سن کو صاف کیا
نکلتے راقم نے یہ رباعیان اور قطعہ نظم کر کے حضرت کی خدمت میں ارسال کیا تھا رباعی

آنکس کہ زمر معرفت آگاہ است از روی تو اور بسو حق راہ است

چشم تو سواد نقطہ و با دارد	ابروی کشید بسیم اندست رباعی
آنرا کہ خبر ز کوچه عرفان ست	بر روی تو استوار درایمان ست
آیات الہی ست خطِ خسارت	روی تو مگر فاختہ قرآن ست قطعہ
آن جان جهان چہ ذات دارد	وان ذات چہ اصفا ت دارد
شک نیست بمصحف وجودش	بسیار مقطعات دارد

اس مسمیہ پر حضرت نے تحریر فرمایا از فضل رحمن سلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ اکم اللہ خیرا مرویان را تعلیم نمودہ باشند بعد از ان حضرت پیر و مرشد نے بھی اپنے دستخط و وزن فرمایا مکتبہ ایک مجذوب دہلی میں محتاج کوئی نعمت حاصل کر کے اود ہر سے گذرنا وہ سلب کر لیتا تھا حضرت دہلی سے آئے تھے وہاں آپ نے وقفہ کیا وہ مجذوب آیا اور اصرار کیا کہ میں تم سے کشتی لڑو نکھا آپ نے انکار کیا اوسنے مانا آخر کار آپ تین بار اوسکو بچھاڑ دیا یہ تذکرہ راقم نے حضرت پیر و مرشد سے سنا اور آپ نے حضرت سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ مطلع قرب ہو وارو آیۃ اللہ تبارک و تعالیٰ و کلا دین کے نکات و اسرار کتبوبات حضرت ایشان و علم الکتاب ظاہر و باہرین راقم کو جو اشارات نمایان ہوئے نور احمدی میں مذکور کیے وار و نالہ عند لب میں حقائق بعض محاملات اخروی مانند حقیقت میزان و پل صراط و غیرہ کے مذکور ہے راقم نے فیض سے حضرات کے حقیقت کو فر و جنت و غیرہ تحریر کی واللہ الحمد وارو مقامات مکشوفہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ ولایات ثلثہ و کمالات نبوت و رسالت و اولوالعزمی و حقائق الہیہ یعنی حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن و حقیقت سلوۃ و عبودیت

صرف و حقائق انبیاء یعنی حقیقتہ ابراہیمی و موسوی و محمدی و احمدی ہو اور مکاشفہ
 اخیر لاتعین ہو و اللہ اعلم و ارو کنت کنزاً مخفياً فاحببت ان اعرف فخلق الخلق
 لهذا حسب کو تعین اول فرمایا ہو و ارو بنا تام اذواق و مواجید و احوال کیفیات
 کی علم پر ہے تو جس طرح پر علم رنگین ہو جاتا ہو اسی طرح کے آثار مرتب ہو تو ہین
 و ارو حسن معاملت یعنی اچھا برتاؤ و ارو کلام میں ایک آن و ادا ہوتی ہو جس کو
 بجز اہل قرب کے دوسرا مفہوم نہیں کر سکتا لہذا فقہم بزرگان دین کا جو آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اقرب ہین زیادہ تر معتبر ہے و ارو استقامت ظاہر
 و باطن نشان صریح قرب کا ہو و ارو حکمت یعنی ترکیب دینا علم نافع کا مناسب
 وقت و حال و استعداد کے و اللہ اعلم و ارو وصول الی اللہ اور قرب آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر ذیل کے نسبت میں جدا ہو و ارو سلوک حرکت
 علمی کو فرماتے ہین جو مقولہ کیف سے ہے و اللہ اعلم

کیف و کم کو دیکھو ایسی کیفیت و کم کہنے لگے

جب حدوث اپنا کھلا راز قدم کہنے لگے

و ارو صاحبین و شہداء و صدیقین یسبوا لیا و اللہ ہین لیکن صدیقین اکابر اولیائین
 ان کو وہ بزرگ نہیں پہنچتے و ارو تقای الہی نماز میں ہو کہ و انہا لکبیرۃ الاھل
 انخاسعین الذین یظنون انہم ملائقوا ربہم و انہم الیہ راجعون و ارو
 اہل نسبت ایک دوسرے کی نسبت اور اک کر لیتے ہین کہ المؤمن مرآة المؤمن و ارو
 اقسام نسبت مثل نسبت توحید و نسبت محبت و نسبت معاملہ و نسبت معرفت وغیرہ
 بستے فروغ ہین جو اہل سلوک نے بیان کیے ہین و ارو حضرت خلیل اللہ علی نبینا
 و علیہ السلام نے جو حضرت جبرئیل سے اسم مبارک اللہ کا سنا ہے اختیار ہو گئے اور

تمام گھربار وغیرہ دنیا منظور کیا یہی فنا ہے قلب ہی جو بزرگوں نے فرمائی ہے
اور حضرت اسمعیلؑ کے فوج کا فرمان صادر ہوا وہ بھی مان لیا یہی فنا ہے نفس ہی
پھر اللہ تعالیٰ نے فدیہ مقرر کیا وَفَدَّيْنَاهُ بِذَنْبِهِ عَظِيمٍ وار و جمع اصدا و مانند سکر
وصحو وغیرہ کے جائز ہے جیسے کہ انسان مرکب عناصر اربعہ سے ہے فافہم وار و
اہل سلوک کو خواب اور حالت مراقبہ اور بیداری میں زیارت انبیاء و ملائکہ
و اولیاء اللہ کی ہوتی ہے وار و ادراک جو ہر عقل ہے لہذا نجی اور بلید الذہن کو
کمتر ہوتا ہے وار و ملائکہ کو اللہ تعالیٰ سے نسبت مالکیت و ملکیت ہی واللہ اعلم
وار و جبل کو کمال معرفت فرمایا ہے کہ مَا عَرَفْنَاكَ فَتَعَرَّفْنَاكَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سبحان ربك رب العزة عما يصفون و سلام علی المسلمین و ارحم اللہ العالمین
اما بعد یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ قوت ارشاد ہے ابتدائی ارادت سے
کچھ احوال گذشتہ کا بیان منظور ہو کہ آغاز سن شعور سے راقم نے نام
حضرات کا سنا اسی زمانہ سے اشتیاق زیارت و انگیر دل تھا اور واقفان
حال سے اون کا تذکرہ سنا کرتا تھا اور اسی عرصہ میں اتفاق ارسال جرائض
کا بھی ہوا چنانچہ آپ جواب شافی و دستخط خاص سے فرمایا کرتے اور اکثر عالم رویا
میں زیارات عالیہ سے مشرف ہوتا تھا چنانچہ ایک بار قبل حضور ہی خدمت
حضرات کے زیارت سراپا بشارت محبوب خلاق امام الطریقہ حضرت شاہ
محمد آفاق رضی اللہ عنہ سے بھی بہرہ ور ہوا جس کا سامان اب تک نکھون میں ہی
اُسی ذوق شوق میں ایک غزل بھی موزون کی تھی

ورای نفس آفاق می تازد بس دراد
ز بانقش العطش گویان زہی طرف بلنداد
رسانندادہ بر بام شہود حق کسنداد

ندای شاہ آفاستم کہ از سیر بلنداد
ہزاران بھری پایان بکام جان ویزان
خدا جو نیکان را بنی تکلف می کشد بالاد

یہ اشعار اوسے غزل کے ہیں سخن مختصر پنج برس کے قریب سی اشتیاق میں صرف ہوئے اور اتفاق زمانہ سے اود ہر جانانہ ہوا حتی کہ بمقتضای منجلی جد ایسے اسباب واقع ہوئے کہ عقد راقم کا اطراف اودہ میں قرار پایا حضرت پیر شہر کی خدمت میں بھی اطلاع کی از روئے کمال نوازش و ذرہ پروری آپ خود تشریف عقد میں آئے بعد اوامی رسم نکاح تین روز و بان رکھ کر آپ کے ہمراہ روانہ مراد آباد ہوا سندیلہ کی طرف سے جانے کا اتفاق ہوا جب مراد آباد میں پہونچا کرمی شریف میں ہم حاضر ہوئے حضرت پیر و مرشد نے گھر میں جا کر آپ کو خبر کی اول شیرینی جو اوس وقت موجود تھی آپ نے ہلکو بھیجی تبرکاً اوسکو بھی کہا یا اوس کے بعد آپ گھر میں سے آکر حجرہ شریف میں جو متصل مکان اور مسجد کے داہنی طرف ہی رونق افروز ہوئے راقم ہمراہ حضرت پیر و مرشد کے دیدار پر انوار سے مشرف ہوا فرمایا کون ہے نام عرض کیا از روئے الطاف و بندہ پروری آپ نے اوٹھکر معافقہ سے سرفراز فرمایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو اپنی محبت اور اتباع سنت دے پھر حضرت پیر و مرشد کی خدمت میں ٹھہرنے کو ارشاد فرمایا آپ کی توجہات باطن سے بھی مشرف ہوا سلطان الذکر بہ توجہ فرمائی ذکر تمام لطائف سے محسوس ہوتا تھا الغرض ایک شب دور و درگیر رخصت کی نوبت آئی اثنائے راہ میں بخود کی کیفیت پیدا ہوئی اور انجذاب محبت سے سینہ و دل لبریز ہو گیا

اشعار عاشقانہ موجب قی ذوق شوق ہوتے تھے مکان پر اگر صبح و شام آپ کی طرف متوجہ ہو کر فیض یاب ہوتا تھا اور شب و روز آپ کی صورت پیش نظر رہا کرتی تھی اور آگاہی کو اوس سے کمال قوت ہو نہی جی تھی دوسری بار حاضر مراد آباد ہو کر قدیموس ہوا حضرت مسجد کے کنارے تشریف رکھتے تھے حضرت پیر و مرشد اندر مسجد کے تھے آپ نے اون کو آواز دی وہ بھی تشریف لائے زیارت و وون حضرات کی ایک جا حاصل ہوئی ۵

باوہ و عشوہ ساقی شدہ یک جاہر دو ہوش راتا کہر دیار بلانینہا ہر دو

اوسکے بعد حضرت صحن مسجد میں تشریف فرما ہوئے اور مراقبہ اور توجہ خاص فرمائی راقم حضرت پیر و مرشد کے ساتھ آپ کی توجہ باطن سے سرفراز ہو اس نینہ برکات اور فیض سے معمور ہو گیا پھر الحمد للہ کمکر آپ نے آگاہ فرمایا مراقبہ سے فراغت ہوئی اوس کے بعد توجہات عالیہ حضرت پیر و مرشد سے بھی مشرف ہوا اور بشارت مقامات بھی فرمائی کہ سب طم ہو جائیں گے اور بہت سے ملفوظات اور فیض ارشاد سے حضرات کے بہرہ ور ہو لائے الغرض جب وہاں سے رخصت ہو کر مکان پر آیا حالات انشراح و جمعیت و حضور شامل حال رہتے تھے اور موافق ارشاد کے شب و روز اثنال باطن اعمال ظاہر بجا لاتا تھا ایک درود فرمایا تھا اوسکی برکت سے وقت خواب دربار بھی دیکھا جس میں مجمع کثیر تھا دوسری بار خواب میں روضہ مبارک جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیکھا اور حضور ہی جمال پاک و زیارت شیخین رضی اللہ عنہما سے بھی مشرف ہوا جو سرور اور احوال اوس وقت

طاری تھا بیان اوس کا کس زبان سے کرے بالجلد ایک عرصہ اسی طرح اشغال و اعمال سے معمور گذر گیا بمقتضای استعداد عبارات و تذکرہ مقامات سلوک کے دیکھنے کا بھی شوق تھا اور زبان پر بھی یہی گفتگو رہا کرتی تھی حال و قال میں بسر ہوتی تھی لیکن کوئی وجدان منجر بہ عیان نہوتا تھا حسن اتفاق سے ایسے اسباب پیدا ہوئے کہ بحسب التماس اقم کے حضرت پیر و مرشد مکان پر راقم کے تشریف فرما ہوئے اور اپنے قدم بہمت لزوم سے مالا مال نہرایا تو جہات اور عنایات خاصہ مبذول کی بشارت مقامات بھی مکرر فرمائی کہ ہم نے تجھ کو سب دیے لیکن رو برو آپ کے اوس وقت تک کوئی انکشاف نہوا تھا التماس خدمت کیا تو فرمایا ہمارے غیبت میں سب کھل جائیگا اسحق کہ جب حجاب صوری آپ سے واقع ہوا مراقبات بھی بحسب معمول کیا کرتا تھا اور رابطہ باطنی بھی بہت غالب تھا چند ایام گذرے کہ وجدان و حجب عیان پر پہنچ گیا اول تمام مقامات مسلوک کہ طریقہ حضرات پیران کبار کے جیسا کہ معلوم اولوالالبصار میں منکشف ہوئی اوس کے بعد اس قدر حقائق اور معارف اور اسرار کھلے کہ

گر برتن من زبان شود ہر موعے
انکشاف و حالات روزانہ بذریعہ

اوسکی تفصیل کو ایک فتر چاہیے
یک شکر توازن ہزارہ نتوانم کرد

عرائض کے ارسال خدمت حضرت پیر و مرشد کرتا تھا آپ حضرت کو بھی دکھلاتے تھے اور علاوہ انکشاف مذکور کے حضوری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیارت اکابر بھی بطور عیان حاصل ہوئی جس کے بیان کے لیے فرصت درکار ہے آئین زمان بگزارتا وقت دیگر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یہ رسالہ رقم کا سووم پغمرہ شہر و شتل ہوا نوع بیان پر فاحشہ اللہ الذی نور العالم بنودہ و الصلوۃ والسلام علی حبیب الذی اظہر کمالہ بظہورہ و علی اوصیائہ بائبا و عیالہ

نقل اجازت نامہ پیری و مریدی



عزیز از جان

عزیز از جان راحت روح روان سید نور الحسن صاحب زادہ حکیم

جناب اعلیٰ حضرت قبلہ عزیز از جان را اجازت زبانی تیر عطا فرمودہ اند لہذا بطور سند مزین بدستخط خاص نوشتہ می آید کہ در طریقہ عالیہ نقشبندیہ و قادریہ اجازت بدین طور مرید کنند یعنی در طریقہ حضرت شاہ محمد آفاق بیعت نمایند و سہر و غیرہ وادہ باشند

اگر چه لیاقت ندارم من ہم اجازت عام دادم
احمد میان نقشبندی مجددی زبیری آفاتی بقلم خود

صالحین و اصلاان جنت ہین جیسا کہ قرآن شریف میں ہوا و حدیث میں آیا کہ
اعدت لبعاد الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر
محبت خالص کا بیان یہ قول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہو کہ من خاف
خالص حب اللہ استوحش عما سواہ تو جنت اور حور و قصور بھی ماسوا میں ہو
فوق جنت عرش رحمن ہو اور ارواح شہدا قنادیل عرش میں رہتی ہین لہذا
عرج اون کا بہت ہی جیسا کہ مناسب صدیقین کے ترو ل ہے لہذا رو خلق ہو میں

اہل عرفان پر حقیقت کلمہ و حقیقت صلوٰۃ و حقیقت صوم و حقیقت حج و حقیقت
 زکوٰۃ بھی کھل جاتی ہے حقیقت نوحی و حقیقت عیسوی بھی حقائق انبیاء میں
 منکشف ہوتی ہے ہر ظل اپنے اصل سے مستفیض ہے اور اصل اصل سے
 منتہای مراتب کوئی و الہی ذات رب العالمین ہے کہ اے سربالمنان
 وسائل لازم عالم اسباب میں لطائف خمسہ وصول استعداد نوع انسان میں فافہم
 ذکر لطائف مفید یادداشت اور وسیلہ آگاہی ہے کثرت مراقبہ سے انکشاف
 ملک و ملکوت ہوتا ہے کما تقریر اولیا و اشد کوشد کا مقام زندگی میں حاصل
 ہو جاتا ہے موعود مومنین اون کا نقد وقت ہے قیامت اسم القیوم کی نسبت ہو فافہم
 سلطانہی نے فرمایا محبت صفاتی ہے اور محبت ذاتی محبت صفاتی میں کسب
 دخل ہے اور محبت ذاتی محض وہب ہے سلطانہی نے فرمایا ولایت ایمانی و عرفانی کو ذوال
 جائزہ ولایت آسمانی کو ذوالانہی ہے شنیدہ کی پودمانند دیدہ
 سلطانہی نے فرمایا عشق اولیا کا اون کی عفتل پر غالب ہوتا ہے
 حضرت خواجہ نقشبند رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے جو کچھ پایا فضل الہی سے
 امد بکرت سے عمل کرنے کے آیات و احادیث پر اور اقتدا سے صحابہ کرام سے پایا
 اور فرمایا کہ ہم نے جو کچھ پایا علو بہت سے پایا اور حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے فرمایا
 کہ ہم نے جو کچھ پایا بقدر اتباع سنت پایا اور بعض کابر نے فرمایا کہ ہم نے جو کچھ پایا
 بدولت درویش و توحید مجرور کے پایا اور حضرت مرزا صاحب نے فرمایا کہ فقیر نے جو کچھ پایا
 غلبہ محبت پیران کبار سے پایا باجملہ اذا اسراد اللہ شینا حیثا سبکہ حضرت
 خواجہ ناصر رضی اللہ عنہ والدہ ماجدہ کی طرف سے اولاد امجد حضرت غوث پاک

رضی اللہ عنہ سے ہیں اور آبا و اجداد کی طرف سے نسب حضرت خواجہ نقشبند
رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہی رسالہ واردات دروین فراتے ہیں سخن ست
کہ باب ہدایت کشودہ بخندست کہ فوائد خموشی بیان نمودہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

السلام صلی علی سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم اما بعد یہ رسالہ
راقم کا موسوم بہ شاہد غیب ہو قال اللہ تعالیٰ فی ذکر سلیمان علیہ السلام
وَكَانَ نَبِيًّا ذَا الْمَلَكِ وَالْجَبْرُوتِ وَتَقَعَّدَ لَطِيفٌ فَقَالَ مَا لِي لَا أَرَىٰ لَهُ هُدًى
أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ لَا عَذِيبَ بَنِي عَدَّ أَبَا شَدِيدًا وَلَا ذُجَجَنَةً وَلَا يَتَنِي بِسُلْطَانٍ
مُبِينٍ أَقُولُ وَاللَّهِ أَعْلَمُ أَنَّ فِي كُلِّ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ اسرار عجيبة كما ورد
فِي الْحَدِيثِ وَأَمَّا نَظَرُ عَلِيٍّ أَهْلَ الْبَاطِنِ فَيُرُونَ بِنُورِ الْفِرَاسَةِ مَا لَا تَلْقَاهُ
بِالْأَبْصَارِ لَا بِبَصِيرَةِ الْقَلْبِ وَأَنَا أَشِيرُ إِلَىٰ نَبْدِ مِنْهَا مَا عَلَنِي اللَّهُ سُبْحَانَهُ
بَطْفِيلِ حَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَثَّ غَيْرُ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطْتُ بِمَا لَمْ تَحِطْ
بِهِ وَجِئْتُكَ مِنْ سَيِّئَاتِ بَنَاءٍ يَقِينٍ فَهَكَذَا قَلْبُ الطَّالِبِ يُطِيرُ إِلَىٰ عَالَمِ
الْقُدْسِ بِجَنَاحِي الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ وَتَيْفَقْدُهُ السَّالِكِ إِيْنِ هُوَذَا رَجَعَ
مِنْ مَقَامِ الْعُرُوجِ يَنْبَغِي عَنِ النَّبَأِ الْيَقِينِ مَا عَيْنٌ حَقًّا إِنِّي وَجَدْتُ أَمْرَةً
تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ كَانَتْ الْمَرْأَةُ بَلْقِيسَ أَوَّلَتْ
مِنْ الْمَالِ وَالْجَمَالِ خَطَاوَانًا وَجَدْتُهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ
مِنْ دُونِ اللَّهِ وَزَيْنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّاهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ
لَا يَمْتَدُونَ لَا يَسْجُدُونَ لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ يَعْلَمُ

مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ هَكَذَا يَشَاهِدُ
 الْقَلْبُ مَلَكُوتَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِنْ آيَاتِهِ سُبْحَانَهُ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
 فَاهْلُ الْحُضُورِ لَا يَلْتَفِتُونَ إِلَيْهَا وَلَا يَجِبُونَ إِلَّا فَلَئِنْ وَطِلْبُونَ اللَّهَ تَعَالَى
 خَالِصًا فَلِصَابِ الَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ قَالَ سَتَنْظُرُونَ
 أَصَدَقْتُ أَمْ كُنْتُ مِنَ الْكَاذِبِينَ إِذْ هَبَّ بِكِتَابِي هَذَا فَأَنقَضْتُ إِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّى
 عَنْهُمْ فَأَنْظَرُوا مَا ذَا يَرْجِعُونَ فَهَكَذَا يَذْهَبُونَ الْمَلَائِكَةُ بِصُحُفِ الْأَعْمَالِ إِلَى
 حَظِيرَةِ الْقُدْسِ قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُوْأَى الْفُحْمَى إِلَى كِتَابِكُمْ كَرِيمٌ وَهَكَذَا يِلَاحِظُ
 الصُّحُفِ وَفِيهَا مَا صَدَرَ مِنَ الْأَذْكَارِ وَالْأَعْمَالِ فِي اسْتِثْنَاءِ لِقَائِهِ سُبْحَانَهُ إِنَّهُ
 مِنْ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا تَقْلُوا عَلَيَّ وَأُتُونِي مُسْلِمِينَ وَهَكَذَا
 نَزَلَ الْقُرْآنُ الْعَظِيمُ وَعُنْوَانُهُ الْبَسْمَلَةُ لَا تَقْلُوا عَلَى اللَّهِ بِالْأَنْفُسِ لَا مَارَةَ وَكُونُوا
 مُسْلِمِينَ بِالْإِسْلَامِ الْحَقِيقِيِّ وَهُوَ صِلَاحُ الْقَلْبِ أَطْمِينَانِ النَّفْسِ قَالَتْ يَا أَيُّهَا
 الْمَلَأُوْأَى تَوْنِي فِي أَمْرِي مَا كُنْتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتَّى تَشْهَدُونِ قَالُوا نَحْنُ أَوْ لَوْ قُوَّةٌ
 وَأَوْلُو أَبَاسٍ شِدِيدٍ وَلَا أَمْرَ إِلَيْهِ فَاَنْظُرِي مَاذَا نَأْمُرُ بِهِ وَلَا يَجُوزُ فِيمَا تَذْكُرُ مَعَالِمَهُ
 اللَّهُ بِالْعِبَادِ وَمَعَالِمَةُ الْعِبَادِ بِاللَّهِ مَا يَطْبِقُ بِهِذِهِ الْآيَاتِ وَمَا ذَلِكَ إِلَّا تَشْبِيهِ
 الْمَعَامِلَاتِ لَا تَشْبِيهِ أَهْلِ الْمَعَالِمَةِ تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يَقُولُ الظَّالِمُونَ وَعَلَى الْكَبِيرِ
 فَمَا كَيْنَا سَبْ هَذَا الْمَقَامِ إِنْ الْمَلَأُوْأَى عَلَى مَنْ يَشْهَدُونَ وَفِي قِطْعِ الْأُمُورِ وَرُؤُسِهِمْ
 وَهَكَذَا مِنْ عِبَادَةِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى قَوْمٌ يَشْكُوهُمْ بِأَنْفُسِهِمْ الْقُدْسِيَّةِ
 وَيَطْهَرُونَ تَعَالَى أَيُّهَا عَنْ الرِّزَائِلِ الْبَشَرِيَّةِ فَهُمْ يَنْزِلُونَ مِنْ أَرْزَاقِهِمْ وَيَعْمَلُ
 بِهِمْ مَا يَعْمَلُ بِالْخَوَاصِّ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَالْقَوْلُ فِي ذَلِكَ لَهُ مَوْضِعٌ أَحْوَقُ قَالَتْ

إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعْرَاجَ أَهْلِهَا آذَنًا وَكَذَلِكَ يَفْعَلُونَ هَكَذَا اسْلُطَانُ الْحُبِّ إِذَا دَخَلَ فِي الْقَلْبِ وَالْقَالِبِ جَعَلَ
النَّفْسَ الْأَمَارَةَ بِالسُّوءِ ذَلِيلًا فِي نَظَرِ الْحُبِّ وَيُزَكِّي بِهَا بِالْإِنْجَذَابِ إِلَى الْمَحْبُوبِ
وَإِنِّي مُرْسَلَةٌ إِلَيْكُمْ بِهَدِيَّةٍ قَنَظَرَةٍ بِكُمْ كَرِجَمُ الْمُرْسَلُونَ قَالَتْ لَا مَتَحَانَ
سَلِيمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ الْمَالَ وَأَسْبَابَ الْجَمَالِ فَلَمَّا جَاءَهُ سَلِيمَانُ
قَالَ آمِنٌ وَفِيهِ بِمَالٍ فَمَا أَتَيْتَنِي اللَّهُ خَيْرًا مِمَّا آتَاكُمْ بَلْ أَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ
وَرَحِي فِي الْحَدِيثِ الْغَنَاءُ غَنَى النَّفْسِ وَالْحُبِّ يَسْتَغْنِي بِالْمَحْبُوبِ عَمَّا سِوَاهُ
وَلَا يَلْتَفِتُ إِلَى الدُّنْيَا وَلَا يَطْلُبُ الْآخِرَةَ بِنِصْفِ الْإِثْبَاقِ لِقَائِهِ تَعَالَى فَقَالَ سَلِيمَانُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ إِرْجِعْ إِلَيْكُمْ فَلَمَّا نَظَرْتُمْ مَجْنُودِي لَا يَبْقَى لَكُمْ مِنْهَا وَلَنْ تَجِدَ مِنْهُمْ مِنْهَا أَذَلَّتْ
وَهُمْ صَاغِرُونَ قَالَ ذَلِكَ بِتَأْيِيدِ تَعَالَى إِيَّاهُ وَهَكَذَا يُتَفَخَّرُونَ أَهْلُ
الْوِلَايَةِ بِسُلْطَانِهِ تَعَالَى وَسُبْحَانَكَ لَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ قَالَ يَا أَيُّهَا
الْمُلُوكُ أَتَيْتُكُمْ بِعَرِشِي قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَنِي مُسْلِمِينَ قَالَ عَفَرَيْتُ مِنَ الْجَنِّ إِنَّا
أَتَيْنَاكَ بِقَبْلِ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِكَ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِي أَعِيبُ كَانِ الْمَجْنُونُ الْعَالِمُ
وَكَثِيرٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ وَاعْطَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ لَا يَنْبَغُ لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ قَالَ الَّذِي
عِنْدَ عَالِمٍ مِنَ الْكُتُبِ أَنَا أَتَيْتُكَ بِقَبْلِ أَنْ يَتَوَدَّ إِلَيْكَ طَرَفُكَ كَانَ هَذَا الرَّجُلُ
اسْمُهُ أَصْفُ وَزَهْرُ سَلِيمَانَ كَانَ عَالِمًا بِاسْمِ اللَّهِ وَتَأْتِيهِ كَلَامُهُ فَلَمَّا كَلَّمَهُ مُسْتَقِرًّا
عِنْدَهُ قَالَ هَذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي أَشْكُرُكُمْ أَمْ أَكْفُرُ وَمَنْ شَكَرْنَا مَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ
وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ لَا يَنْقُصُ مَلِكُهُ بِالْعَصِيَانِ وَلَا يَزِيدُ بِالطَّاعَةِ
إِنَّمَا يُرْجِعُ مَا صَدَّرَ مِنَ الْإِنْسَانِ عَلَيْهِ فَإِنْ شَكَرَ اللَّهُ وَاطَاعَهُ بَاتَّبَعَ رِسُولَهُ

صلى الله عليه وسلم فانما يرجع ذلك اليه فيلتقرب الى الله وماله الجنة
 النعيم وان لم يشكر فانما يرجع اليه فيكون بعيدا من الله ويدخل النار
 تعود بالله منها قال نكروا الرعا عرشها تنظر تهتدي ام تكون من الذين لا يفتنون
 قال ذلك لامتحان العقل فان العقل نور في الانسان ليضئ به سبيل الهداية
 فلما جاءت قيل اهكذا عرشك قالت كانه هو واوتينا العلم من قبلها وكنا
 مسلين هكذا يشاهدون اهل الباطن انوار العرش ولا سبيل لذلك
 الا بالعلم النافع وهو علم القلب هذا مقام العلم بالله والسمع والبصر من الات
 العلم وصداها ما كانت تعب من دون الله انما كانت من قوم كافرين
 هذا حاصل مقام النبوة وهو الدعوة الى الله وتوحيد قائل لها ادخلي
 الصرح فلما نزلت حسيت كجدة وكشفت عن ساقها قال انه صرح محمد من
 قوارير قالت رب اني ظلمت نفسي واسلمت مع سليمان لله رب العالمين
 وهذا ايضا كان لامتحانها فخرجت عن الادراك واقربت بقولها اسلمت انتي
 ما اردنا من الاشارات والقران بحر عظيم لا انفصام لا سماع شرفنا الله و
 اياكم بصوم رموزة ومشاهدة النوارع وهذا النموذج ما ورد في قلبي من بركات
 شيوخنا السادات واما منافي الطريقة شيخ المشايخ غوث الزمان
 محبوب الخلاق حضرت شاه محمد افاق الدهلوي رضي الله تعالى
 عنه وخليفته الاعظم في هذا الاوان قطب الاقطاب ملاذ الشيخ و
 الشاه سيدنا ومولانا فضل الرحمن ملاذ الله ظللا على وخلفه
 الصدوق وهو وارث الجميع كما لا محال لواء فضلكم بركاتكم مولانا وشيخنا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خیر الکلام کلام اللہ وخیر الہدی ہدی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 اما بعد یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ حاصل کلام ہی واضح ہو کہ راقم کی نظر سے جو
 کتب تصوف گذرین اور کوائف مندرجہ ذیل جو مفہوم ہوئے کسی قدر تحریر کرتا ہوں
 کہ منجملہ ان کے احیاء العلوم اور کیمیای سعادت تصنیف امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
 کے اکثر مقام نظر سے گزرے اپنے باب میں ایک دستور العمل اور روانی بیان میں
 ضرب الثل ہی لیکن طرز سلوک مناسب طریقہ قدا کے ہو اور منجملہ ان کو قوت القلوب
 تصنیف ابوطالب مکی رحمۃ اللہ کی کتاب جامع ابواب متفرقہ کی ہوا سکے بھی
 چند مقام سرسری طور پر کسی عرصے میں دیکھے تھے تذیل قدا کا طریقہ منظم تھا
 سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ اول یقین و قوانین طریقت ہو
 اور بعد ان کے اکثر صوفیہ کبار نے ان کا اتباع کیا ہوا انتہی اور منجملہ ان کے
 فتوحات مکیہ تصنیف حضرت ابن العربی رضی اللہ عنہ کی اپنے باب میں بے نظیر ہے اوس کے
 بھی بعض مقام نظر سے گزرے بے مناسبت کا ملہ کے اوس کا فہم دشوار ہے
 اور قوت علم رسمی سے حل کرنا لامحالہ اور تقلید اقال توحید بے حال توحید اعتبار
 ساقط ہو اور منجملہ ان کے گلستان بوستان حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ کی عجیب عام
 فہم خاص پسند ہوستان میں اپنے مرشد بزرگوار کا قول نقل فرماتے ہیں

دواند رز فرمود ہر روی آب

مرا پیر داناے مرشد شہاب

وگر آنکہ برخیزد بین مباحث

کیے آنکہ برخیزد خود بین مباحث

اور منجملہ ان کے تصنیفات حضرت مولانا جامی علیہ الرحمہ کے خصوصاً نفحات الانس

جو تذکرہ مشائخ میں ہو اگرچہ بیان مجمل ہی لیکن بہت معتبر ہے ذکر پیران طریقہ
نقشبندیہ از حضرت بایزید بسطامی تاحضرت خواجہ عبید اللہ احرار از جواون کے
پیر صحبت میں بیان کیا ہو اور منجملہ اون کے تذکرہ الاولیاء تالیف حضرت فرید الدین عطار
کی ہو مولانا روم فرماتے ہیں ۵

ہفت شہر عشق را عطا روید

اور منجملہ اون کے متنوی حضرت مولانا روم

ما ہنوز اندر حسم یک کوچہ ایم

قدس قدر سرہ کی مشہور خاص و عام ہو عیانہ چہ بیان اوس کو بھی جا بجا سوسطالعہ
کیا اسکے شرح اور حل شعاری بھی اہل علم نے تحریر کیے ہیں مگر یہ ضرور زمین کہ
وہی مراد تکلم ہو مان موافق اپنی یافت و شناخت کے ہر ایک ذبیان کیا ہو
اور منجملہ اون کے رسائل طریقہ نقشبندیہ سے رسالہ قدسیہ بھی نظر سے گذر حضرت
خواجہ محمد یار ساغلیفہ حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ نے آپ کے ملفوظات کی
شرح فرمائی ہو اور فصل الخطاب بھی نظر سے گذرے جس کا حوالہ مکتوبات
امام ربانی رحمہ اللہ دیکھا گیا اور منجملہ اون کے مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد
الف ثانی رضی اللہ عنہ اور مکتوبات حضرت ایشان قدس سرہ آیت بینہ
اون کے فضل و کمال پر ہو اور منجملہ اون کے کتب مستندہ طریقہ مجددیہ
میں سے حضرات القدس اور زبدۃ المقامات یعنی برکات احمدیہ تالیف خلفای
حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کا مطالعہ کیا حضرت شاہ غلام علی صاحب نے خلاصہ
اُن دنوں کتاب کا فرمایا ہو اور منجملہ اُن کے روضۃ القیومیۃ کتاب بسوط تالیف
خلیفہ حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ کی ہو ذکر مشائخ مجددیہ تاحضرت قبلہ عالم
و خلفای آنجناب ہی لیکن بعض ملفوظات وغیرہ جو خلفائے حضرت مجددیہ نقل

فرماتے ہیں یہ بزرگ اون کو بزیادتی صریح اور دعویٰ انضلیت حضرات موسوی کا
تمام مشائخ سلف و خلف پر روایت کرتے ہیں اگرچہ کابر مجددیہ نے انہما کی کلامات
سویہ اور معاملات مخصوصہ اپنا بہت کچھ فرمایا ہو لیکن دعویٰ انضلیت کا تمام قدام
و متاخرین پر ثابت نہیں باوجود اس کے ہم کہہ سکتے ہیں کہ مقتضای فرط محبت
اون کو معذور رکھنا چاہیے لیل را از روی چہ چشم مجنون باید ویدا و فرسہم بھی
ہر ایک مختلف ہوتا ہو خصوصاً معاملات باطن نازک ترین جس میں اکثر خواص
حکم عوام رکھتے ہیں اور یہ عذر صحیح بھی ہم کر سکتے ہیں کہ اکثر صلی بمقتضائے الموع
یقین علی نفسہ و نجکم ظنوا المومنین خیوا عمل رکھتے ہیں تو جائز ہے کہ
ناقلان اخبار کو ایسا ہی جان کر حکایات طولانی کو تحریر کیا و اللہ اعلم اور منجملہ
اون کے رجمات عین الحیاۃ تذکرہ معتبر بزرگان نقشبندیہ کا ہو لیکن بعض روایت پر
اوس کی حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے کلام کیا ہو اور منجملہ اون کے رسائل
طریقہ منظر یہ مانند رسائل سبوح حضرت شاہ غلام علی صاحب اور مقامات منظر یہ
نظر سے گزرے اور معمولات منظر یہ اور انقاس لاکا بر وغیرہ تالیف شاہ نعیم اللہ صاحب
اور ارشاد الطالبین وغیرہ تصانیف حضرت قاضی ثناء اللہ یانی تپی رضا اور رسالہ
کلمۃ الحق مولوی غلام یحییٰ صاحب کا توحید وجود و شہود کے اعتقاد و مطابقت کے
باب میں مع تقریظ حضرت مرزا صاحب و اور ہدایۃ الطالبین رسالہ حضرت شاہ
ابوسعید صاحب کا جو انکشاف مقامات سیر و سلوک میں تحریر فرمایا ہو نظر سے گذرے اور منجملہ
اون کے نالہ عنذ لیب تصنیف حضرت خواجہ محمد ناصر بن کرامت عظیم الشان مصنف
کی ہو مجز اس کتاب کے اور کوئی کتاب مبسوط تصوف کی بالاستیعاب اول سے

آخر تک راقم کے مطالعہ میں نہیں آئی اور عالم تحقیق میں اس کی سیر سے بہت
 نفع پہونچا جزاۃ اللہ تعالیٰ عنک خیر الجزاء اور تصانیف حضرت خواجہ میر درد
 رضی اللہ عنہ میں سے علم الکتاب کا اکثر مطالعہ کیا لطف اون عبارت سادہ
 و پرکار کا بیان سے افزون ہے جیسے کہ حضرت ایشان رضی اللہ عنہ کی تحریر
 موید بیان حضرت مجدد قدس اللہ روحہ کی ہو ایسا ہی تصانیف حضرت
 خواجہ کی تائید کلام اون کے والد ماجد کا کرتی ہے کہ الولد سر لایہ اور منجملہ
 اون کے تصانیف حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ مانند حجة اللہ البالغہ و
 فیوض البحرین و تغنیات و ہمعات و الطاف القدس و قول الجبیل و
 انفاس لعارفین وغیرہ نظر سے گزرے بیان شافی علوم ظاہر و باطن کا ہو
 علاوہ ان کے اور بھی کتب جا بجا سے مطالعہ میں آئیں سوقت جو حاضرین تھانہ تحریر کیا
 بالجملہ فیض آہی انقطاع پذیر نہیں اور ہنوز مثل فیض کوئی کے فیض ارشاد بھی متصل ہو

در پس آئینہ طوطی صفم داشتند | انجہ استاد ازل گفت ہاں میگویم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بیار بادہ کوثر کہ در سخن رانی	وہیم نفحہ گلماسے بلغ رضوانی
بزریر سایہ دامان احمد مختار	رسیدہ ایم بتائید فضل رحمانی
مگر بسلسلہ زلف یار دل بستیم	کہ بسبب نبود انتخاب ایمانی

اما بعد چند اوراق نظم فارسی راقم کے جو پیش نظر ہیں ان سے یہ اشعار انتخاب
 کر کے نام اس رسالہ کا عالم خیال رکھا امید کہ ناظرین مضامین کو اون کے
 محل مناسب پر محمول فرمائیں ع

والعذر عند کرام الناس مقبول

حسن تیان ہوش رہا می کشد مرا نیز نگ دلربائی اور انگہ گستید آوارہ ام ز دست دل بقرار خویش در خانقاہ و میکہ بر یک طریقہ ام	بی اختیار سو سے خدای کشد مرا گاہے بناز و گہ بادامی کشد مرا در کوچہ ہا سے زلف و قوامی کشد مرا اویسکہ سوی خود ہمہ جامی کشد مرا
---	---

بسکہ دیوا نگیم راہ بجائے دارد
عقل ہم رشک برد بدل دیوانہ ما

فرست گوشہ نشستن ہند را دل و ارستہ درین باغ بہاری دارد ظاہر خاک نشینم ز بالا سے کسی	آنقدر تنہا بود گردش پیانہ ما نیست پامال خزان سبزہ بیگانہ ما بر فلک هست دماغ دل دیوانہ ما
--	--

بشتو ترانہ دل پر اضطراب را
افکن بجاک بر بط و عود و رباب را

ہر موی من ز نشہ عشق تو سرخوش است بر ما ہر آنچہ رفت بر وزن سراق تو پر و آنہ معانی ما جذب عشق دوست بر روی دل کشود جمال تو عالمی رعنائی جمال تو در صلح آورد	از دل رہو و چشم تو ذوق شراب را آسان نمود سختی روز حساب را یک سو نید بحث خطا و صواب را ہیچ آبرو نماند جہان جناب را رند خراب و صوفی عالی جناب را
--	--

مخمّن رخ غزل حضرت مظہر

بر آب چون سفینہ روان ست تحت ما از راہ چشم شد جگر تحت تحت ما	شد غرق سبزہ و گل شاخ و درخت ما آبی نزد بروی گران خواب بخت ما
--	---

یا آنکه گریه وادب سیلاب رخت ما	زاهد بجال سوختگی ماعجب برود مانا ز پر و رتب و تابیم مے خورد	مارا که سوز عشق در آنخوش برود نیز نگ برق حسن شناسد چه بخیزد
چون نخل شعله آب ز آتش درخت ما	در راه فقر گوشه نشین قناعتیم مادالی قلم و سیر و سیاحتیم	چون مفلسان نه در بدر از بهر رحیم پیوسته در سفر بوطن با فراغ تیم
پیش پای خویش بود پای تخت ما	با عشق جمع ناز کی طبع را نه کرد منظر زار میسر و دگر یاد مانه کرد	کس در لباس عشق چنین ماجرا نه کرد جمعیت به تفرقه زمینان بپا نه کرد
دیوانه خوش نمود ز وضع کرخت ما	شناسد اهل دل در پرده ایلام نمیت را از ان پهلوی خود جا میدهم این رخ و نمیت را	ندانی زاهد وضع بلا نشان الفت را دل خاصان در گاهست مخصوص این رخ و نمیت را
که غیر از سن پناهی نیست در عالم مصیبت را	هزاران کاراز یک عاشق ناکام میگردد قضا از مشهد مامشت خونی و ام میگردد	محبت چون بل جاکردگی انجام میگردد پس از مردن شهید او کجا آرام میگردد
که تارنگین کند هنگامه روز قیامت را	شدن ممنون احسان ز قاتل حشم پوشید بنا کرد ز خوش رسی بخون خاک غلطید	نهادن سر بر تیغ و محو شد که گردید تحمل بر ستمها کردن هرگز نه زنجید
خدا رحمت کند این عاشقان پاک طنیت را		

توانی یافتن این نکته را اگر محرم رازی	بود آئینه دای حسن او هر هندی و تازی
بخوبان جهان حیف است اگر شیخ نیندازی	نگیرد باطن بل صفا رنگ ز نظر بازی
تصرف نیست هرگز در دل آئینه صورت را	
منه دارم که ز بهر خشک بروی شاق میگردد	سوی محراب می آید نه گروه طاق میگردد
کسی این رمزی فهمد که از عشاق میگردد	دماغ دل درین جاگاه گاهی چاق میگردد
خدا آباد تر سازد خرابات محبت را	
دل دیوانه را از مدته اینجانی بینم	به پهلویستم و از هجر او تلخ است شیرینم
غمش خون بخت از چشمم بیند این رنگینم	تلف کردست این دل حق صحبت های دیرینم
به بزم خود و خواهی داد جا این بیروت را	
ز جذب بل بزنگ یا عاشق من صنع گردد	اگر تکریم فرایند آن دیوانه را شاید
بلاگردان حسن دست آخر شوکت دارد	بجای سنگ طفلان پاره های شیشه باید زد
چو منظر میرزا دیوانه نازک طبیعت را	
در خلوت بزن و بر سر بازار طلب	هر کجا ناز فروشد کرم یا رطلب
ایکه آزاد گلشت چمن می تازی	عبرت از ناله مرغان گرفتار طلب
حضرت میکده عشق ادب می طلبد	دل آگاه بچو دیده بیدار طلب
نه سرم بود دنیا نه خیال عقبه	از عدم کرد مرا مرده دیدار طلب
آجانه زمان فی اثر کون و مکان است	
میخانه عشق تو دورای دو جهان است	
در کسوت عصیان کرم دوست نهان	زاهد خط پیمانه ما خط امان است

در دست نه تیر نیست نه بروش کمانست در مدرسه از جنبش لعل تو حکایت در یاب که در یک نظر پیر خرابات بیوچه به سرخی نه زندگوشه چشمست	این سادگی اوست که سهل و جهانست در میکرده از مستی چشم تو نشانست نور شب قدر و برکات رمضانست والله که این شهر صاحب نظرانست
--	--

بغازه نیست رخ و لفریب او محتاج بهار حسن نیامد بزرگ و بو محتاج	
--	--

مکارین به نگا هست ادا تواند کرد اگر بخاک نشستم چه شد که عزت عشق بشوی روی تو صد گل شنیده آگمن بکنج سبکده شد هر که راه عشق گرفت	هزار نکته که آمد بگفت گو محتاج نه نعمتیت که باشد بگلخ و کو محتاج بدوق چشم تو شستم بصد سبو محتاج زلفت که بدر شمع مرده شو محتاج
--	--

در چار سو به زهد نیایی دکان صلح زاهد بیاب سبکده بنگر جهان صلح	
--	--

در هر ادای دوست برم پی بلطف نهال ای سن فدای سادگی تو که در عتاب این مشرب عجیب به مے خانه یاقم	من نکته فهم نازم و انداز دان صلح پیدا است از نگاه تو صده نشان صلح رنج بزرگ شادی و جنگه بسان صلح
---	---

ز جذب شوق بکوبیش روم چنان گستاخ که باوتن در آید به گلستان گستاخ	
--	--

یکی ز شیوه تکلیف یارین است زننگ و نام گذشتم بشوق محفل تو	که خنده نیست بلعل شکر نشان گستاخ که باز قیام ندیم به پاسبان گستاخ
---	--

نغان ز جوش بیانی که در ادب گدوست	همه خموش نشستند و من بهان گستاخ
صد قافله اندر طلب زلف و لب او	از شام برون آمد و از طرف یمن شد
صد بار رود از خود و از جامی بجنبید	دیوانه عشق تو مسافر به وطن شد
علو خاکساران جهان سوختن بنگر	که بر دوش صیبا خاکستر پروانه می آید
تخل بر قصر فهای عشق خانان سوز	باین نازک مزاجی از من دیوانه می آید
پیشیم از برای الکتاب عشقبا زبها	سحر گم بلبل و هنگام شب پروانه می آید
هزار میکده در ضمن زنگس شهلاست	هنوز از نکت صد خمار می خیزد
بهر زمین که نهی پامی نازنین و روی	زوره زده آن انتظار می خیزد
گرفته ایم ازین جا به خاک افتادن	ادب ز سایه دیوار یار می خیزد
سرور نشسته صد ساغر شراب طهور	ز گردش نگه چشم یار می خیزد
عاشقان را سیر کوی یار میباشند لذت	دیدن بام و در و دیوار میباشند لذت
مشق ناز از زنگس دلاری باشد لذت	این قصر فهای زین بیمار می باشد لذت
ساغی از چشم جانان می برد از خود مرا	باد میخانه و دلار می باشد لذت
در ادای می شوم خوش حاجت گفتار نیست	انگ چنبش ز لعل یار می باشد لذت
حور و غلمان و ارم جزمین بانی پیش نیست	این تکلفا پی دیدار می باشد لذت

در جنون عشق ہم ترکِ دین منظور نیست
نالہ کروں از پس دیواری باشد لذیذ

ہمچو شبنم بچم گردان یا برہمن ار باش
ہر چہ باشی باش لیکن بندہ دلدار باش

دراد بگاہ محبت اندکے ہشتیار باش
جذبہ کن زادرہاہ و بر سرِ رفت ار باش
سایہ گستر بر جہان امی خواجہ احرار باش
فیضیاب از خاک راہ خانہ خمار باش
ساتی نگار و بادۂ عشق و کیو دل
مانا کشان کشان شہد خوی تو خوی دل
خلقہ بر کعبہ مائل و میل مہوے دل

آشنای دوست اندر کسوتِ اغیار باش
در طریق عشق بیکارست کوشش و کشش
زلف جانان جملہ آزادان گرفتار تواند
سرِ چشمِ سببِ شش تماشا کن ہدام
این طرفہ رسم میکدہ اہل الفت ست
گر جذبہ صادق ست دوی را مجال نیست
زادہ طریق عشق و راے تورع ست

ز سوز عشق نشانی کہ داشتہ دارم
دل پرشتہ و جانی کہ داشتہ دارم

نگار خویش بآنے کہ داشتہ دارم
عنان گسستہ نغانی کہ داشتہ دارم

خزان رسید ہمار بتان عالم را
ز دست شاہ سواری کہ رفت از نظرم

ای دیوہوای نکمت زلف دو تائے تو
آوارہ ہویے مشک ز تاتار آمدہ

بانگ رباب و زمزمہ تار آمدہ
سوز و گداز گریے باز آ آمدہ

ای ترجمان جہنیش لہامی لعل تو
ای دل خنک میباش کہ اندر جہان عشق

کہ بقیرار نہانید و بقیرار نہاند

لباس عشق بر شوخ و گلخندار اند

استادان
تازہ وارد
تغیر
میں
کچھ

جان ماہمہ نہان و آشکارا
وگر بہارِ غور آید نو بہار آند
کہ ز اہدان ہمہ آنجا گناہ گار آند
بجائے کہ توئی جملہ دوستدار آند
کہ یار و دل و مدہوش انتظار آند

ز عشوای نہان و ز صورتِ زیبا
اگر بہرِ نم نشیند غیرتِ شمعند
مہرِ رسم و رہِ پیرِ میفروش ای شیخ
جمال تو نشناسد ز خویش بگاہ
سکون ز شیوہ ارباب عشق نتوان جست

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ ساقی جذب ہے جذبہ مرتضیٰ باذن اللہ خیر من عبد اللہ

آنرا کہ رہِ حضرتِ رحمان ست

فیض رباعی للراقم

سرایہ اوز فیض کوثر دامن

دریاب کہ زیر سایہ احسان ست

کوثر یعنی خیر کثیر فیض آغاز سلوک

علم و عمل و محبت و ایمان ست

علم ہے یعنی آگاہی نہ پنج دوام چاہیے اور اذکارِ جنانی مفید علم ہیں بعد حصولِ ملکۃ
آگاہی عمل سے اقریبیت پیدا ہوتی ہے چنانچہ مفہوم آیات و احادیث بالتصریح ہے
اور بعد حصولِ اقریبیت کے جذباتِ محبت منہذب بفوق کرتے ہیں اور واسطے
حصولِ جذباتِ فوقانی کے تلاوتِ کلامِ اللہ سے بہتر کوئی سبب نہیں فیض
رابطہ استقامت جامع اصولِ ربیعہ ہے لیکن بمقتضای ترکیبِ انسانی بعض
اصل کا غلبہ معاملہ سے پیدا ہوتا ہے مثلاً بعض میں غلبہ علم باشد کا اور بعض میں غلبہ
اعمال صالحہ کا اور بعض میں غلبہ محبت خالص کا اور بعض میں غلبہ ایمان کامل کا واللہ اعلم
فیض آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو لا جاوے ایمان ابو بکر کا تو ساری
امت کے ایمان پر راجح آ جاوے لہذا فیض ایمانی نسبت نقشبندیہ میں غالب ہے

حضرت باقی باقی نے طریقہ نقشبندیہ کو انجذاب ایمان سے تعبیر فرمایا ہے
فیض الرفیق ثم الطريق لئذا وسیلہ مرشد اہل طریقت کو ضروری کیونکہ نفس
و شیطان سدا رہیں کہ اِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ اور یہ نفس کا بیان
ہے کہ وَمَا اَبْرَأْنِي نَفْسِي اِنَّ النَّفْسَ لَمَّا كَرِهَ الْسوْعَ فَيُضِلُّ نَفْسِي لَعَالِ صَاكِحِ
فَرَأَيْتُ اَوْ رَا جِبَاتٍ وَرَسْمًا وَرَسْمًا مِثْلَ وَرَدَائِرُ اَبَاحَتِ اَنْ سَبْكَ حَاوِي هِي
فیض شروع سیر عالم امر سے یا آغاز کا عالم خلق سے معاملہ آگہی دونوں طرح پر ہے
فیض مراقبہ صبح و شام معمول ہمارے حضرات کا ہے فیض موافق حوصلہ اور بہت کے
خیالات بھی بہت و بلند ہوتے ہیں فیض شکایت عاشقانہ شکر ہے معنی سے بہتر ہے

در بزم وصال تو بہنگام تماشا	نظارہ ز جنیدین شکرگان گلہ دارد
-----------------------------	--------------------------------

فیض مرتبہ ظلال اسما و صفات کو نالہ عند لیب میں مقتضیات اسما و صفات سے
تعبیر کیا ہے اور مرتبہ وجود پر علم الکتاب میں نور کا اطلاق فرمایا ہے
اصطلاح عشق بسیارست و من یوانہ ام فیض فیض وجود عرش سے فرش تک
سب میں ساری ہے اور تمام کائنات نور وجود آگہی سے درخشان ہے
ز معجزہ های عشق ستاین کہ شہا بر کوشش نگاہ بام و در را لذت دیداری باشد

فیض فیض رحمت کا اکتساب بواسطہ اعمال مستونہ کے موجب قربیت ہے
اور وصول جنت بے توسل اس فیض کے محال ہے فیض اہل ظاہر اہل باطن کے
رموز سے واقف نہیں ہوتے کہ اهل الجنة بلہ فیض فیض افعال کا مشاہدہ چشم
ظاہر ہر متفکر پر عیان ہے اور صدور افعال بمقتضای اسما و صفات و شیون آگہی
لا ریب فیہ ہر کُل یوم ہونی شأن اوس سے مشعر ہے اور ذات بخت میں چونکہ

اعتبارات ذاتی ثابت ہیں لہذا حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے علاوہ کمالات نبوت کو جو مقام تجلی ذات دائمی ہو اور بھی مقامات عالیہ فرمائے ہیں فیض فیض اسرار کہ
 اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ سے مستفاد ہو کاشف رموز عبدیت ہو چنانچہ حضرت
 امام ربانیؒ و حضرت خواجہ میر دردؒ کمال انسانی مقام عبدیت کو فرماتے ہیں
 اور عشق و محبت کو زینہ وصول اس مقام عالی کا فرمایا ہو واللہ اعلم فیض راقم
 دوسری بار حاضر مراد آباد شریف ہوا تھا اس وقت حضرت پیر و مرشد نے
 فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو معاملات حشر و نشر وغیرہ سب دکھلائے فیض
 ابتدا میں تصحیح خیال ضرور ہو کہ شاہراہ وصول الی اللہ ہے اور خواب آئینہ دار
 حالات باطن ہو کہ اس فوٹو گراف سے تمام حسن و قبح اوقات بیداری کا نمایان
 ہوتا ہے فیض جب معاملہ خواب و خیال سے تجاوز کرے اور بیداری میں حاجت
 مراقبہ نہ رہے تو اس کو کشف عیانی سے تعبیر کرتے ہیں فیض ایک بزرگ
 فرماتے تھے کہ جو کوئی مجھ کو دنیا میں متوجہ کر دے اس کو جنت دیتا ہوں یہ ذکر حضرت
 پیر و مرشد سے سنا فیض حضرت پیر و مرشد نے ایک بار راقم سے رسالہ شہرہ آفاق
 و فیض رحمانی و چند صفحہ نور احمدی کے پڑھوا کر سنے فیض موافق سنت نبوی
 کے ایسا فیض بھی وارد ہوتا ہے جس سے تمام تن بدن مسطہ ہو جاتا ہے چنانچہ راقم
 بارہا اس سے مشرف ہوا خصوصاً وقت حضوری خاص کے فیض عرصہ ہوا کہ حضرت
 پیر و مرشد نے از روی نوازش ایک معاملہ خاص سے مطلع فرمایا تھا مجھ لایہ ہے
 کہ تاریخ بہت و ہفتہ ماہ رمضان کی تھی آپ نے حضرت کا مقام رفیع الشان ملاحظہ
 کیا ویر تک مدہوش پڑے رہے معاملہ موسوی کا ظور تھا اس طلبہ میں راقم کو پتھر

عقب میں دیکھا کہ طالب نظر فیض اثر ہے آپ نے اُس وقت راقم سے وعدہ فرمایا
فیض حضرت میر نعمان اکبر آبادی و حضرت ابو العلاء کو فرمایا کہ نسبت عالی رکھو تھے
فیض پیر و مرشد نے مولوی ثناء اللہ سنبھلی خلیفہ حضرت مرزا صاحب
کی نسبت حضرت سے نقل فرمایا کہ نسبت عالی رکھتے تھے فیض حضرت پیر و مرشد نے
حضرت سے نقل فرمایا کہ حضرت مولوی مراد اللہ صاحب پیر مرشد حضرت شاہ غلام رسول صاحب
علیہ الرحمہ کے نسبت بہت عالی رکھتے تھے فیض حضرت پیر و مرشد نے نقل فرمایا کہ ریتا شاہ سے
کسی نے اپنا مطلب عرض کیا کہ یہ بڑھا کر و بلم تم جیو ہمیری اور اُسکا مطلب حاصل ہو گیا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یہ رسالہ راقم کا مہموم بہ علم نافع ہے **علمی** کہ رہ بحق نماید جہالت ست
تعلیم منجملہ تحریر حضرت کے بنام راقم ایک یہ عبارت ہے از فضل رحمن بن میان حسن
سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اما بعد الحمد للہ باید کہ موافق سنت عمل نموده باشند
ہمیں کافی است تحقیق کیمیای سعادت میں حرف ضاد کو مشابہ حرف ظا لکھا ہے
اور فوائد الفوائد میں ہے کہ ضاد مخصوص رسول علیہ السلام ہی رسول الضاد
ارسل علیہ الضاد واللہ اعلم **تحقیق** فرقہ ناجی وہی ہے جو اجماع اہل سنت و جماعت
پر قائم ہے ورنہ ہفتاد و دولت جو اس امت میں ہیں وہ بھی مستند اپنا قرآن
و حدیث کو جانتے ہیں اور آیات و احادیث ظلال مشرب اپنے کے تاویل کر دین
تو ہفتاد و دولت میں داخل وہی لوگ ہیں جو فہم و قرار و اشت صحابہ و تابعین وغیرہ
اکابر کو سپر اجماع ہی پیشوا نہیں مانتے و ہمارا نا علیہ و اصحابی و اجماع کی طرف آیا ہے
نقل ہے کہ حضرت خواجہ میر درد نے کو ایک فاقہ مہینہ بھر کا اور ایک پندرہ روز کا ہوا تھا

آپ فرماتے تھے کہ فقیر ڈیڑھ فاقہ بین مشہور ہو گیا نقل ہو کہ حضرت خواجہ میر دردؒ
 کے مکان مبارک میں اجزا صحیح بخاری کے باحتیاط رطلوں پر رکھے تھے آپ مطالعہ
 فرمایا کرتے تھے کسی نے کوئی مسئلہ بخاری کا دیکھنا چاہا آپ نے فرمایا کہ مسئلہ
 اور کہیں جا کر دیکھو فقیر کے ہاں تو صحیح بخاری فیض حاصل کرنے کے واسطے بھی ہوئی کہ
 نقل ہو کہ شاہ عالم بادشاہ حاضر خدمت بابرکت حضرت خواجہ کے ہوا سبب کسی
 عارضے کے موافق دستور مجلس کے بیٹھ نہ سکا چار زانو بیٹھ گیا آپ مراقب تھے
 کسی مرید نے آپ کے آگاہ کیا الماس غلام عقب بادشاہ کے کھڑا تھا اوس نے
 جواب دیا کہ عذر میں اس طرح نماز بھی جائز ہے آپ نے فرمایا کہ نماز میں جائز
 ہے فقیر کے ہاں مستحب بھی نہیں معمول نماز اشراق بھی معمول ہمارے حضرات کا ہے
 اور بعد سنت فجر کے تھوڑا لیٹ کر آپ فرض کو ادا فرماتے ہیں نکتہ حضرت
 فاروق اعظم رحمہ کو صفت کلام سے مناسبت خاص تھی اور موافق آپ کی رائے کے
 بارہا وحی نازل ہوئی نقل ہو کہ ایک بزرگ نے بعد انتقال آپ کے خواب میں کیا انتقال
 کو کوئی برس گزرے تھے آپ نے فرمایا کہ میں اب محاسبہ سے فارغ ہوا ہوں سو یہ بھی وہی
 مناسبت کلام ہے اور حساب و کتاب بہانہ ہم کلامی کا تھا درمیان محبت محبوب کے
 بشارت راقم نے قبل حضوری خدمت کے حضرت کو ایک عریضہ لکھا تھا او سپہ سالار
 تحریر فرمایا کہ ہمیشہ شاکر باشند فقط ہمیں کارست کہ نمودن و مردان مقصد رسیدہ اند
 بعونہ تعالیٰ شام ہم خواہند رسید اور اسی عریضہ پر راقم کو فرزند صالح تحریر فرمایا فقط
 احب الصالحین و لست منهم | اللہ بزرگنی صلاحاً | وظیفہ درود تاج و درود
 لکھی حضرت نے پڑھنے کو عنایت فرمایا تھا واسطے افادہ عام کے نقل کیا جاتا ہے

درود تاج

اللهم صل على سيدنا ومولانا محمد صاحب التاج والعراج والبراق والعلم دافع
 البلاء والوباء والفتن والمرق والالام اسمه مكتوب مرفوع مشفوع منقوش
 في اللوح والقلم سيد العرب والعجم حبيب مقدس معطر مطهر منور في البيت
 والحرم شمس الفخج بد الدجى صدر العلى نور الهدى كهف الورى مصباح الظلم جميل الشيم
 شفيح الالام صاحب الجود والكرم والله عاصم وجبيل خادمو والبراق مركب و
 المعراج سفرة وسدرة المنتهى مقامه وقاب قوسين مطلوب والمطلوب مفقوده
 والمقصود موجوده سيد المرسلين خاتم النبيين شفيح المذنبين نيسر الغيبيات رحمة
 للعالمين سراج العاشقين مراد المشتاقين شمس الاعرافين سراج السالكين
 مصباح المقربين محبا للفقراء والمساكين سيد الثقلين بنى الحرمين ايام القبلتين
 وسيلتنا في الازمين صاحب قاب قوسين محبوب رب المشرقين والمغربين جيل
 الحسن والحسين مولانا ومولانا الثقلين ابوالقاسم محمد بن عبد الله نور من نور الله
 يا ايها المشتاقون بنور جماله صلوا عليه والى اوصيائه وسلموا تسليما

درود كمي

اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى ال سيدنا محمد بعد درجة الله
 اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى ال سيدنا محمد بعد فضل الله
 اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى ال سيدنا محمد بعد خلق الله
 اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى ال سيدنا محمد بعد علم الله
 اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى ال سيدنا محمد بعد كلام الله

اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد كرم الله
 اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد حروف كلام الله
 اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد قطرات الأمطار
 اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد أوراق الأشجار
 اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد درر من القفا
 اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد ما خلق في البحار
 اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد حبوب والتسار
 اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد الليل والنهار
 اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد ما أظلم عليه الليل وأشرق عليه النهار
 اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد من صل عليه
 اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد من لم يصل عليه
 اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد أنفاس الخلائق
 اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد نجوم السموات
 اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد كل شيء في الدنيا
 والآخرة صلوات الله تعالى وملائكته وأنبيائه ورسله وجميع الخلائق على
 سيد المرسلين وإمام المقتدين وقائد الغر المحجلين وشفيع المذنبين سيدنا ومولانا
 محمد وعلى آله وأصحابه وأزواجه وذريته وأهل بيته وأهل طاعته أجمعين
 من أهل السموات والأرضين برحمتك يا أرحم الراحمين يا أكرم الأكرمين و صلى الله
 على سيدنا محمد وآله وأصحابه أجمعين وسلم تسليمًا دائمًا أبدًا كثيرًا والحمد لله رب العالمين

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ جواہر قدس ہے تذکرہ شیخ محمد احسان علیہ الرحمہ نے
 ذکر حضرت خواجہ ضیاء اللہ خلیفہ حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہما کا دو مقام پر تجرید
 کیا ہے ابتدا نقل کیا جاتا ہے دین سال خواجہ ضیاء اللہ کشمیری بخدمت آنحضرت
 مرید شد سبب رادت او این بود کہ شبی در واقعہ پیغمبر خدا را دید کہ دست حضرت
 صدیق اکبر بر آگرفته و مسجد درآمدند در آن مسجد حضرت خلیفہ اللہ بودند حضرت
 خاتم الرسل ز حد زیادہ کرم بر حضرت خلیفہ اللہ می نمایند و از نہایت مہربانی ہوسہ
 بر پیشانی ایشان می دہند بجز و بوسیدن جناب رسالت صورت قیوم رابع و صوت
 حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی شد درین اثنا حضرت ابو بکر خطاب بخواجہ
 ضیاء اللہ کردہ فرمودند کہ حکم حضرت پیغمبر خدا چنین است کہ پیش شیخ محمد زبیر فرستہ
 مرید شوی کہ او قطب جہان و قیوم زمان است روز دیگر خواجہ ضیاء اللہ بخدمت
 حضرت خلیفہ اللہ آمدہ مرید شد آنجناب عنایت بے غایت بر خواجہ ضیاء اللہ
 داشتند و می فرمودند کہ او فخر کشمیر است آورد و سرے مقام پر لکھا ہے کہ از جملہ خلفائے
 حضرت خلیفہ اللہ بہ کمال دوع و تقوی و اتباع سنت سینہ این طریقہ علیہ احمد یہ
 معصومیہ و صوف ست آنحضرت مہربانی بسیار از حد زیادہ کہ خارج تحریر ست
 بر خواجہ داشتند و بشارات عمدہ مثل ولایت صغری و کبری و علیا و کمالات
 نبوت بلکہ تا حقائق ثلثہ وغیرہ خواجہ عنایت فرمودند بجلالت خود سرافراز
 ساختہ اند و کرات و مَرَّات از زبان مبارک آنحضرت در حق خواجہ
 شنیدہ است کہ می فرمودند کہ دوسے در محبت و اعتقاد عدیم المثل ست انتہی

تاریخ ہست و ہستم ماہ مبارک رمضان تک لے تھی کہ راقم کو بعد عشا کے ایک مقام عالی معاینہ میں آیا طہور نسبت بابرکت حضرت پیر و مرشد کا معلوم ہوا وہ کیفیت عیانی اور فیضان معطر تقریر و تحمیر سے افزون ہی بعد ازاں بذریعہ عرضداشت کے آجناب کو اطلاع کی جواب میں دستخط خاص سے تحریر فرمایا کہ یہ بہت بڑی بشارت ہو و اللہ اعلم فیض حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ امام بخاری و مسلم سلطان بنی و کونین پاتے اور حضرت نے بھی ایسا ہی فرمایا **اختلاف** حضرت مجدد رضی اللہ عنہ تجلی ذات بحت کے قائل ہیں اور حضرت خواجہ میر دردؒ تجلی ذات بے حیلولہ اسما و صفات جائز نہیں رکھتے واللہ اعلم ذات و صفات میں لاعین و لا غیر قول قدیم ہو فیض اہل عبادت ہوں یا اہل ریاضت جس کے معاملات عالی تراوسی کی نسبت ناائق ہے لطیفہ روح مشائخ پر فاتحہ پڑھنے سے فتح باب جلد ہوتا ہو نکتہ پیش طاق وصول جس قدر بلند ہوگا معاملات بھی عالی ہوں گے معرفت اتباع سنت بہر نفل کی نسبت میں بحسب معاملہ پیدا ہوتا ہو حسنات الابرار سیات المقربین تحقیق طریقہ احسنیہ کے بیان میں ایک مکتوب انتباہ فی سلاسل ولیاء اللہ میں نظر سے گذرا **تفصیل** حضرت شاہ غلام علی صاحب نے طریقہ منظر و بین ارشاد مفصل فرمایا لہذا ان سے بھی طریقہ جدید پیدا ہوا چنانچہ آپ کو الہام بھی ہوا تھا **ف** ہاتھ غیب مشہور ہو اور بعض اکابر نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اولیاء اللہ سے بخلق صوت کلام کرتا ہو **ف** نعمای شہتی کا اس عالم میں آنا قصہ حضرت مریم سے ظاہر ہو اور اولیاء اللہ سے بھی یہ کرامت منقول ہو نکتہ میدان وسیع واسطے دیدار رب الارباب کے تمام جنات کے مافوق ہو تو سب اہل بہشت اپنے اپنے مقام سے

عرج کر کے اوس میدان میں جمع ہوں گے اور کعبہ مراتب تجھ لائے جائیں گے کہ
 ۱۰ انزلوا الناس منازلہم اوسوقت عرش سے حجاب اٹھا دیے جائیں گے اور قبل
 ویدار ایک مینہ خوشبو کا برسے گا اور دوزخ شراب بطور بھی ہوگا اور ہر ایک اوس کو اپنی
 اس طرح اقریب دیکھے گا اور باتیں کریگا کہ ایک کی دوسرے کو خبر ہوگی اور ویدار الہی میں
 ایسے مستغرق ہوں گے کہ تمام نعمائے ہشتی کو اوس کے روبرو فراموش کر بیٹھے افانازا اللہ
 وایاکم بہذہ النعمۃ العظمیٰ بجاہ حبیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ فوق طاعت شتل ہوا بواب ثلثہ پر باب اول
 قال اللہ تعالیٰ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم وقال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم التوحید من اس الطاعات واختلف المشائخ فی اقسام التوحید
 وحدہ فقال واحد منهم التوحید اسقاط الاصناف وادقوا المهم کثیر توحید
 کما لا یخفی علی اهل الخبر وقال طائفۃ بوحدة الوجود مثل الشیخ محی الدین
 راضی اللہ عنہ وایدہ مولانا الجامی قدس اللہ روحہ انکشف ذلك التوحید
 علی کثیر من الخواص مع صحت الاحوال وھم ارباب الولاية افاض اللہ علینا من بركاتہم
 وقال بکثیر من العوام بمحض التقليد فضلو واضلوا الغوذ باللہ منهم وقال جماعة
 بوحدة الشہود مثل الشیخ علاء الدین ولہ سمنان رحمۃ اللہ علیہ وایدہ الشیخ مشائخنا
 الکبار قدوة المقربین والابرار الشیخ احمد السمرندی قدس اللہ تعالیٰ عنہ بل
 اثبت العرب من ذلك المقام ايضا ومنہم من قال بالتطبیق باین القولین و
 الجمع بین الفندیین مثل الشیخ ولی اللہ الدہلوی ومنہم من قال بالتوحید

المطلق من قیود الوجود والشهود وهو امام الطريقة المحمدیة خواجه ناصری
الدلهوی وخلفه خواجه میردردی طریقه رضوی الله تعالی عنهما ولا خلاف
فی مرتبة الاجمال ان الله واحد وعلیهما کلام الایمان واما اقوالهم رحمهم الله ففی
باب التفصیل الذی ظهر علی قلوبهم لتفاوة اقدامهم فی العرفان ولا یقبل التوحید
الا باقرار الیه بالاختلاف بالحکماء الفلاسفة و غیرهم فان الحکماء خاضوا فی بواطن
عالم الاجسام فاکتشف علیهم ان ذلک الاجسام اعتبارات محضه ونزعوا ان
ذلک الوجود الذی هو حقیقه عالم الاجسام هو الله تعالی وبقیام العالم کماتوی
فی الظاهر ان الاجسام لاختلاف صورهم اعتبارات شتی ومعدلات کلهم من
الفاصل الاربعة المتی بها ترکیب العالم کله فان قلت ما الفرق بین الصوفیة وحقا
الوجودیة والحکماء الاثنیة فیه لان المنتهی واحد قلت سبحان الله شتان
ما بینهما فان الحکماء هجرهم الی حقائق الاشیاء والصوفیة هجرتهم الی الله ورسوله
ونبیاهم واما الاعمال بالنیات واما الامرئی ملکوی فمن کانت هجرة الی الله
ورسوله الی اخر الحدیث فالحمد لله الذی هدانا لهذا من المتخلفات کلها وما کونوا شفاء للصدور

باب ثانی فی نوع دیگر از لطائف طاعت رسول صلی الله علیه وسلم وآن بسطود وعباده
کتاب و سنت است و من قطع الرسول فقد اطاع الله و تدوین مسائل مستنبطه از آیات
واحادیث ائمه مجتهدین است فرموده اند لقیه واحد است علی الشیطان من الف
عابد و ماتریدی و اشعری رحمه الله تکفل عقائد شد ند تا مبتدعی از طرف خود اختراع
ایمانیات نکند و صوفیه کبار اخلاق الهیه و اوصاف قدسیه که در نفس مطمئنه آنحضرت
صلی الله علیه وسلم موعود بود به تصفیه قلب و تزکیه نفس به و اخته تکمیل قرب تحصیل آن فرمودند

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا و فلاح موعود و اشدھ و ایشان نمودند کہ
 لایحسان از بقول اللہ کا کافی تراہ اگرچہ رویت نیست مشابہ رویت ست کانت
 تشبیہ اشارت آن دارد و چون حصول بین دولت و البتہ فضل رحمانی ست
 لہذا اہل کسب را باین حضور عام تسلی نمودند کہ فان لم تکن تراہ فان حق یراک
 باب ثالث یتسری قسم اطاعت کی اطاعت او نوالا امر کی ہو کہ السلطان ظل اللہ
 تو یہ مرتبہ نزل بھی منجر طرف اسی اہل کے ہو اور علمائے اولوالا امر سے ایک یہ مراد
 لی ہو جو مذکور ہوئی دوسرے مراد اولوالا امر سے اصول انسان کہ مان با پیہن موافق
 شرع کے ان کی اطاعت ضرور ہی تیسرے مراد اولوالا امر سے اوستاؤ ہے کہ اوسکی
 نافرمانی سے انسان علم ضروری سے محروم رہتا ہی چوتھے مراد اولوالا امر سے
 مرشد ہے کہ اوسکی اطاعت سے قرب خدا و رسول حاصل ہوتا ہے و اللہ اعلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ وسعت بیان ہو واضح ہو کہ طائفہ صوفیہ و اصدا ان خدا
 و تارکان ماسواہین لیکن بغیر اسے ظہور کثرت در وحدت ان کے مصطلحات علوم
 بھی بہت ہیں چنانچہ مذکور کتب سلوک و رسائل بشرح و بسط تمام ہیں اور بعض
 مصطلحات اون کے ساتھ علمای ظاہر و کلین کے متفق ہیں اور بعض حکما کی اصطلاح
 کے موافق ہیں اور بعض مطابق عرف عام کے و بعض مصطلح حاصل ون کے ہیں لہذا

مطرب عشق عجب ساز و نوائی دارد

مناسب ناکہ مشتے از خروار تجو کر و فہم من فہم

وہو ہذا تحیرت جذب و سلوک سیر و طیر

نقش ہر پردہ کہ زوراہ بجائے دارد

صحو و محو تلوین و تلکین سیر مستدیر و مستطیل سیر قدمی و نظری معیت اقریت

عینیت و اتحاد انینیت و امتیاز ظلال و مقتضیات و آثار صفات ثنائیه
 صفات ثبوتیه و سلبیه شیون ذاتیه لطائف عشره هیئت و صرافی کمالات
 ولایت و نبوت حقائق انبیا و آلیم حضور و شهود جذبات و واردات سکینه و جمعیت
 و قوت قلبی و عددی و زبانی پاسبان نفاس و وجود عدم فنا و بقا عروج نزول
 یافت و نایافت تجلیات حقائق و معارف صباحت و ملاحت تجلی
 برقی و دایمی حسن صورت و سیرت تجلی نوری و صورتی ایمان حقیقی
 نسبت احسان و اثره امکان عالم مثال سجد و مثال مراقب مشاهد
 مکاشفات الهام اتقای رحمانی و ملکی خواطر شیطانی و حدیث نفسانی محاضره
 مجاهده حال و مقام ذوق شوق کشف و کرامت نسبت مرادی و مریدیه
 مستوح غیب و شهادت صلاح قلب اطمینان نفس اعتبارات
 سبادی تعینات لائقین اصل و ظل و علو و س و لایت عامه و خاصه
 ولایت صغری و کبری و علیا و لایت ایمانی و عرفانی و اجسامی عالم امر
 عالم خلق محکم و تشابه رموز و مقطعات کفر طریقت اسلام حقیقی حجب ظلمانی
 و نورانی اسم ذات نفی اثبات عرض و طول نسبت دوام آگاهی
 ملکات و ملکوت اجسام و ارواح پرداخت نسبت کسب و هب محبت
 ذاتی و صفاتی شریعت طریقت حقیقت معرفت تجلی و استعار بطون ظهور
 سلطان الاذکار سیر مرادی ریاضت و عبادت نسبت ادراکی و کشفی
 و جمعی وصول الی الله اویسیت ضمیمت فائحه مشایخ علم لدنی سیر
 الی الله و فی الله و من الله باشد انقضاے انا نفی خواطر جمع و فراق جمع الجمع

غیبت و استغراق و بخود ہی احتمال و استہلاک رنگ و بیرنگی قرب
نوافل و فرائض وجود و شہود قطبیت غوثیت فردیت ثلث
محبوبیت صرفہ محبت و محبوبیت ممتزجہ عاشقی و معشوقی کشف و قلع
و جہان و عیان قرب امامت و خلافت اجازت مقیدہ و مطلقہ شرح صدر
جہل و نکارت فیض و برکت آزادگی و شیخت اولیائے غزلت و عشرت
آراوت حقیقی طلب صادق ذکر جنائی و لسانی نسیان ماسوا فطرت خلقت
سماع اصالت و تبعیت نفس ناطقہ مشارب و اقدام استعداد فیض زانی
و مکانی علم و حکمت جمع و قبول ہمت تصرف حلقہ توجہ اوراد و وظائف
ذکر و تکریم و بے کیف حدوٹ و قدم کلام و رویت تصفیہ و تزکیہ
و تجلیہ خلوت و جلوت فقر و وریشی رجب و رجب رابطہ انوار اسرار
اشارات حواس خمسہ تقید و اطلاق قبض و بسط سیر آفاقی و انفسی
کمالات رسالت و اولوالعزمی محمدیت خالصہ طفرہ لمعان و صفا سوز و گداز
راز و نیاز عبودیت عبدیت الہیت تجلی افعال آداب تخلیق باخلاق اللہ ازکار
و اشغال تخفیف بار و غیرہ بہت سے اصطلاحات بہن کل حُوب بِالْاِیْمَامِ فَرِحُونَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بعد حمد و صلوٰۃ آنکہ یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ غنیمت بارودہ بیان بناتیب
طریقہ حضرات مین بقدر ضرورت تحریر ہوتا ہوا از انجملہ یہ منقبت اکثر خاص و
عام پر ظاہر و باہر ہے کہ اس طریقہ کے حضرات مین جو معاملات عالیہ دیکھے اور
سنے جاتے ہیں فی زمانہ کیا بترہین چنانچہ کسی قدر ضمن رسائل مین راقم کے

مذکور ہوئے آزاںجملہ یہ جامعیت اس طریقے کی ظاہر ہے کہ طریقہ محمدیہ مرویہ حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ کہ باعتبار اون کے عصر کے خاتم الطرق اور جامع کمالات قدما و متاخرین بلطف تمام ہے اوس کے فیوض و برکات بجز ہمارے حضرات کے فی زمانہ معلوم نہیں آزاںجملہ یہ اقریبیت و سہولت اس طریقہ کی مفید ہے کہ مراقبات دور و دراز و معمولات طول و طویل ایسے نہیں جس سے حوصلہ ہمت اہل طلب کی پست ہو جائے بحکم بشر و اولا تنف و اولی سر و اولی لقسر و اعجاب لطف سے وصول و حصول ہوتا ہی اور بحسب تہلح سنت قرب خدا و رسول سے لوگ بہرہ ور ہوتے ہیں آزاںجملہ یہ خصوصیت اکثر تحریر سے ہویدا ہی کہ معارف و فوائد اس طریقہ جامع کے اکثر موافق عقل و نقل و عرف کے خاص فہم و عام پسند اور باعث مزید اعتقاد و تصدیق کمالات اولیای سابق و متاخرین اور بایں ہمہ بجای خود ایک جدت بھی رکھتے ہیں آزاںجملہ یہ لطف خاص ہے کہ اکثر مصطلحات کتاب و سنت کا بیان اس طریقہ میں اصل اصول قرار دیا گیا ہے اور بصورت افہام غیرہ اور اصطلاحات کو بھی صرف تحریر کیا ہے

چہ راہ می زند این مطرب مقام شناس

آزاںجملہ یہ قرب جو اس طریقہ کو اپنی

کہ در میان غزل قول آشنا آورد

اصل سے بحکم اول باختر نسبتہ دار ثابت ہے لہذا ہمارے حضرات دن و رسوم سے جو موجب خردہ گیری خلق ہوتے ہیں بالکل برکنار ہیں اگرچہ خواہ مخواہ ہر ایک رسم و عادت کو داخل کفر و شرک بھی نہیں جانتے آزاںجملہ فروع اس طریقہ کا اس سے روشن ہے کہ بسبب تہلح سنت و حسن خلاق حضرات کے اون کی عقیدت اور محبت کو عام نظرون میں قبول تمام ہے کہ علاوہ اہل کمال کے

ہر فن کے لوگ اکثر اون کے نیاز مند اور بیان اوصاف میں تر زبان ہیں لہذا تم سے مرید ہوتے ہیں سب رند و پیر اور سکے

بھری ہوئی ہی شراب طہور آنکھوں میں

بالجملہ اس بیان مجمل سے بہت سے امور مفصل ہو سکتے ہیں والسلام والا کرام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ شرح صدر ہے لطیفہ حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ سیادت نبی فاطمیہ کے بنظر نطفہ پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا شرف ہے جو کسی کی اولاد میں نہیں نقل ایک بزرگ کا قول ہے کہ میں نے تیس لوگ صحابہ کبار سے پائے کہ اون کو اپنے اوپر خون نفاق کا تھا حضرت نے فرمایا ایک بار مجھ کو تشنگی غالب تھی او سوقت ایک فیض آیا جس سے تمام سینہ خشک ہو گیا مانند برف کے فرمایا اولیا زیر قدم انبیا کے ہوتے ہیں اور بعض ولیاء اللہ کے قلب میں سب انبیا و اولوا العزم کا فیض ہوتا ہی ایک صاحب نے عرض کیا وجود و شہود میں کیا فرماتے ہیں فرمایا ہمارے حضرت کے ہاں ان باتوں کا ذکر نہیں مسئلہ مسائل کا ذکر ہی فرمایا افسوس لوگ آداب شریعت کا بڑا و نہیں کرتے ایک بزرگ کسی کو اولیا و اللہ سکر اون کی زیارت کو گئے دیکھا کہ اون خون نے اول پائے چپ مسجد میں رکھا وہ پھر کر چلے آئے فرمایا کہ لوگ بعض شخص کو برا جانتے ہیں اور اسی شخص پر انوار الہی برستے ہوتے ہیں فرمایا راقم سے کہ تم سے اور حضرت مخدوم جانیانج سے بھی ملاقات ہوتی ہے عرض کیا ایک بار دیکھا تھا آپ نے اول کی طرح فرمائی فرمایا شاہ نصیر الدین صاحب مجاہد خلیفہ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کے تھے نقل میں کے لوگ قرآن شریف کو سکر

گریہ کرتے تھے حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ ہم بھی ایسا کرتے تھے پھر سخت ہو گئے دل
ف تمہیں اخلاق باعث حسن معاش و تصحیح اعمال موجب حسن معاد ہے
 کونوا بقبول العمل اسداھنما ما من العل قول حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کا
نقل فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص مرفوع القلم ہیں مجنون اور
 طفل نابالغ اور نامحرم حتیٰ کہ عذر ساقط ہو وادار و توار و عرفان جائز ہو و الصوفیۃ
 کنفس واحد مرفضیت بعض کی بعض پر ثابت ہو اور فضیلت کلی خصائص
 جزئیہ پر حاوی ہوتی ہو عرفان اگرچہ احاطہ اوس کا عام ہے لیکن مقام
 خاص بھی ثابت ہیں چنانچہ عرش اور کعبہ اور دل مومن اور جنات عدن وغیرہ

انزلت یا ریح الصبا یوما لا یضر المحرم	بلغہ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم
مزوجہ شمس الضحیٰ من خدہ بدل الدج	مزدانۃ نور الہدیٰ من کفہ بحر الہم

مثال مثل واسطے اللہ تعالیٰ کے متمنع ہو اور مثال جائز ہو کہ واللہ المثل الاعلیٰ
 تو وہ مثل علی سائر کائنات میں ہی انسان کامل ہی جو اشرف مخلوقات الہی ہے
 اور اصل کل و افضل رسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو گویا اللہ تعالیٰ ان الفاظ
 کے پردہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ میری مثال تم سے ہو واللہ درمن قال

اگر تجلی ذات خواہی صورت انسان بین	ذات حق را آشکارا اندر و خندان بین
-----------------------------------	-----------------------------------

ف قرب صلاح و شہادت و صدیقیت تمام اولیاء اللہ میں دائر ہو علی تفاوت
 الاقدام تاریخ دوازہم ذی الحجہ سنہ یک ہزار و دو صد و چہل و نہم میں
 اعلیٰ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ نے اجازت نامہ حضرت کو بھیجا تھا چنانچہ
 لفافہ پر تاریخ مذکور ثبت ہو رسائل ہذا میں اگر کوئی شک و شبہ ناظرین کو ہو کہ

تو کسی عبارت سے انہیں رسائل کی حل ہو سکتا ہو اور اگر کوئی مافی الضمیر اپنا
دیکھا چاہے تو جواب ثانی حاصل کر سکتا ہو واللہ اعلم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ بزم نشاط ہے للہ اقم

تجھے ہی جسم و روح کو یان ارتباط ہو | عالم ترے ظہور سے بزم نشاط ہے

حضرت نے فرمایا کہ چار گھڑی مسئلہ مسائل کا ذکر کرنا افضل ہر رات بھر کے
عبادت کرنے سے اچھے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ فرمودہ اند کہ علم الیقین
اور لیا مشکل می شود تناقض بقول مجمع علیہ صوفیہ کہ علمائے ظاہر نیز بآن قائل اند
ندارد و نفی مشاہدہ بطورے نباید دانست کہ خلاف سلف و خلف لازم آید الحمد للہ
کہ فقیر راقم ہر چند علم رسمی بقدر ضرورت و در وقت تصوف و سلوک را از ہیچ استاد کے
نہ خواندہ محض نصرت باطن حضرات ست کہ دقائق انوار را برین شکشف ساختہ و
بعجائب اسرار نواختہ لہذا سطرے چند در معانی قول مذکور می نگار و امید کہ منظور
نظر ارباب ذوق افتد مٹھا ہر گاہ علم الیقین صورت پذیر آمد مقصود حاصل ست
زیر کہ گرفتاری ایتقان ست نہ از باب وہم و گمان مٹھا مفہوم کلام حضرت شیخ
و رائیت اوست تعالیٰ شانہ پس این ہم مستلزم نفی مشاہدہ باطن نیست
زیر کہ اہل نظر قائل تقید اور در صورت و شکل و شبیہ نیستند بلکہ ظہورے از
ظہورات الہی در منظور دل می شناسند مٹھا کلام حضرت شیخ کہ برین نہج واقع شدہ
بمقتضای نسبت آنجناب ست و از باب نسبت مع اللہ بحسب معاملہ ایشان
بارب خود کلام می فرماید چون نسبت انبیا کہ ہمت نزول و ران لازم ست

برایشان غلبه داشت ازینجاست که مشاهده باطن را بان رتبه نمی سخند
 منها مشکل گفتن دلالت بر تجلی دارد که ظهورش در مرتبه ثانیست منها بحسب
 اختلاف اوقات که تجلی کل یوم هو فی شاک از ان مشعرست سخنهای مختلف
 از دهن عارف کامل که ترجان آکی هست می برآید

این طائف گویا به زبان و گرانند منها مرا ازین مشاهده تجلی صورے
 کفر طریقت که در صور این عالم جلوه می نماید گرفته باشند و آن معامله دیگرست که رأیت ربی
 فی احسن صورۃ منها مقتضای کلام حضرت شیخ غیرت محب محبوب خود است کما قبل
 غیرت از عشق بر روی تو دیدن ندیم گوش را نیز حدیث توشنیدن ندیم
 منها منظور ازین بیان نگذاشت مصلحت کلی است و سنت اینیاست که دعوت ایشان
 بامورے باشد که در ان خواص حکم عوام دارند منها تجلی هر سالک بحسب علم اوست
 بان سبانه و تعالی نه مناسب رتبه الوهیت پس صحیح آمد که علم الیقین مشکل می شود
 و الله اعلم رباعیات حضرت در و علیہ الرحمہ کی علم اکتاب سے نقل
 ہوتی ہیں واسطے تفریح خاطر احباب کے

رباعی

<p>امکان و وجوب مست پمانہ اوست ہر ذرہ خلق روز جنسانہ اوست در فصل بہار محور وے تو گذشت ہر کس کہ ز خود گذشت سوی تو گذشت خالی ز خیالات گذر شاہ است</p>	<p>تہستی و عدم خراب میخانہ اوست چشم دل تو اگر حقیقت بین است گر با تو یکیم مست بوے تو گذشت یا رب چه قدر بخلاق نزدیک تری آن دل کہ ہمہ وقت بحق آگاہ است</p>
---	--

در دیده مردمان اہل تحقیق
از ہر بد و نیک چون خوش و ناوشدیم
یعنی دل را کہ باعث فقرت بود
در عجز بساز کبر یا یم ہم
مادر ویشان بسان اکسیر می ورد
یک عمر تدم براہ افسانہ زدیم
المنت شد کہ آخر راے درد
کیفیت چشم تو بہ خاطر جا کرد
بر دل چون نظر افتاد از خود نفرت
آن جلوہ کہ از طاق شعورم افگند
تا پردہ راز اقریبیت نہ درد
آن جلوہ بہ دیدہ یار خواہد گردید
ما آئینہ ایم و خود پرست نگار
تا بندہ آن حسن جالیم ہم
مستقبل و ماضی علما می دانند
بے لشکر و فوج بادشاہی کردیم
ای درد بدولت فقیرے این جا

مصراع دیگر ز بہر بیت اندست
وارستہ ز خار و گل چوشہ شاد شدیم
بستیم بزلف یار و آزا د شدیم
در کسوت فقر با غناییم ہم
خاکیم اگر چہ کمیاییم ہم
یک چند در کعبہ نوبت خانہ زدیم
در سیکدہ آمدیم و پیمانہ زدیم
مستقیم از کشمکش صہب کرد
این شیشہ مگر نشہ می پیدا کرد
بر جنس من ہوش برق طورم افگند
نزدیک شد آن قدر کہ دورم افگند
رازش ہم آشکار خواہد گردید
ناچار بہ ما و و چار خواہد گردید
وارستہ ز ہر فکر و خیالیم ہم
مادر ویشیم مست حالیم ہم
برسند فقر کبر یاے کردیم
در کسوت بندگی خدائی کردیم

نسبت ہمارے حضرات کی عجب مجموعہ ہے کہ ساکان طریقہ کو حسب تعداد انکے اس طریقہ
میں نسبت پیدا ہوتی ہے اور بعض کی نسبت نسبت بعض کے جامع تر ہوتی ہے اور اصل رتبہ ہی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ لمعہ نور ہے حضرت نے فرمایا نسبت حضرت
خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ کی حضرت میرزا صاحب سے بڑھی ہوئی ہے
یہ خدا کا فضل ہے اور حضرت پیر و مرشد نے بھی ایسا ہی فرمایا حضرت
پیر و مرشد سے راقم نے وقت ختم پڑھنے کا دریافت کیا تھا آپ نے فرمایا بعد
صبح کے یا بعد مغرب کے اسکا معمول ہو نا لہٰذا عند لیب میں تحریر فرمائی ہیں
کہ ولایت صغریٰ میں توجہ مرشد کو بہت دخل ہو کہ وہ خود اسکا مقام ہے اور
ولایت کبریٰ کہ ولایت انبیا ہی توجہ خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی اس میں درکار ہے واللہ اعلم موافق تحقیق اکابر مجددیہ کے لطیفہ قلب
زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام کے اور لطیفہ روح زیر قدم حضرت نوح و حضرت
ابراہیم علیہما السلام کے اور سر زیر قدم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور خفی
زیر قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اور اخفی زیر قدم آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ہے حضرت شیخ ابو الرضا کے نزدیک سرخی اخفی اعتبارات
روح کے ہیں یعنی وہی روح ایک اعتبار سے سر ہے اور ایک اعتبار سے خفی اور
ایک اعتبار سے اخفی اور بعض اکابر سب لطائف مذکورہ کو قلب میں فرماتے ہیں
واللہ اعلم مبدا و معاد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام
سے افضل تحریر فرمایا ہے اور مکتوبات شریفہ امام ربانی رضی اللہ عنہ میں حضرت
موسیٰ علیہ السلام کو غلبہ کمالات نبوت کا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں غلبہ
کمالات ولایت کا لکھا ہے تو مطابقت بین القولین اس سے معلوم کرنا چاہیے

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد نزول کے اتباع شریعت اس حضرت صلی اللہ علیہ
 و آلہ وسلم کا فرامین گے تو یہ جامعیت آپ کی بہ نسبت حضرت موسیٰ
 علیہ السلام کے ظاہر و باہر ہے انوار لطائف خمسہ میں بھی اختلاف ہو
 قلند رہے ہر چہ گوید و دیدہ گوید [] فروعات میں ہر وقت احکام ظاہر
 قرآن و حدیث کی اجتہاد ہو فقہائے مذاہب اہل سنت و جماعت کا علیہم الرحمہ
 اور فقہ رموز باطن کتاب سنت عرفان میں اولیاء اللہ کے حضرت کو بار بار
 لوگوں نے کتبہ شریف وغیرہ میں دیکھا ہے حضرت ارواحنا اجسادنا اجسادنا
 ارواحنا ایک صاحبزادہ حضرت قبلہ حضرت سید و میان صاحب تھے ابتدا سے
 اودن کو جذب قوی تھا مزار مبارک اودن کا جو امر مسجد شریف میں ہے رسالہ
 حسن معاملہ میں جو ایک بزرگ کا بیان ہے کہ منکر نکیر سے مذاق کیا تھا حضرت
 قبلہ نے فرمایا کہ وہ مرید حضرت خواجہ ضیاء اللہ کے تھے اور حضرت پیر و مرشد
 سے معلوم ہوا کہ اودن کو استفادہ اعلیٰ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ سے تھا
 حضرت شاہ گل رضی اللہ عنہ کی تصانیف میں سے ایک رسالہ شواہد التجوید
 نظر سے گذرا اور کمال بجوا ہر آپ کا رسالہ معمولات منظر یہ میں ہوا اور بعض
 مکاتیب انتباہ میں درج ہیں اور مکتوبات مناظرہ آپ کے اور شیخ ابوالرضا
 کے انفاصل العارفین میں مذکور ہیں جب طرفین نے ایک دوسرے کا مقام
 معلوم کیا بحث نہ رہی **رستم** نے حضرت پیر و مرشد سے دریافت کیا تھا
 صاحبزادگان مجددیہ کی نسبت جو اوس وقت میں تھے آپ نے فرمایا نسبت
 مولوی منظر صاحب کی قوی ہے رحمتہ اللہ علیہ **شیعت** رسول اولوالعزم کی

بہ منزلہ اصول کے ہے اور سائر رسل و انبیاء علیہم السلام اون کے تواضع میں تو
اولیاء اللہ میں علی تفاوت الاستعداد اون کی نسبتوں کا بھی ظہور ہوتا ہے
حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے علاوہ کتبِ حاوِیث کے جو
حضرت نے درس فرمایا حصنِ حصین تین بار اور موطا امام محمد علیہ الرحمہ
کی حضرت سے سماع کی اور گیارہ بار درودِ قرآن شریف کا پایا **حضرات**
چشتیہ کے مصنفات سے سیر الاولیاء و سبع سنابل و جامع العلوم ملفوظات حضرت
مخدوم جہانیاں رضی اللہ عنہ اور بحر المعانی نظر سے گزرے مذکورہ بحر المعانی کا
اخبار الاخیار میں ہے **حضرت مرقضی علی کرم اللہ وجہہ** کو موافق تحقیق بعض اکابر
کے نسبت خلفای ثلاثہ کی برسبیل امانت پہنچی تھی لہذا طریقہ چشتیہ میں بھی
کئی شعبہ پیدا ہوئے چنانچہ نظامیہ و صابریہ و سراجیہ معلوم ہیں **حضرت حجۃ اللہ**
نقشبند رضی اللہ عنہ کا مذکور ہے کہ آپ نے ایک جلسہ میں فرمایا کہ اس
زمانہ کے سالک معارف جدید نہیں رکھتے اُسپر حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب نے
ایک عرفان سنایا آپ کو بہت مطبوع ہوا فرمایا کہ آپ زور سے لکھنا چاہیے اور حضرت
حجۃ اللہ رضی اللہ عنہ تفسیرِ قرآن وغیرہ میں بہت نکات تازہ فرمایا کرتے تھے
حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نسبتِ نقشبندیہ و قادریہ وغیرہ سب میں ارشاد
فرماتے تھے **تاریخ وفات حضرت خواجہ ضیاء اللہ رضی اللہ عنہ** کی چار دہم
ربیع الاول ہے مزار مبارک سہند شریف میں ہے اور تاریخ وفات حضرت خواجہ
میر درد رضی اللہ عنہ کی شبِ جمعہ سبت و چارم صفر ۹۱۰ ہجری ہے مزار مبارک
دہلی شریف میں بیرون ترکمان دروازہ ہے **حضرت قبلہ** نے فرمایا کہ ہمارے

والدہ بزرگ زادہ سی تھیں اون کی عمر اسی برس کی تھی ہر روز اسی کتھیں فرض
اور نفل پڑھا کرتی تھیں آخر میں بنیائی بہت کم ہو گئی تھی ایک شب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ نے ہاتھ اپنا اونکی آنکھوں پر
پھیر دیا جب سے بخوبی نظر آنے لگا حضرت پیروم شد کے صاحبزادے
میان حمت اللہ صاحب اور میان نعمت اللہ صاحب کا نام حضرت قبلہؐ نے رکھا تھا
اجماع و قیاس کی سند علمائے آیات و احادیث سے فرمائی ہو تو اودن کو بھی جزو
کتاب و سنت جانتا چاہیے اور حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کا قول ہو کہ الفقہاء
کلمہ عیال ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ **قادریہ** حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ
میں اور چشتیہ حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ عنہ میں مشرب محمدیہ کے قائل ہیں اور
نقشبندیہ و مجددیہ حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ و حضرت مجدد قدس اللہ سرہ
میں نسبت خاصہ محمدیہ فرماتے ہیں اور حضرت خواجہ ناصر و خواجہ میر درد رضی اللہ عنہما
اپنی نسبت ایسا تحریر فرماتے ہیں بلکہ طریقے کا نام طریقہ محمدیہ لکھا ہو مقصود اس سے
ظہور کمالات خاصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوا ان حضرات میں **اطالفت**
خمسہ عالم امر کو عروج طرف اپنے اصول کے ہوتا ہو اور وہ دل نورانی ظلمت امکانی سے
پاک اور مبرا ہو کر اپنی اصل میں فنا و بقا پیدا کرتا ہو تو یہ اسرار سنو کہ **وَالنَّجْوَى**
اِذَا هُوَ اِلٰہِ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے ایک مکتوب میں کسی قدر بیان مقام
شہادت و صدیقیت کا مجمل طور پر فرمایا ہو اور مقام شہادت کو ولایت اولیا سے
براتب بلند تر لکھا ہو اور فرمایا ہو کہ انبیا کو وحی ہوتی ہے اور صدیقین کو الہام پہنچا ہو
حضرت نے فرمایا کہ حضرت مخدوم جہانیاں بڑے بزرگ تھے جس بزرگ کو

سنتے تھے اون کی ملاقات کو جاتے تھے اور فرمایا کہ بعض اولیاء اللہ کو ایک نبی سے نسبت ہوتی ہے اور بعض کو دو سے اور بعض کو زیادہ سے اور جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت ہوتی ہے تو آپ کے معجزے اوس سے کرامت ہو کر ظاہر ہوتے ہیں **حضرت** نے فرمایا کہ حضرت مخدوم جانیان رضی اللہ عنہ نے کہے کو نیا یا معلوم ہو اطوار کو حضرت چرخ دہلی کے گیا ہو پھر آپ کہے سے حضرت چرخ دہلی کی خدمت میں آئے حضرت چرخ دہلی کی نسبت بہت عالی تھی منجملہ مصطلحات صوفیہ کے اطوار و آثار تنزیہ و تشبیہ علم حصولی و حضوری لوامع و طوابع و لولع عزیمت و رخصت کمون و بروز وغیرہ میں منجملہ کتب تصوف کے تعرف نوادر الاصول حکیم ترندی رسالہ قشیریہ مع شرح حدیثہ حکیم سنائی رحمہ مکتوبات حضرت یحییٰ منیری رحمہ انوار العیون و مکتوبات حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمہ مغازا البنی شنوی مولانا یعقوب صر فی رحمہ مصلح الہدایہ ترجمہ عواف فقرات حضرت خواجہ عبید اللہ احرار علیہ الرحمہ رباعیات و شنوی حضرت باقی باللہ رحمہ کے اور رسائل اربعہ حضرت میر در رحمہ موسوم بہ نالہ درد و آہ سرو و درد دل و مجمع نظر سے گذرے **حقائق** انبیا کو حقائق النبیہ سے مناسبت خاص معلوم ہوئی یعنی حقیقت ابراہیمی کو حقیقت کہہ سے اور حقیقت موسوی کو حقیقت قرآنی سے اور حقیقت محمدی کو حقیقت صلوة سے اور حقیقت احمدی کو معبودیت صرفہ سے واللہ اعلم **قول** اکابر جو ختم طریقہ یا کمالات کے قائل ہوئے ہیں کسی اعتبار سے صحیح ہے اور ظاہر ہے کہ اولیاء اللہ میں ظہور کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیا ہیں تو اس نظر سے بھی اوسکو

صحیح کہہ سکتے ہیں واللہ اعلم معنی کلمہ طیبہ کے حضرت نقشبند رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں اور حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہ اسکو مشتمل کمالات ولایت و نبوت پر فرماتے ہیں تو یہ حقیقت کلمہ ہوئی اور حقیقت صلوٰۃ بھی ایک مقام ہی مقامات مجددیہ سے اور حضرت نقشبند رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ نماز کا تکبیر تراست و روزہ مانفی ماسوا اور رسالہ اسرار الصلوٰۃ حضرت میر درد رضی اللہ عنہ کا اس باب میں نظر کو گذرانا اور حقیقت صوم بھی ایک مقام بعض رسائل مجددیہ میں نظر سے گذرانا اور اس پر حج تالہ عند لیب میں تحریر فرمایا ہے واللہ اعلم بموجب اجازت حضرت پیر و مرشد کے بعض معاملات جو پیشتر نظر سے گذرے تحریر ہوتے ہیں آزاںجملہ حضرت خواجہ خواجگان شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ کی طرف مراقب تھا کہ زیارت حاصل ہوئی اثنای توجہ باطن میں جو کیفیت وارد ہوئی ادا کرنا دشوار ہو اور ماہتاب و آفتاب بھی مکشوف ہوا بعد ازاں وہ انوار نظر سے غائب ہو گئے اور نسبت بے کیف نے عجب لطف سے ظہور کیا آزاںجملہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے طرف متوجہ تھا کہ آپ کو ایک جوہر نگار مرصع و مکمل کرسی پر معلق دیکھا آپ کو اس طرح پر دیکھنا حضرت پیر و مرشد سے بھی راقم نے سنا ہے بارش انوار کہ مثل برق و رخشان کے متواتر تھی

دامان نگہ تنگ و گل حسن تو بیاہ

نظر کام نہیں کرتی تھی

آزاںجملہ حضرت مجدد الف ثانی محبوب

گلچین بہار تو ز و امان گلہ دارد

صدائی رضی اللہ عنہ کی طرف مراقب تھا کہ زیارت حاصل ہوئی وہ قاسم زیبا ہنوز نظر میں ہی از روئے نوازش پیشانی مبارک کو راقم کی پیشانی سے ملا اور عجب فیض وارد تھا کہ تمام بدن سونہا ہو گیا تھا آزاںجملہ حضرت خواجہ میر درد

رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوا اور وہ فیض خاص جس کو مشروط بسیاوت آپؐ نے
تحریر کیا ہر زبان حال سے التماس کیا کہ ایک مقام عالی شان عیان ہو کر
منجذب فرمائی ظاہر و باطن ہو اور وسعت او کی تحریر و تقریر سے افزون ہوا انجملہ
راقم اپنے جدا علی حضرت مخدوم جہانیاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف مراقب تھا
کہ ایک تخت نورانی پر رونق افروز دیکھا تجلی انوار بصورت جواہر آبدار کے
نمایان تھی اور ایک چتر عالی شان سربارک پر جلوہ افروز تھا التفات
تمام حال زار پر فرمایا اثنائے التفات میں ایک چتر نورانی راستہ پر
متجلی ہوا اور مصرع ارشاد فرمایا جو ہنوز راقم کے حافظہ میں ہوا انجملہ حضرت
محبوب الہی کو معاملہ خاص میں دیکھا تھا اور ایک بار لباس سبز رنگ میں
بہ نزاکت تمام دیکھا اور حضرت امیر خسرو بھی نظر آئے زلفین دراز اور
چشم دنبالہ دار تھی انجملہ اعلیٰ حضرت امام الطریقہ شاہ محمد آفاق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی طرف سے امیدوار التفات و توجہ تھا کہ زیارت سے کامیاب ہوا
لطف توجہ عالی کا بیان سے باہر ہے ایک بار قیلولہ کا وقت تھا خود بخود
حضور ہی ہو گئی دیکھا ایک تخت کئی پہلو کا ہے او سپر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں اور ملائکہ کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں انکو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ سے منع کیا اور از روئے نوازش روئے
سبائے ائمہ کی طرف فرمایا ایک بار وقت خواب انوار آنا شروع ہوئے
بعد ازاں حضور ہی ہو گئی اوسی اثنائے دیکھا کہ بجائے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے حضرت پیر و مرشد ہیں **سنا** زمین ایک معاملہ

ملقات کا کھلا تھا اور عجب تجلی صوری فائز ہوتی تھی کہ لطف اوس کا بیان سے افزون ہے **سنہ** جمعہ میں راقم حاضر تھا کہ زیارت عالیہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے مشرف ہوا برکات عجیب نظر آئے اور ایک بار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دیدار پر انوار سے بہرہ ور ہوا اور ایک بار حضور می دربار میں حضرت بلال و حضرت انس و حضرت امام حسن رضی اللہ عنہم کو دیکھا تھا **درود شریف** اللہم صل علی محمد و عترة بعد کل معلوم لکے سو بار پڑھنے کو حضرت نے فرمایا تھا اور یہ درود شریف بھی حضرت سے راقم نے سنا ہے اللہم صل علی سید الخلق محمد و علی آلہہ اور ہزار ہزار بار شب جمعہ راقم نے اس کو پڑھا ہے اور بمقتضاے شوق علاوہ تلاوت قرآن شریف و منازل و لائل الخیرات کے ورد کلمہ طیبہ کا لسانی ہزار بار معمول کیا تھا اور ماہ مبارک رمضان بھی تھا تراویح اور تہجد اور کثرت مراقبات کا اتفاق ہوتا تھا حتی وضع الوصول

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

راقم کو سند حدیث شریف کی اپنے حضرات سے ہے اور حضرت مولانا مولوی تاج حسین صاحب تلمیذ مولوی احمد علی صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ کو احادیث ثلثہ اوائل صحیح بخاری کی راقم نے سنائیں اور زبانی سند بھی اوں خون نے فرمائی لہذا تبرکاً اوں احادیث ثلثہ کو فوج اوراق ص ۱۴۰ کیا

قال الشيخ الإمام الحافظ ابو عبد الله محمد بن اسمعيل بن ابراهيم بن المغيرة
 البخاري رحمه الله تعالى آمين **باب** كيف كان بدء الوحي الى رسول الله
 صلى الله عليه وسلم و قول الله جل ذكره انا اوحينا اليك كما اوحينا النوح
 والنبيين من بعد **حدثنا** الحميدي قال حدثنا سفيان قال حدثنا
 يحيى بن سعيد الانصاري قال اخبرني محمد بن ابراهيم التيمي انه سمع علقمة
 بن وقاص يقول سمعت عمر بن الخطاب رضي الله عنه على المنبر قال سمعت
 رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انما الاعمال بالنيات وانما لكل امرئ ما
 عمل **حدثنا** ابن يونس قال اخبرنا مالك عن هشام بن عروة عن ابيه عن
 عائشة ام المؤمنين رضي الله عنها ان الحارث بن هشام رضي الله عنه سأل
 رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله كيف يايتك الوحي فقال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم احيانا ياتيني مثل صلصلة الجرس وهو اشد
 علي فيفصم عني وقد وعيت عنه ما قال واحيانا يتمثل لي الملك رجلا فيكلمني
 فأعي ما يقول قالت عائشة رضي الله عنها ولقد رايتني ينزل علي الوحي في
 اليوم الشديد البود فيفصم عندي وان جبينه ليتفصد عني **حدثنا** يحيى
 بن بكير قال حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير
 عن عائشة ام المؤمنين انها قالت اول ما بدء به رسول الله صلى الله عليه
 وسلم من الوحي الرؤيا الصالحة في النوم فكان لا يرى رؤيا الا جاءت مثل فلق
 الصبح فتوحب اليه الخلاء وكان يخلو بغار حراء فيتحنث فيه وهو التعبد الليالي

ذوات العبد قبل ان ينزع الى اهله ويتزود ذلك فتورجعه الى خديجة
فيتزود ولها حتى جاء الحق وهو في غار حراء فجاءه الملك فقال اقرأ انا
بقارى قال فاخذني فغطني حتى بلغ مني الجهد ثور اسلني فقال اقرأ قلت
ما انا بقارى فاخذني فغطني الثانية حتى بلغ مني الجهد ثور اسلني فقال اقرأ
قلت ما انا بقارى فاخذني فغطني الثالثة ثور اسلني فقال اقرأ يا سم ربك
الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ فَرح بهما رسول الله
صلى الله عليه وسلم يرحب فواءه فدخل على خديجة بنت خويلد فقال زهوني
زهوني فزملوه قمرهم من الجنة الروح فقال لخديجة واخبروها الخبر لقد خشيت على نفسي
فقلت خديجة كلا والله ما يخزيك الله ابد انك لتقل الرحم وتحمل الكل
وتكسب المعدوم وتقري الضيف وتعين على نوائب الحق فانطلقت به خديجة
حتى اتت برة ورقة بن نوفل بن اسد بن عبد الغزى ابن عم خديجة
كان امره قد تنصر في الجاهلية وكان يكتب وكان شيعا كبيرا قد عمى فقالت له خديجة
يا ابن عم اسمع من ابن اخيك فقال له ورقة يا ابن اخي ما ذا ترى فاخبره
رسول الله صلى الله عليه وسلم خيرا ما راى فقال له ورقة هذا النابى الذى
نزل الله على موسى يالكيتنى فيها جند عاليتهنى اكون حيا اذ يخربكم ثم
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم او يخشى هم قال نعم لم يأت رجل قط بمثل
ما جئت به الا عودى وان يدركنى يومك الضرك لضرا موزرا ثم لينشب ورقة
ان توفى وقت الوصى قال ابن شهاب واخبرنى ابوسلمة ابن عبد الرحمن ان جابر

بن عبد اللہ اللہ الانعام سری قال وهو یحید ذن عن فتوة الوحی فقال فی حدیثہ بنیانا
امشی اذ سمعت صوتاً من السماء فرفعت بصری فاذا الملك الذی جاءنی بحراً
جالس علی کرسی بین السماء والارض فرعبت منه فرجعت فقلت زملونی زملونی
فانزل الله تعالی فَاَیُّهَا الْمَلَأَتْ اُتْرُقُرُّ فَاَنْذِرْ اِلٰی قَوْمِکَ وَارْحَبْ فَاَکْھَرْنٰی الْحَیْ فَاَوْحٰی وَتَسَابَعِ
تَابِعَتْ عَبْدَ اللَّهِ مِنْ یُوسُفَ وَابِیصَاحِ وَتَابِعَتْ هَلَالُ بَنِي دَاوُدَ عَنِ الْوَهْمِ وَقَالَ یُونُسُ مَعْمُورُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

واضح ہو کہ یہ اوراد عارف باللہ شیخ عبد الاحد سلیمان صوفی سے راقم کو پہنچے
واسطے روایت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حصول ملکہ اس نسبت کے اور
اون کو حضرت شیخ ابراہیم الرشیدی علیہ الرحمہ سے اور اون کو حضرت سید
احمد ادریس رضی اللہ عنہ سے اور سلسلہ اون کا شاذلیہ اور ایک سلسلہ بواسطہ
حضرت خضر علیہ السلام کے متصل ہے اور منجملہ مبشرات حضرت احمد ادریس
رضی اللہ عنہ کے اون کو مبشرات ہی طریقہ احمدیہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الحمد لله وحده وصلى الله على مولانا محمد وعلى اله وسلم
اللهم صل على ام الكتاب كما لا تكتنه الذات عين الوجود المطلق المجامع لساكن
التقديرات صورة ناسوت الخلق معاني لاهوت الحق الغيب الذاتى والشهادة
الاسماء والصفات الناظوباكل فى الكل من الكل للكميات والجزئيات كوثر السبل
منهل حوض مشارب جميع التجليات الملتذ بصورة نفسه فى جنة فردوس
ذاته نبطه به منه اليه فيه لجر قاموس الجمع المظہم وطراز رداء الكبرياء
المطسّم وراء الوراق بلا وراء و دون الدون بلادون الذى لا احد يساوى

ولانيه يدانية كرهى الصفات ولا اسماء جبل طور تجليات الصمى ر وح ذات
الوجود جمع حقائق اللاهوت اليهود كنز المعارف الذاتية قرآن الحقائق
الالهية قوة الحقولة وكفاية المسبلة ورحمة البسمة عين عين الحافظ
بقائهم صورة كل اين حرف الغين المعجم ونقطة الحق المبهم الذي لا يتسل
قر أنه لا من حيث الحق لجمته احدى ذاتة عن لغة الخلق عين العظمى
وهاء الهوية نون الناسوت لام اللاهوت مبداء الكل وجمع الكل وهو الكل
فى الكل بلا بعض ولا كل يا طيا عين الحق المبين يا قلب قرآن الحقائق
يا ليس كلت الا لسن عن تفسيد جمال صفاتك وتحيوت العقول وتاهت في مهابة
حقائق كنه ذاتة صلى الله العظيم وسلم يا محمد يا احدى ذاتة وصفات على كمال
جمعية احدى ذاتك وصفاتك بسوا الله الرحمن الرحيم اللهم صل على عين بحر
الحقائق الوجودية المطلقة اللاهوتية صنع الدقائق اللطيفة المفيدة للناسوتية
صورة الجمال ومطلق الجلال عجل الهويته الالهية وسر اطلاق الاحدية عن ش
استواء الذات وجه محاسن الصفات فزيل برقع حجاب ظلمات اللبس
بطلعة شمس حقائق كنه ذاتة لانفس عن وجه تجليات الكمال الالهى والافئس
كتاب مستور جمع احدى ذاتات الحق فى ررق منشور تجليات الشئون الهية
السمى كنز صورها بالخلق جانب طوتر التجليات الروحانية لا يمن المكلم منه
موسى النفس انا الله لا اله الا انا فى حضرة القدس يا كامل الذات يا جميل
الصفات يا منتهى الغايات يا نور الحق يا سراج العوالم يا محمد يا احمد يا ابا القاسم
جل كمالك ان يعبر عنه لسان وعز جمالك ان يكون مدرسا لسان وتعاظم

جلالتك ان لا يخطر في جنان صلى الله سبحانه وتعالى عليك وسلم يا رسول الله
 يا مجلى كمالات الالهية الاعظم بسم الله الرحمن الرحيم اللهم صلى على مولانا
 محمد سواج الافق الالوهية ومعدن كنوز الاسرار الربانية سر استواء الرحمانية
 مظهر وجوه الاسماء الالهيات المظهرية الاسماء النفسية حق الحق ونقطة
 دائرة وجود استمداد الخلق مصدر الهوى والهوى لله من الهوى من ينبت فيه ومنه
 اسرار الله لا اله الا هو قلب قران الحقائق الهوتلية في حضرة كان الله ولا شيء
 معه الكتاب المبين الذي ما فظ الله فيه الحقائق الذاتية من شيء لسان
 كلمات التامات المترجم عن اسرار العشق الالهى منا ومن وراء الغايات
 صلاة بلسان حق من حق حتى صلاة لا يطرأ اليها الاختفاء ولا يحيط بها علم مخلوق
 بوجوده من وجوه الاستقصاء واله وسلم بسم الله الرحمن الرحيم اللهم صل على
 الذات الحقيقية القدسية والمعاني الكمالية الجلالية الجمالية فزكان تجليات
 الصفاة عين الحيات نزيلتها معنى التفصيلات الابدية روح المعاني الالهية
 وسر صور المباني الخلقية دهر الدهور وكتاب الحق المنشور معنى الكلمة
 الالهية الطورية في الودى القدسية الموسوية نور سبحات الوجوه في
 جبل قاف تجليات الكنه صورة الحق ومعنى سر حروف الخلق مجمع نجوم الحقائق
 لسان ترجمان الدقائق حقيقة الحقائق الكليات والجزئيات عرش رحمانية
 الذات صلوة جامعة لكل التجليات محيطة لجميع المعاني والصوريات و
 على اله وصحبه وسلم بسم الله الرحمن الرحيم اللهم صل على الذات مالك الزمنة
 تجليات الصفات قلب سر عوالم الالوهية كثير الروية يوم الزود الاعظم

في مشاهد الخبايئة جبال موير بحار حدية الذات طلسم كنوز المعارف
 الالهيات سدرة منتهى الاحاطات الخلفيات الصفائيات بيت معجور التجليات
 الكنهيات الذاتية سقف رفوع الكمالات الاسماوية بحر مسجور العلوم الدنيا
 حوض الالهية الاعظم الممدح بحار امواج صور الكون الظاهرة من
 فيوض دقائق انكسار قلم القداسة الالهية العظمية الكاتب في لوح نفسه
 ما كان وما يكون من محاسن مبدعات العالم وتقلباته وجمال كل صورته الغنية
 وسر حقيقة ما غيبا وشهادة وجلال كل معنى كما الى بدا واعادة لسان العلم الالهي
 التالي لقران حقائق حسن ذاته من كتاب غيب كنه صفاته جمع الجمع وقرق الفرق
 من حيث لا جمع ولا فرق لالسان لمخروق يبلغ التناء عليك صلى الله وسلم يا سيدنا
 يا مولانا محمد عليك بسوا الله الرحمن الرحيم اللهم صل على الكنه الذاتي والقدس
 الصفاتي نور الاسماء وورداء الكبرياء انوار العظمة الالهية عزيز الاحاطة
 الذاتية تجليات الغيب والشهادة انسان عين الحقيقة الحقة والخلفية محمد
 محمود اهل الارض والسماء وروح حياة الماء الروح الالهي والنور لبيدك
 رحمة الوجود وعلم التهود صلاة انزلية ابدية اللهم صل وسلم عليش ذلك
 بسوا الله الرحمن الرحيم اللهم صل على مقاييم غيب هوية الذات بحر محيط الاسماء
 والصفات مدنية علم انانية الاحدية تعداد وجوه صفات الوجدانية
 نقطة بحر النعماء الذاتي وحسن وجوه المعنى الصفاتي غيب هوية الهويات
 وشهادة اينية الانبيات محلي سلطان سراسمك الاعظم مهمل قبله وجوه تجلياتك
 المعظم بسوا الله الرحمن الرحيم اللهم صل على الكمالات المطلق والجمال المحقق عين

اعیان الخلق ونور تجلیات الحق فضل اللہم بک منک علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم
 اللہم صل علی مولانا محمد وعلی الہ عدد کلما من حیث انتماء ہا فی علمک
 ومن حیث الاعتداد من حیث احاطتک بما تعلم لنفسک من غیر انتماء انک
 علی کل شیء قدیر **از انجملہ** یا نور بعد نماز صبح کے پانچ سو بار **از انجملہ** اللہم
 انی اسألك بنور الانوار الذی ہو عینک لا غیرک ان تعزینی وجہ محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم کما ہو عندک امین شب جمعہ ستر بار یا اکتالین بار
از انجملہ ایک بار یا تین بار اللہم انی اسألك بنور وجہ اللہ العظیم
 الذی ملأ الارکان عرشہ العظیم وقامت به عوالم اللہ العظیم
 ان تصلی علی مولانا محمد ذی القدر العظیم وعلی ال نبی اللہ العظیم
 بقدر ذات اللہ العظیم فی کل لمحۃ ونفس عدد ما فی علم اللہ العظیم
 صلاۃ دائمہ بدام اللہ العظیم تعظما لحقک یا مولانا یا محمد یا ذا الخلق العظیم
 وسلم علیہ وعلی الہ مثل ذلک واجمع بینی وبنیہ کما جمعت بین الودح
 والنفس فاھرا وباطنا یفطہ ومناماً وأسلک یارب روحاً لذاتی مجید
 الوجوہ فی الدنیا قبل الآخرۃ لقد جاء کورسول من الفسکوعزیز علیہ
 ما علمتم حمیم علیکم بالمؤمنین روف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا
 ہو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم **از انجملہ** اللہم انی اقدم الیک بین
 یدی کل ساعۃ ولحمتہ وطرف لطف بہا اھل السموات والارض کل شیء ہونی
 علمک کائن اوقد کان اقدم الیک بین یدی ذلک کلا الہ الا اللہ
 محمد رسول اللہ فی کل لمحۃ ونفس عدد ما وسع علم اللہ اللہ ما تہ مرۃ

از انجملہ بعد ورود یا نور کے یہ شعر گیارہ بار پڑھے

یا نور انت النور فی کل ما کبد | و یا کادی کن للنور فی القلب مشعلا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **واوی الفت** ہر ایک شخص نے حضرت تعویذ طلب کیا اپنے

دستخط مبارک سے تحریر فرمادیا ہے | بنام آنکہ نامش حرز جانناست

حضرت نے فرمایا شاہ تریمان سہروردیہ بزرگ تھے حضرت نے فرمایا

کہ یہاں میلانہود کا تھا اوس میں ایک برہمن نے کنہیا کو دیکھا وہ کہتے ہیں کہ ہم

مولانا صاحب کی زیارت کو آئے ہیں ایک صاحب نے حضرت سے یہ ترجمہ نقل فرمایا

الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا دہن اور پوت سنگا رہے جیتے جی کا

حضرت پیر و مرشد نے ایک بزرگ چشتیہ کا تذکرہ فرمایا وہ راگ سنتے تھے

ایک بزرگ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا فرماتا ہیں کہ اوس بدعتی

کو ہمارا سلام کہنا جب وہ سلام کہنے لگئے تو وہاں پہلے سے یہ شعر ہو رہا تھا

بدعتی و خر سدم جزاک اللہ نکو گفتی | جواب تلخ می زید لب لعل شکر خارا

حضرت نے فرمایا اولیاء اللہ میں یہ قدرت ہے کہ ارواح موتی کو مرید کے لبتوہین

ختم حضرت شاہ تفسند رضی اللہ عنہ یا خفی اللطف ادر کنی بلطفک الخف

پانسو بار اور اول و آخر درود سو بار اور ختم حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ پانسو بار اول و آخر درود سو بار سائل طریقہ میں نظر سے گذرا

حضرت پیر و مرشد سے بعد نماز فرض کے دعا میں یہ شعر سننا لہذا تحریر ہوتا ہے

من نکویم کہ طاعتہم پزیر | تم عفو بر گنا ہم کش

مقام صمدیت اخبار الاخیار میں نظر سے گذرا حضرت بدیع الدین دار رضی اللہ عنہ کو
 اس مقام میں لکھا ہو لطیفہ حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہ ایک مکتوب میں
 فرماتے ہیں میں بفضل تربیت یافتہ ام وبراہ اجتہاد رفتہ سلسلہ میں سلسلہ رحمانی ست
 کہ من عبد الرحمن ام چہ رب من رحمن ست و مر لی من ارحم الرحمن ایک ثنوی
 حضرت پیر علی شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کی منشی سالک رام کے نزدیک راقم کی نظر سے
 گذری حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ایک دوست تھے اون کو ایک جن مجاہدی سے
 حدیث پہنچی تھی اون سے ہم کو پہنچی حضرت مولانا مولوی سید محمد علی صاحب نے
 فرمایا کہ حضرت کے پاس ہم حاضر تھے اوس وقت آپ نے فرمایا کعبہ بیان حاضر ہے
 رموزہ مقطعات نالہ عند لیب و علم الکتاب میں کسی قدر تحریر فرمائے ہیں و حضرت
 شاہ ولی اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی بعض رسائل میں لکھے ہیں واللہ اعلم
 جو اہر علویہ و در المعارف مولفہ شاہ رؤف احمد صاحب مجددی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 و انہار رابعہ تحقیق الحق لمبین مصنفہ شاہ احمد سعید صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور
 مقامات مولوی منظر صاحب علیہ الرحمہ کے نظر سے گذرے ایمان کا ترجمہ باننا مسیحی شریف
 حضرت کی عمارت قدیم ہے حضرت پیر و مرشد کی توجہ سے تعمیر جدید اوس کی ہوئی بیشتر
 اوس کے در و دیوار پر لوگ عرائض و اشعار وغیرہ لکھ دیا کرتے تھے اور بعض مقام پر
 حضرت کے دستخط کا لکھا ہوا پایا جتنا غصہ یہ شعر سر مد کا لکھا ہوا تھا

ملا گوید کہ بر فلک شد احمد در شد

سر مد گوید فلک بہ احمد در شد

مصرع اول کو لکھا تھا کہ راست گفتند اور مصرع ثانی کو لکھا کہ در سکر گفتہ
 نقل ہے کہ اعلیٰ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاہ ابوسعید صاحب کو

اپنا بیٹا فرماتے تھے جب اون کا ٹونک مین انتقال ہوا یہاں آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے لوگوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ سن لو گے پھر معلوم ہو کہ اسی وقت اون کا انتقال ہوا تھا تفصیل شیخین رضی اللہ عنہما کی تمام امت پر باتفاق اہل سنت و جماعت لاریب فیہ ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے باب میں بعض اکابر نے اختلاف کیا ہے واللہ اعلم ایک بار سواری حضرت قبلہ عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نشان و شکوہ تمام دیکھی تھی اور بہت فیض آیا تھا ایک بار سواری اور علم حضرت کے ساتھ معاملات اخروی میں نمایاں ہوا تھا اور بے شمار خلق آپ کی جلو میں روان تھی کسی نے کہا کہ یہ گروہ صلح جانی ہے آواز آئی کہ جانے دو حضرت سید محمد مدنی شاہ صاحب جازت یافتہ حضرت قبلہ کے اور اولاد امجاد حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں یہ اور او ان سے راقم کو پہنچے واسطے حضوری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہفت بار شب جمعہ اللھم اعوذ برب موسیٰ وعیسیٰ ابراہیم و محمد المصطفیٰ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین اور واسطے صفائے قلب کے ہفت سہار ہر روز صلی اللہ علیہ وسلم یا نور محمد اور بعد نماز فجر و مغرب کے دس بار یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک اللھم مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک اور واسطے صفائی قلب و زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و دفع بلا کے ہفت بار بعد عشا کے درود تاج اور واسطے جملہ مطالب کے ہفت لک بار یا محمد پڑھنا چاہیے شیخ احمد صاحب مکی سے راقم کو یہ سند حاصل ہوئی لہذا نقل کی جاتی ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي تواتر فضله على كل قوى وضعيف الذي لا زال احسانه
 موصولاً على كل منقطع الى باب المنيف والصلوة والسلام على سيدنا ومولانا
 محمد الذي دعى الى الدين القويم وعلى الواصلين اليه السالكين على
 الصراط المستقيم من سلك سبيلهم كان عند الله وجيهاً ومرفوعاً ومن
 خالف طريقهم كان عن الوصول اليه مقطوعاً وعن الخير مهنوعاً أما بعد
 فقد طلب مني الاجل الفاضل جامع اشتات الفضائل صاحبنا السيد ابو الخير
 نور الحسن سلمه الله تعالى ان اجيزه بما اجازني به شيخني وسيد ومحمد بن
 ومویدی قطب الزمان وحامل لواء اهل العيان صاحب الكرامات
 الجزيلات والمقامات الجليلات برهان السلف وسلطان الخلف ابو العرفان
 مولانا وسيدنا الشيخ فضل الرحمن ادام الله سلطانه وافاض على
 العالمين بوجه احسان عن مشائخي في الحديث مرات متعددة فاولها
 كتابة في سنة ١٠٣٠هـ وثانيها لفظاً وخطاً في سنة ١٠٣١هـ وذلك بعد سمعت من
 لفظه الشريف حصه من صحيح الامام ابو عبد الله البخاري وكنت قد سمعت
 من سيدي في اول رحلتي اليه سنة ١٠٢٨هـ الحديث المسلسل بالاولية
 والمسلسل بانا احبك فقل على شرطهما كما سمعته لهما على شرطهما من
 لفظ الشيخ العلامة في الحديث الثاني عبد الغني بن الداهلوي وقد سمع
 مني السيد نور الحسن المذكور لفظ الحديث المسلسل بالاحتواء قلت له
 انا احبك فقل اللهم اعني على ذكرك وشكرك وحسن عبادك كما قال لي

سیدی المذکور واجتہد بویاۃ عتی وروایۃ جمیعہ ما اجازنی بھی
 سیدی المذکور وقد جمعتہ فی جزء سمنۃ التحاف للإخوان وقد اجزت
 السید المذکور ببولی محمد اللہ اجازات عن مشکائے اخیز وخصوصاً فی
 الکتاب الستۃ بل عندی فیہا سند عزیز الوجود اروی الصحاح الستۃ
 اجازتاً عن الشیخ العمر الشمر محمد ابی حفصیر الدمیاطی ثم المذکور البیہوی
 طریقۃ رحمہ اللہ تعالیٰ عن السید محل صلح البخاری عن ابی حفص
 بن مکی بن معطی التادلی عن ابی محمد شہہور رش قاضی الجن وصاحب
 رسول اللہ صلعم عن مولفی الکتاب الستۃ رحمہم اللہ تعالیٰ قالہ یفہ و
 کتبہ بقلہ العبد الفقیر احمد ابو الخیر المکی لاہم اللہ لا ین المراقم

نیا انداز قاصر نے نکالا نکا و تاز با تون مین ادا کی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یہ رسالہ موسوم بہ عصر ظہور ہی جنات مین اولیا ہوتے ہین
 لیکن بنی نہیں ہوتے اور اکابر نے کمالات نبوت کا فیض عنصر خاک پر
 فرمایا ہی ظاہر ہے کہ عنصر خاک جنات مین نہیں اور نہ ملائکہ مین ہے
 انوار الہی جو سالکون پر ظاہر ہوتے ہین بعض نے اون کو تجلیات سے تعبیر کیا ہی
 اور اقسام تجلی بیان فرمائے اور بعض نور لطائف و نور ذکر و نور طاعت و نور
 رحمت و نور ملائکہ فرماتے ہین کلمات مصطلحہ طریقہ خواجگان ہوش در دم
 نظر بر قدم سفر در وطن خلوت در انجمن یا ذکر و بازگشت نگاہداشت یا دوست
 آٹھ کلمہ ہین اور تفصیل اس کی ارباب طریقہ نے انولع طور پر فرمائی ہی بعد ازان

حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ نے یہ تین گلے فرمائے وقوف قلبی وقوف
زمانی وقوف عذوی حضرت مخدوم جہانیاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اجازت
وخرقہ اکثر سلاسل کا بین مشائخ سے حاصل ہوا چنانچہ جامع العلوم آپ کے ملفوظات
میں ہے وطن آباؤی حضرت قبلہ کا ملاوہ ہے اور مسکن شریف آپ کا ایک عرصہ
گنج مراوا آباد ہے ملک اودھ میں رسالہ ارشاد رحمانی میں ایک ملفوظ حضرت
قبلہ کا مشتمل اس کرامت پاعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو نورا احمدی کے
آخر میں درج ہے نظر سے گذرا چونکہ روایت میں فی وزن رسالہ کی فی الجملہ اختلاف ہی
جائز ہے کہ یہ دو تذکرہ ہوں واللہ اعلم طبقات کبریٰ امام شعرانی رضی اللہ عنہ
کی اور لطیفہ غیبیہ طریقہ شطاریہ میں رقیق محمدیہ فی طریق الصوفیہ تالیف شیخ
نور الدین محمد عیدروس مرقع وغیرہ رسائل حضرت کلیم اللہ حبشی رضی اللہ عنہ کے
نظر سے گذرے راقم فتوحات مکیہ کی سیر کرتا تھا باب سادس میں ملائون جو عیشیوں
اور اوان کے اقطاب کی معرفت میں ہی اس میں یہ عبارت نظر سے گذری ولیس
للعیسوی من هذه الامة من الکرامات المشی فی الهواء ولكن لهم المشی علی
الماء والحمد لی یحشی فی الهواء لحکم التبعية فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لیلۃ اسری بہ وکان محمولا قال فی عیسیٰ علیہ السلام لو ان دادیقینا
لمشی فی الهواء اسیرا قم نے ایک حاشیہ بھی لکھ دیا تھا نقل ہوتا ہے چنانچہ
موافق تحقیق اکابر کے صفت حیات سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نسبت
تامہ ہے اور قرآن شریف میں ہے کہ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَیٍّ
حضرت قبلہ نے فرمایا ہم سفر میں تھے دریا پیش آیا ہم اور ایک خادم

ہمارے بے کشتی کے اوس سے پاراوتر گئے ہمارا دامن بھی تر نہوا پھر فرمایا جس کو نسبت موسوی ہوتی ہے اوس سے ایسی کرامت ہوا کرتی ہے ایک عورت حضرت قبلہ کی مرید تھی اوس کا انتقال ہو گیا آپ کو ایک بزرگ نے مکاشفہ میں خبر دی کہ اوس نے قبرین سوال کے وقت کہا کہ میں اوس کی مرید ہوں اُس پر وہ بخشدی گئی حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ سے پان کھانا منقول ہی بلکہ جو زن عقیقہ آپ کا اُگال یا گل تلیان آپ کا کھالیتی تھی خدا کی قدرت سے حاملہ ہو جاتی تھی حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ کی طرف راقم مراتب ہوا تھا زیارت سے مشرف ہوا حضرت قبلہ نے فرمایا حرمت بندہ مؤمن کی کعبہ سے زیادہ ہی حدیث شریف میں ہے حضرت پیرومرشد نے فرمایا بے شک حکایت بادشاہ دہلی حاضر خدمت مولانا فخر الدین صاحب چشتی رضی اللہ عنہ کے ہوا موافق دستور کے آپ نے اوس کی تعظیم فرمائی بعد ازاں اعلیٰ و ادنیٰ جو آیا سب کی تعظیم فرماتے رہے بادشاہ جب ہان سے رخصت ہو کر حضرت مرزا منظر صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے موافق عادت کے کوئی تعظیم نہیں فرمائی اور جو کوئی آیا اوس کی تعظیم نہیں فرمائی بعد ازاں وہاں سے رخصت ہو کر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی خدمت میں آیا آپ نے اوس کی تعظیم فرمائی اوس کا وزیر بھی آیا تو کوئی تعظیم نہیں فرمائی بعد ازاں چوہدر شاہی سامنے آیا اوس کی تعظیم فرمائی بادشاہ متعجب ہو کر مستفسر ہوا کہ اس اشکال کو حل فرمائیے اور ہر جگہ کا حال دیکھا ہوا بیان کیا آپ نے فرمایا کہ حضرت فخر الدین چشتی مقام توحید و جود میں ہیں

لہذا سب میں جلوہ یار اون کو نظر آتا ہی اور حضرت مرزا صاحب کو توحید شہود کا
 غلبہ ہے لہذا شاہدہ عظمت الہی کے سبب سے کسی کی تعظیم روا نہیں رکھتے اور
 فقیر یا بند شرع ہے تم اولوالامر ہو تمھاری تعظیم لازم ہے اور یہ وزیر رافضی ہے
 لہذا قابل تعظیم نہیں اور چوہدری تمھارا حافظ قرآن ہے اس واسطے میں تعظیم کی
 ایک صاحب نے نقل فرمایا کہ حضرت قبلہ جب دہلی شریف میں حاضر خدمت
 اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہوئے جس وقت اعلیٰ حضرت اندرون خانہ شریف
 لیجاتے حضرت مزارات دہلی کی سیر فرماتے جب وہاں سے فاتحہ پڑھکراتے تو
 حالات مزارات روبرو اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرض کرتے تھے
 اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خلیفہ سے جو اس وقت حاضر تھے فرمایا یہ
 روطا سب صحیح کہتا ہی نا لہٰذا عند لمیب میں ایک مقام پر واسطے انکشافات
 معانی و وقایع معارف جدید محمدیہ کے مواظبت کو اس درود شریف کی
 تحریر فرمایا ہی لہذا نقل کیا جاتا ہی اللہم صل علی سیدنا محمد بعد دکل
 صفات کمالک اللہم صل علی سیدنا محمد بعد دکل انوار جمالك اللہم صل
 علی سیدنا محمد صلوة بعد دکل انوار جلالک اللہم صل علی سیدنا محمد
 صلوة بعد دکل اسمائک اللہم صل علی سیدنا محمد صلوة بعد دکل مقتضیات
 اسمائک اللہم صل علی سیدنا محمد صلوة بعد دکل نقائص جمیع کمالک
 اللہم صل علی سیدنا محمد صلوة بعد دکل مخلوقاتک و علی الدواھیہ
 و جمیع احبابہ مسلم کمالک پیر بے نسبت سے مرید بالنسبت ہونا جائز ہی چنانچہ
 راقم کو حضرت پیر و مرشد سے معلوم ہوا ایک لقب زن پردہ صلاح میں تھا

شب کو نقب نہ لے کر تا تھا اور دن کو مسجد میں مشغول عبادت رہتا تھا ایک طالب خدا عالم طلب میں وہاں جا نکلا اور اس کو دیکھ کر متعقد ہو گیا اور واسطے بیعت کے بہت اصرار کیا تا چار مرید کر کے کوئی ذکر شغل اس کو تعلیم کرنا پڑا مرید با اخلاص مجاہد کر کے با کشف ہو گیا اور مقامات اولیاء اللہ کی سیر کرنے لگا چنانچہ اپنے مرشد کی طرف بھی متوجہ ہو اویکتا ہے کہ نقب لگا رہے ہیں مرید سمجھا کہ پیر مجھ کو مغالطہ دیتے ہیں اور اپنا مقام مجھ سے چپاتے ہیں بے اختیار اون کی خدمت میں جا کر فریاد کی اور غلبہ اشتیاق میں اون سے لپٹ گیا مرید مخلص کا عکس جو اس کے مرشد پر پڑا او نہر بھی سب کھل گیا اور دونوں ولی ہو گئے۔

اگر آری خلیے زبنت خانہ کنی آشنائی زمیگانہ
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ رسالہ موسوم بہ شراب طہور ہو فالحمد للہ اولاد و احزان و ظاہل و باطن و الصلوٰۃ والسلام علی جلیلہ محمد علیہ و آلہ و صحبہ مبارک کا و دائما منجملہ مصطلحات صوفیہ کو ابن الوقت ابو الوقت ملا میتہ از دوست قلندر فقیر سالک مجذوب شیخ وغیرہ الفاظ میں ایک بار راقم نے حالت بخار میں حضرت مرزا صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے سر ہانے دیکھا بعد ازاں آنمار صحت کے شروع ہو گئے حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدیقین کو صحو میں فرماتے ہیں اور علوم شرعیہ کو معارف صدیقیت کے لکھتے ہیں کجاست ایک جلسہ میں راقم حاضر تھا بعض ارباب مجلس نے کہا کہ بزرگانِ چشتیہ سے جو ریاضات و مجاہدات منقول ہیں کتاب و سنت میں اون کا نشان نہیں بالکل بدعت ہیں اس کے جواب میں راقم نے

کہا کہ امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب صحیح بخاری لکھی ہر حدیث کو واسطے ایک غسل اور دو گانہ نماز کا اور فرماتے تھے یہ کس حدیث میں آیا ہو اور اسراف پانی کا اس کے علاوہ ہو اس جواب پر اون کا ناطقہ بند ہو گیا مولا ثاروم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن فرماتی ہیں ۵

دروہب ز آدمی در خور نیست

آسی واسطے ملائکہ کو اون کے مقام سے

ترقی نہیں کیونکہ موجب ترقی دروہی اور یہ خاصۃ انسان ہی **رمضان** خاجب

رحمۃ اللہ علیہ اجازت یافتہ حضرت قبلہ کے تھے مزار مبارک انکا بھوپال میں ہی

آغاز سن شعور راقم کا تھا کہ اون کے برکات صحبت سے مشرف ہوا ذکر قلبی

و طریقہ مراقبہ اون سے پہونچا راقم نے حضرت پیرومند سے اون کی نسبت

سنا کہ مشاہدہ قوی رکھتے تھے جناب میر صاحب علی صاحب اجازت یافتہ

وارادتمند قدیم حضرت قبلہ کے ہیں راقم کو مراقبہ معیت اون سے پہونچا اور

اون کو حضرت نے فرمایا تھا خواب راقم قبل حضور می خدمت حضرات کے

ایک شب زیارت سراپا بشارت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مجمع کثیر

میں کامیاب ہوا اور برکات مصافحہ اور مکالمہ مبارک سے سرفراز فرمایا فاسخ شد

ایک مجذوب کو راقم نے خواب میں دیکھا تھا کہ راقم سے معانقہ کیا اور کہا کہ تمہاری

نسبت مانند بچوں کے ہے بچے جو ناپاک ہو جاتے ہیں تو مان باپ خود اون کو

دھو دھلا کر پاک کر دیتے ہیں پہر ایک صاحب ادراک نے بعد مراقبہ کے راقم کو

نسبت اہل بیت میں ادراک فرمایا واللہ اعلم **رستم** اپنی نالائقی اور

اوس کی رحمت پر نظر کر کے یہ شعر پڑھ رہا تھا

شیخ مین رشک بے گناہی ہوں موردِ رحمت — اگے ہوں

اسی اثنا میں دیکھا کہ حضرت سلطانبی رضی اللہ عنہ راقم کی نسبت حضرت
 پیر و مرشد سے کلمات عنایت فرماتے ہیں ایک بار راقم پر کات زیارت
 حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بہرہ ور ہوا حضرت پیر و مرشد سنبھل مرواؤ باکو
 تشریف لے گئے تھے ایک مزار پر وہاں کے بعض ارباب اور اک بھی اپنی لاعلمی
 کے مقرر تھے بالجملہ حضرت پیر و مرشد کو اس مزار پر لے گئے آپ نے بمجرتوجہ کے
 فرمایا اس شخص نے زہر کھا کر انتقال کیا ہے بعد ازاں لوگوں نے تفحص کیا تو
 وہاں کے کسی شخص نے نقل بیان کی مطابق آپ کے فرمانے کے عقب
 مسجد شریف حضرت قبلہ عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار اعلیٰ حضرت شاہ محمد آفاق
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے اور اس کے متصل حضرت کی اہلیہ صاحبہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہا کا مزار ہے اور پائین ان مزارات کے حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب
 علیہ الرحمہ کا مزار ہے حضرت پیر و مرشد کی والدہ صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 کا مزار روبرو صحن مسجد شریف حضرت قبلہ کے گنج مرواؤ بادین ہی حضرت
 پیر و مرشد کے روبرو راقم حاضر تھا آپ لوگوں سے باتیں فرماتے تھے اسی اثنا میں
 راقم کو غیبت ہوئی فنا و بقا اپنی حضرت پیر و مرشد میں بطرز خاص معاینہ کی
 رو قضا اس حدیث سے ظاہر ہے کہ لا یمد القضاء الا اللہ عا ولا یزید
 فی العمر الا اللہ اور آیہ قرآنی ہے یُحْیِی اللہُ مَا یَمِیْتُ وَ یَمِیْتُ وَ عِنْدَہُ اُمُّ الْکِتَابِ
 حضرت کے درس قرآن و حدیث فرمانے کا یہ طریقہ تھا کہ خود زبان مبارک سے
 عبارت اور بعض مقام پر ترجمہ اور مطلب فرماتے جاتے تھے الحمد للہ کہ ہمارا راقم

جلسہ درس میں آپ کے فائز ہوا چنانچہ دوسری بار حاضر خدمت ہوا تھا اور قرآن شریف کا ہوتا تھا نوبت پنجم و ششم میں بھی دور قرآن تھا اور نوبت ہفتم جو حاضر آستانہ ہوا درس حدیث شریف کا شروع تھا اور نوبت ہشتم دس روز رہنے کا اتفاق ہوا تھا اکثر اوقات از رومی نوازش آدمی بھیج کر راقم کو درس میں طلب فراتے تھے نوبت دہم کوئی چار گھنٹہ حاضر خدمت رہا تھا اس عرصہ میں بھی درس حدیث سے مشرف ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

واضح ہو کہ معظمی حضرت قاری عبدالرحمن صاحب دام برکاتہ بموجب فرمان حضرت قبلہ مدظلہ الاعلیٰ کے حیدر آباد میں سکونت پذیر ہیں فی الحال حضوری خدمت حضرت قبلہ کے قصد سے آئے اثنائے راہ میں بھوپال ہو بیان بھی تشریف لائے راقم بھی اون کی زیارت مستفیض ہوا لہذا نام اس رسالے کا فیض صحبت رکھا قاری صاحب صوف کو حضرت قبلہ نے ور حصن حصین اور قرآن شریف کو فرمایا تھا اون سے راقم کو پہونچا اور خرقہ تبرک بھی قاری صاحب کو حضرت نے مراقبہ اقریت و محبت فرمایا اور قاری صاحب نے راقم کو قاری صاحب کو حضرت خضر علیہ السلام سے راہ و رسم اور طاقات ہے اور درود شریف صلوٰۃ تحنّینا بھی آپ کو حضرت خضر علیہ السلام سے پہونچا قاری صاحب نے جو عنائن حضرت قبلہ مدظلہ الاعلیٰ کی خدمت میں بھیجے اور حضرت نے دستخط خاص سے جواب تحریر فرمایا راقم بھی اون کے مطالعہ سے مشرف ہوا بعض عبارات اون کے نقل کرنا مناسب جانا قاری صاحب نے

التماس کیا تھا کہ جو ذکر اللہ اللہ کا ارشاد فرمایا ہو اس ذکر سے مراد پاسل نفاس ہو
 یا سلطان الذکر ہے اسپر حضرت قبلہ نے لکھا سلطان الذکر ست دوسرے بروقت
 ذکر کے تصور شیخ چاہیے یا نہیں اسپر حضرت قبلہ عالم نے لکھا حاجت نیست
 تیسرے وقت ذکر کے کیا تصور کیا جائے اسپر تحریر فرمایا کہ حق تعالیٰ باماست اور
 واسطے دفع وسواس کے استفسار کیا تھا او سپر یہ لکھا کہ درود خواندہ باشند اور ایک
 ملتسمہ میں طرق شغل کو دریافت کیا تھا جواب میں تحریر فرمایا شغل اشغال بہر طور کہ
 خواہند کردہ باشند فقط اور ایک ملتسمہ میں درود شریف کی تعداد اور وقت کو
 دریافت کیا تھا او سپر تحریر فرمایا سہ صد بار ہر وقت کہ خواہند اور تعداد ذکر اللہ
 اللہ کی دریافت کی تھی او سپر لکھا ہر قدر کہ شود خواندہ باشند اور ایک ملتسمہ پر
 اون کے پون تحریر فرمایا اجازت و ظائف خواندن شمار ادا دم فقط قاری صاحب
 درود شریف واسطے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دریافت
 کیا تھا حضرت نے تحریر فرمایا از فضل الرحمن سلام برسد اللہ صل علی
 سیدنا محمد و عترتہ بعد اکل معلوم لک پانصد بار ہر روز فقط اور قاری
 صاحب نے ایک ملتسمہ میں لکھا تھا کہ حضرت قبلہ کو خواب میں دیکھا حضرت نے
 مولوی عبد الکریم صاحب کو نعلین ہندوستانی اور قاری صاحب کو نعلین
 دکنی عطا فرمائیں اسپر حضرت قبلہ نے تحریر فرمایا از فضل الرحمن سلام برسد
 این خواب بسیار مبارک ست شکرا نہ بجا آرند اور قاری صاحب نے نقل فرمایا
 کہ اون سے حضرت قبلہ نے بھوپال کا حال دریافت کیا تھا اسپر قاری صاحب نے
 لا علمی ظاہر کی حضرت نے فرمایا کہ تم کو وہاں کا خیال رکھنا چاہیو قاری صاحب کو

پیشتر سے زبانی اجازت مرید کرنے کی حضرت قبلہ سے ہونی الحال قاری صاحب نے کلکتہ سے حضرت قبلہ کو عریضہ تحریر کیا کہ لوگ اون کے واسطے سے داخل طریقہ ہونے کو اصرار کرتے ہیں کیا ارشاد ہی اسپر حضرت قبلہ نے دستخط مبارک سے تحریر فرمایا اور اگویند کہ بگو در طریقہ حضرت محمد آفاق رحمتہ اللہ علیہ بواسطہ فضل رحمن شہرم و تعلیم ذکر اذکار نمایند فقط اسی لفافے میں مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کا خط ملفوف تھا قاری صاحب کو لکھا تھا کہ حضور نے طریقہ بیعت کرنے کا آپ کو تحریر فرمادیا ہے اور زبانی فرمایا کہ ہم اون کو پہلے کہ چکے ہیں اور اجازت مرید کرنے کی دیدی ہے فقط واسلام را قم کو حضرت قاری صاحب سے درود صلوة تنجینا حاصل ہوا واسطے ملاقات حضرت خضر علیہ السلام کے اور درود اللہ صل علی سیدنا محمد و عترتہ الخ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یہ رسالہ موسوم بہ صحیفہ راز ہی رباعی للراستہ

ہمہ را بستہ گی سو ہی پریشان داری	غمرہ خاص بہ گریہ مسلمان داری
منہ بہست کہ اجنس مع اجنس میل	بہر دل بردن ما کسوت انسان داری

اطلاق لفظ نسبت کا ملکہ در اسخہ اور قرب اور معاملہ اور رتبہ وغیرہ پر کرتے ہیں نسبت اور قول اور فعل اور حال کی تہذیب سے وصول الی اللہ ہو جاتا ہے کشف وقائع ایک باب ہی سلوک کا اور ماضی مستقبل جو نظر حالی میں منکشف ہوتی ہیں سالک کو مغالطہ اکثر ہو جاتا ہے

بسیار سفر باید تا نچتہ شود خائے

حضرت قبلہ بعد اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کو نزدیک حضرت پیر علی شاہ صاحب

علیہ الرحمہ کے آمد و رفت رکھتے تھے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ تم کو
 اون سے اور اون کو تم سے فائدہ ہوگا حضرت پیر و مرشد کی تحریر سے معلوم ہوا
 قبل حضور صمدی خدمت حضرات کے راقم نے عریضہ ارسال خدمت کیا تھا ذکر
 اللہ اللہ ونفی اثبات کے استفسار میں اوسپر حضرت قبلہ نے یہ تحریر فرمایا تھا
 کہ ہر دو طریق نمودہ باشند کتب سلوک میں ختم حضرت باقی باللہ رضی اللہ عنہ کا
 اول و آخر درو و سوسو بار اور درمیان میں یا باقی انت الباقی پانسو بار
 نظر سے گذرا اور ایسا ہی درمیان میں لا الہ الا انت سبحانک ائی گنت من
 الظلمین ختم حضرت ایشان خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہ کا لکھا ہی انوار الرحمن
 حضرت شاہ عبد الرحمن صاحب لکنوی رضی اللہ عنہ کے حالات و ملفوظات
 وغیرہ میں اور تذکرہ غوثیہ حالات و ملفوظات غوث علی شاہ صاحب حمۃ اللہ
 علیہ میں اور مطالب رشیدی مولفہ شاہ تراب علی صاحب قلندر رحمہ اللہ
 اور مثنوی تحفۃ العاشقین رنست خان صاحب کی نظر سے گذری حضرت
 پیر و مرشد نے نقل فرمایا ایک شخص بدکار حلقہ توجہ میں حضرت شاہ غلام رسول
 صاحب کے داخل ہوا اون سے شکایت تاثیر توجہ کی کیا کرتا تھا ایک روز
 شاہ صاحب نے صاف صاف سب حوال فرمادیا اُس نے یہ منکر حلقہ میں ناچوڑ دیا
 اُسپر حضرت شاہ مراد اللہ صاحب اون کے مرشد کو ناگوار ہوا یعنی مرید کو لگائے کھنا
 چاہیے رفتہ رفتہ درست ہو جاتا ہی حضرت خواجہ محمد پار ساری رضی اللہ عنہ رسالہ
 قدسیہ میں فرماتے ہیں کہ احیاء اموات کی کرامت جب اولیاء اللہ سے
 ہوتی ہے اسوقت وہ عیسوی المشرب ہوتے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے

کہ دور ہر نسبت کا بحسب زمان اولیا اللہ میں ہوا کرتا ہی واللہ اعلم شرح
وصایاے حضرت عبدالخالق غجدوانی رنہ مولفہ شاہ خوب اللہ آلہ آبادی
علیہ الرحمہ نظر سے گزری اور ایک رسالہ دن کا نظر سے گزرا جس میں ملاقات
حضرت حسن بصری رنہ اور حضرت ملقنی علی رضی اللہ عنہ کی اور ملاقات حضرت
سلطان العارفین رنہ اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی لکھی ہیں اللہ اعلم

غزل تازہ وار وار تم

کھلی ہر کس کی چشمِ نیم خواب ہستہ استہ	کہ اوٹھا دیدہ دل سے حجاب ہستہ استہ
ہوے نشہ میں خستہ حجاب ہستہ استہ	کہنا تک لیگیا دور شراب ہستہ استہ
حواس ہوش دیتے ہیں جواب ہستہ استہ	چلا آتا ہی وہ مست شراب ہستہ استہ
عرض کیا تھی ترے جلوہ کو میری دیدہ و دل	لگا لانے ہیں یہ خانہ زراب ہستہ استہ
دہانِ گلِ فشان کی اس کے جب محفل میں ذکر آیا	ہوئی خستہ ف و جنگِ رباب ہستہ استہ
نہ پوچھو باز پرین عاشقان میدانِ محشر میں	سوال ہستہ آہستہ جواب ہستہ استہ
پسینا بھی جو بدہوشی میں آیا تو یہی سمجھے	چھڑکتا ہے وہی گویا گلاب ہستہ استہ
ہمارا جذبہ دل حجاب سے پیاب لاتا ہی	شکوہ حسن کتاب ہے جناب ہستہ استہ

عجب تاثیر دکھلائی کیکی بے نیازی نے
خطائیں ہو گئیں آخر صواب آہستہ استہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بعد حمد و صلوة آنکہ یہ اسناد حدیث جو فی الحال راقم کو حاصل ہوے بلفظہ درج
رسالہ ہدایین اور رفحولے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ نام یہاں حدیثِ نعت رکھا

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله سبحانه اكمل الحمد كما يليق بشانه لا على
 الصلوة والسلام الايمان على سيد الرسل الكرام المجتبي وعلى الله واعماله
 البررة المتقون ونجل فيقول العبد المفتاح الى رحمة رب النساء محمد
 اس شاد حسين عفي عنه ان الاخ الصالح الجامع لافناء السعادة والصلاح
 المحاشي لانواع الر shade والفلاح السيد النجيب والقرم اللبيب ذي
 المحفا مثل المرفسية والفضائل المورثة والمعنوية المولوى نور الحسن وقاء الله
 سبحانه عن حوادث الفتن ونوائب الزمان شوائب المحن ورقاة الى معارج القسط ومخارج
 الاخلاص في السر والعلن قد طلب مني جازة كتب الحديث التي حصل لي
 قراءته وسماعه واجازته من الشيوخ الاجلاء واکابر العلماء والعرفاء
 وان كان ذلك حاصله سابقا من عمائد الفضلاء وجهابذة العلماء لكنه
 قصد بذلك اكثر طرق الرواية فكريا ومكملا وظاهرا اعتنائهم بشان
 هذا الفن الشريف الجليل مجلدا ومفصلا والافية للاجازة حريا ومن سفاف
 الارصاف بريا ومن رزى ايا الاخلاق تقياً فاجزت بها مبشر اطعمهم
 المعيرة عند اسباب هذا العلم السني لمجمع ما ارسى من حفرة شيعني و
 سيدى المحم لكلمات الباقين والظاهر المنبع للعارفين الحق لاولى النهى
 والبصائر تطب آواز غوث زمانه الشريف احمد سعيد الاحمدى رضي الله
 تعالى عنه وارضاة واصنافا بركات الى غاية ما اتمناه وقد قرأت عليه
 شكوة المصابين بهم والصحيح للامام ابى عبد الله محمد بن اسمعيل البخارى
 من ولده الى ختامه وسمعت نقله بعض المحصلين لبعض الصحيح للامام مسلم

والجامعة للترمذي والموطأ للإمام مالك فبما زني لجميع ذلك وسأئذ
 مروياته من كتب الحديث مثل الجامعة لأبي داود السجستاني والنسائي و
 ابن ماجه والدارمي والحصن المحصين وغيرها وهو كان يرويهما بطرق
 كثيرة واسانيد شهيرة منها عن الشيخ الأجل الخاتم النفسين والمحدثين
 الشيخ عبد العزيز الدهلوي عن شيخه وأبيه العلامة قطب فذلك الكمال مركز
 دائرة الفضل والاحلال الشيخ ولي الله الدهلوي عن الشيخ أبي الطاهر
 محمد المدني عن والده الشيخ أبيهم الكردي إلى آخره اسناده المشهورة
 ومنها عن الشيخ الكامل إمام الحقيقة والطريقة الشيخ عبد الله
 المعروف بشاه غلام علي عن شيخه نفس الدين حبيب الله فرج أبا الجنان
 المظهر عن الحاج محمد افضل ومنها عن خال أبيه الشيخ سراج احمد
 عن أبيه الشيخ محمد مرشد عن أبيه الشيخ محمد ارشد عن أبيه الشيخ
 محمد فرخ عن أبيه الشيخ محمد سعيد عن أبيه الإمام الرباني محمد
 الألف الثاني ومنها عن أبيه الشيخ أبي سعيد عن أبيه الشيخ صفى
 القدر عن أبيه الشيخ عزيز القدر عن أبيه الشيخ محمد عيسى عن
 أبيه الشيخ سيف الدين عن أبيه القيوم حضرة الشيخ محمد مصطفى
 عن أبيه الإمام الرباني محمد الألف الثاني رضى الله تعالى عنهم وأفاض
 علينا من بركاتهم وكما لا تتم آمين وصلى الله تعالى على سيدنا ومولانا محمد
 وآله وصحبه أجمعين برحمته وهو أرحم الراحمين وأخو دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بعد حمد وصلوة میگوید فقیر نور الحسن صانه الله عن آفات و محن که درین بیان فرخی نشان
حضرت مولانا مولوی سید محمد علی صاحب دہت برکاتہ از کانپور قصد بھوپال فرمودہ خانہ
راقم را بقدر و مہمت لزوم نواختند مراقبہ احدیت و معیت وغیرہ از جناب ایشان
اخذ نمودم و اجازت دعای حزب البحر کہ ایشان از حضرت مولوی شاہ غلام محمد قادری مرسوم
رسیدہ و را قمرافروند مناسب انستم کہ از خط جناب ایشان بلفظہ نقل نمودہ آید

اعتصام حزب البحر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ هُوَ مَلِكٌ يَوْمَ الدِّينِ هُوَ اَبَدُكَ تَعَبُدُ
وَاَيُّكَ سَتَعْبُدُ هُوَ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ هُوَ صِلَ طَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ هُوَ اَمِينُ اَحْمَدُ لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْمِ اَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بِرَبِّهِمْ يَعْلَمُوْنَ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ طِينٍ ثُمَّ قَضٰى اَجَلًا
وَاجَلَ مُّسَمًّى عِنْدَ هُوَ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ هُوَ هُوَ اَللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ
فِي الْاَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ هُوَ اَللّٰهُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ هُوَ لَا تَاْخُذُ هُوَ سِتَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَّهٗ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَ هُوَ اِلَّا بِاِذْنِ هُوَ
يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ هُوَ وَلَا يَحِيطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِ هُوَ

لَا يَمَسُّهَا شَيْءٌ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمُوتَ وَالْأَرْضَ ۖ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ
 وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۚ أَمِنْ لِرَّسُولٍ يَأْتِيهِمْ مِنَ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ
 كُلُّ أَمِنْ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا يَفِرُّ بَيْنَ أَحَدٍ
 مِنْ رُسُلِهِ مَنْ قَالَ لَوْ تَسْمَعُونَ أَوْ اطْعَمُوا غُفِرَ لَكُمْ رَبَّنَا إِلَيْكَ الْمَصِيرُ
 لَا يَكْفُرُ اللهُ عَنْهُمْ أَنْفُسَهُمُ الْأَوْسَعُهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا كَسَبَتْ
 رَبَّنَا لَا تَأْخُذْنَا إِنْ شِئْنَا أَوْ آخُذْنَا ۖ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِمْرًا
 كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا مَقَامَ لَنَا بِهِ
 وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفُ عَنْهُمْ وَاعْفُ لَنَا ۚ وَأَنْتَ مَوْلَانَا ۚ فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ
 الْكَافِرِينَ ۚ هَلْ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمْنَةً نَسَا يُعْثِي طَائِفَةٌ
 مِنْكُمْ لَا وَطَأَ لَهْفَةً قَدْ أَهْمَتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ
 ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ط يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنْ لَأَمْرٍ مِنْ شَيْءٍ قُلْ إِنْ لَا مَرَكَلَهُ
 اللهُ ط يَخْفَوْنَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ ط يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا
 مِنْ لَأَمْرٍ شَيْءٌ مَّا قَاتَلْنَا هَهُنَا قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ
 كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ
 وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ط وَاللهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۚ
 مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ
 بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللهِ وَرِضْوَانًا
 سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ ۚ
 وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ ۚ كَرَكْرَجٍ أَخْرَجَ شَطْرًا فَانْزَرَهُ فَأَسَاطَرُ

عَلَى سَوْفِهِ يُجِبُ الرُّزَّاعَ لِيَغْظِيَهُمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا
رَبِّ سَمِيعٌ وَلَيْسَ وَلَا تَعْسَرَ عَلَيْنَا يَا رَبِّ لِحُجَّتِ إِبْرَاهِيمَ حَلَاكًا
ذَرَانَا إِنْ أَسْأَلُكَ مِنْ حَلَاكِ غَفَاتِكَ لَمْ نَوْهًا لَاءَ يَا
أَعُوذُ يَا اللَّهُ السَّمِيعَ الْعَلِيمَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

قد مر الاعتصام من هنا شروع في حزب البحر

بسم الله الرحمن الرحيم

يَا اللَّهُ يَا عَلِيَّ يَا عَظِيمُ يَا حَلِيمُ يَا عَلِيمُ يَا كَرِيمُ أَنْتَ رَبِّي وَعِلْمُكَ
حَسْبِي فَتَنَعَمُ الرَّبُّ رَبِّي وَيَغْمُ الْحَسْبُ حَسْبِي تَنْصُرُ مَنْ تَشَاءُ وَ
أَنْتَ الْغَزِيُّ الرَّحِيمُ هُنَاكَ الْعُصْمَةُ فِي الْحُرَكَاتِ وَالسَّلَامَاتِ
وَالْكَلَامَاتِ وَالْأَسَادَاتِ وَالْخَطَرَاتِ مِنَ الشُّكُوكِ وَالظُّنُونِ
وَالْأَوْهَامِ السَّائِرَةِ لِلْقُلُوبِ عَنْ مُطَالَعَةِ الْغُيُوبِ هُفَقْدَ أَسْئَلُ
الْمُؤْمِنُونَ وَزِلْ لَوْ أَنْزِلْ الْأَشِدُّ يَدَاكَ وَأَذِلْ قَوْلَ الْمُنَافِقُونَ
وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَمٌ مَّا وَعَدْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا عُرُوسًا
فَنَبِّئْنَا وَانْصُرْنَا وَسَخِّرْ لَنَا هَذَا الْبَحْرَ كَمَا سَخَّرْتَ الْبَحْرَ لِمُوسَى
وَسَخَّرْتَ النَّاسَ لِبَرَاهِيمَ وَسَخَّرْتَ الْجِبَالَ وَالْحَدِيدَ لِدَاوُدَ
وَسَخَّرْتَ الرِّيحَ وَالشَّيَاطِينَ وَالْجَنِّ لِسُلَيْمَانَ وَسَخَّرْتَ الثَّقَلَيْنِ
لِمُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَخِّرْ لَنَا كُلَّ بَحْرٍ وَبَرٍّ وَعَبْدٍ وَحُرٍّ هُوَلَاكَ

لا
يا وابت
خواتم
زاد في
م. خواتم
ربيع
ت. از ف
يا وابت
يا وابت
مشت س
سوس
ما. ب. واد
س. ب. واد
يا وابت
م. خواتم

طریق دعوت حزب البحر

بدانکه مشائخ نامدار و عالمان کامکار فرموده اند که این دعا برای برآوردن جمیع مآ
 دینی و دنیاوی مجربست اگر چه میان اعی و مقصود او بعد المشرقین باشد از نیجاست که این را
 کبریت احمد و اکسیر اعظم بخوانند و فرموده اند که دعوت این دعا از همه و علیه افضل است بسبب
 آنکه رجعت را درین مدخل نیست و چون خواهد که عمل این دعا را باید که از خیس بخوبی
 و سلسله دعوت بصاحبین حزب یعنی شیخ الشیوخ تطیل لوقت امام ابو الحسن
 الحسنی الشافعی قدس شد سره متصل گرداند و هر روز وقت شروع بروح ایشان
 فاتحه خوانده بدرویشان چیزی صدقه دهد و هر نوبت با عتصام و اختتام قرائت کند
 و میان سنده در صحن قرائت نشینند و الفاظ را درست خواند و جمیع شرائط
 عامل مرعی دارد و بعد اتمام بحسب مقدار گدایا گو سفند یا مرغ فنج کرده بفقیر تصدق
 نماید و اجازت این دعا بنا بر اهل ندهد امام مذکور صاحبین حزب میفرماید که هر که
 این دعا را بر رعایت شرائط برای نمی که خواهد حصول انجا مدخوصا برای جذب
 دوست و دفع اعدا و شفای سرریض و امن طریق و سلامتی سفر و حفظ کشتی
 و تسخیر سلاطین و غیره و ادای دین و کشایش سخت و ختران و حصول توانگری
 و زیادتى نعم و شرح سینه و کمال معرفت حق و سلامتی ایمان از غارت شیطان
 اکنون شرائط دعوت این دعا که چند طریق باین ضعیف رسیده است دریا بد
 اول صغیر دوم وسط سوم کبیر چهارم اکبر و آن بر دو نوع است پس باید که به نیت صغیر
 تا سه روز هر روز بخت و یک بار بخواند و به نیت وسط تا دوازده روز هر روز
 بختی بار بخواند و به نیت کبیر تا سه روز هر روز بخت و یک بار قرائت نموده تا چهل

ففت زده بر تمام اعضا خویش فرود آر و ششم آنکه چون بمحل کفایتنا و حوض
 حمایتنا برسد بترتیب مسطور اصابع را بندد و بکشاید اینمقام آنکه چون اختتام باتمام
 رساند سه بار لفظ آمین گوید و هر بار دست راست بر زمین زند و مراد خود در ظاهر
 آورد و وظیفه این دعا یکبار صبح قبل از نماز و بعد از نماز عصر یک بار بین العشاءین
 خواند حضرت شیخ الاولیا پیوستگی قدس الله سره و اصل الینا فتوحه بخط مبارک
 خود رقم فرموده اند که اگر قبل از نماز فجر قرائت آن میسر نیاید برای تدارک آن
 بعد نماز جمعه بجهت تراویح روح صاحبین حزب و مشایخ سلسله ایشان یکبار
 حزب و یک بار فاتحه و یک بار آیه الکرسی و سه بار اخلاص خوانده ثواب آن
 بر روح شان بخشد و استمداد همت نماید و منقول است که اگر هر روز یا هر شب این
 دعا را خواند همیشه در عصمت حق باشد و خاتمه او بخیر انجامد اگر بادشاهی یا دشمنی خواهد
 که او را مضرتی رساند باید که این دعا خوانده و بر کف دست خود ففت زده بر سر و تمام
 اعضا فرود آر و منقادش گردد اگر بجهت خوف و درندگان خواند امان یابد اگر
 بکارے در مانده باشد باید که در مقام خالی و مصفا بعد غسل دو رکعت ادا نموده
 این دعا پنج بار یا هفت بار خواند آن کار بانصرام رسد و این را حرز العصر به میگویند
 یعنی بعد عصر بهر نیته که خواهد بحصول انجامد و هر که مواظبت نماید جمله موجودات
 منقاد او گردند و بانواع فوائد بهره مند گردد و در دنیا و آخرت غنی شود و حالاً طریق
 دعوت دریا بداید که برای محبت هر روز تا سه روز چهل و یکبار بر گلاب خوانده بدد
 و چون بمحل وَهَبْنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً لِّكَاهِنٍ فَتَعْلَمُكَ رسد منقاد بار
 حَبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدَّ حُبًّا لِلَّهِ گوید الهی محبت

وسموت فلان بن فلان را در دل و جان و جمیع جوارح و مغزو استخوان فلان
 بن فلان پدید گردان چنانکه یک لحظه بی او بودن نتواند آمین آمین آمین
 و هر آمین کف دست خود بر زمین زند پس آن گلاب را در شیشه نگاه دارد
 و هر گاه که مقابل محبوب و مطلوب رود قدری از آن بر کف دست مالیده
 بر روی فرو آورد و اینها برای دفع اعدا و عقد اللسان سه روز هر روز سی بار
 بخواند و چون بجل و طهری علی و جود اعلیٰ کند سه هفتاد بار اسم یا قاهر
 ذالْبَطْرِ الشَّهِيدِ اَنْتَ الَّذِي لَا يُطَاوِىْ اِنْتِقَامُهَا يَا قَاهِرُ خوانده گوید
 از شر و کفر و غم و غضب فلان بن فلان را نگاه دارد و او را بخود مشغول گردان
 و چشم و گوش و زبان او را بسته دارد و زودش هلاک کن فَقَطِّعْ دَائِبُ الْقَوْمِ
 الَّذِيْنَ ظَلَمُوا وَاَحْمَدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَيْضاً بر سه شفا می سریش هر روز
 تا سه روز بست و پنج بار بخواند و چون بجل بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّهُ
 اسْمُ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ سه هفتاد بار بخواند
 وَتَنْزِيلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ه
 بعده سه بار گوید یا شافی شفا بخش فلان بن فلان را از جمیع علل و امراض
 بِحَقِّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَيْضاً بر سه ایمنه از راه و سلامتی از سفر
 قبل از آنکه مسافر شود سه روز روزه دارد و هر روز و از ده بار بخواند
 و چون بجل جَوَّكُ اللّٰهُ لَا يَقْدِرُ اَعْدَاؤُنَا سَدِّ هَتَمًا بَارِكًا حَفِیْظًا اَحْفَیْظُهُ
 مِنْ حَمِيْعِ الْبَلَايَاتِ يَا اَمْرَ حَوَالِ الرَّاحِمِيْنَ گوید و در وقت روانه شدن
 و فرو آمدن و محل خوف یکبار لازم دارد و اَيْضاً بجهت حفظ کشتی پیش از آنکه

سوار شود تا سه روز هر روز بفرستد بار بخواند و چون بمجل و سَمَّوْ لَنَا هَذَا الْيَوْمَ
رسد بفرستد بار گوید آئین خود را و مال و اسباب خود را بتوانانت می سپارم
و با خیریت بسا حل رسان و تا آنکه در کشتی باشد هر روز بعد اوقات خمس صلوة
یک بار ورود و خود ساز و دور چین طوفان تا آن زمان خواند که طوفان فرو نشیند
ایضا بجهت تسخیر سلاطین و حکام و غیره تا سه روز هر روز بفرستد و یک بار
خواند و چون بمجل یا مَنِّي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ رسد بفرستد بار گوید یا عزیز عزیز
گردان مراد چشم فلان بن فلان بفرستد بار که نشر حق و سی بار انا انزلناه
قرأت کند و بعد التمام دعوت هر گاه که بخانه او رود یک بار حرز خواند
ایضا برای ادای دین تا سه روز هر روز پانزده بار بخواند و چون بمجل
وَ اَسْرُتْ قَاتِلَكَ خَيْرُ الشَّيْءِ اِنْ قَاتِلْتَ رَسَدَ بَقَا و بار گوید اَللّهُمَّ اَكْفِنِي
بِحِلَاكِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَنْ سِوَاكَ وِبِطَاعَتِكَ
عَنْ مَعْصِيَتِكَ بکرم حق زوداد شود ایضا بجهت کشایش بخت و دختران
تا سه روز هر روز بر آب باران یا بر آب چاه که در شب کشیده باشد
یک بار خوانده دم کند و چون بمجل وَاَفْتَمْنَا فَانَا فَانَا خَيْرُ الْفَاتِمَةِ رسد بفرستد بار
قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تَابِعْنِي حَسْبَابٍ بخواند بفرستد بآن آب دست و پای
او شسته بجای پاک اندازد که پای کسی بر آن نیفتد یا در آب جاری بریزد
عنقریب الایام مد عار رسد ایضا بجهت تو انگری تا سه روز هر روز بفرستد
و بفرستد بار بخواند و چون بمجل وَاَنْتَرَهَا عَلَيْنَا مِنْ خَيْرِ الْيَوْمِ رسد بفرستد بار گوید
يَا غَنِيَّ اَغْنِنِي وَاَسْرُتْ قَاتِلِي رَنْ قَاتِلَا طَيْبًا وَاَسْعَا يَغْنِي حَسْبَابٍ

وهر روز هفت درویش را طعام با شیرینی بوس خود دهد تا ابواب فتوح
برو کشاده گردند ایضا از دیاد فہم و انشراح صدر تا سہ روز ہر روز پانزدہ بار
بر نبات یا گلاب یا شیرینی یا چیزے شیرین خواند چون بجل بَلْ هُوَ قَرِیْبٌ
فَیْمَا کُنْتَ لَوْ کُنْتَ حَقُّوْا سِدِّ مَقْتَادِ بَارِکُوْیْدِ رَبِّ اَشْرَحْ حِرْیَ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِّیْ
اَمْرَیْ وَاَحْلِلْ عُقْدَۃَ مِّنِّیْ لَسَا لَیْفَقُوْا اَقْوٰی و بعد اتمام دعوت ہر روز
پارہ ازان بخور و ایضا بخت کمال معرفت و غلبہ حال سہ روز ہر روز نوزدہ بار
خواند و چون بجل مَرَجِ الْبَحْرِیْنِ یَلْقٰی بَیْنَهُمَا بَرْخٌ لَّا یَبْغٰیْنِ سِدِّ مَقْتَادِ بَارِکُوْیْدِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ گفتہ بگوید اللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْأَلُکَ کَمَالَ الْعَرْفَةِ وَحَقِیْقَةِ الْیَقِیْنِ بِوَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
ایضا بخت سلامتی ایمان از غارت شیطان ہر روز تا سہ روز دہ بار بخواند
و چون بجل حَسْبِیْ اللّٰهُ تَعَالٰی الْعَظِیْمُ سِدِّ مَقْتَادِ بَارِکُوْیْدِ اَسْأَلُکَ
اِیْمَانًا صَادِقًا وَ اَیْقِیْنًا کَامِلًا و قُلْ رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ هَمَزَاتِ
الشَّیْطٰنِیْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّخْضُوْا وَ یَقَاْهُرُوْا الْبَطْشُ الشَّدِیْدُ
اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُکَ یَا قَاْہِرُ خواند ایضا بعض مشائخ
علیہ الرحمہ فرمودہ اند کہ بعد اواسے شرائط عروج ماہ غسل پاک کردہ و جائے
پاک پوشیدہ و عود سوخته بر آسہ را جتہ تا دوازدہ روز ہر روز سی بار
بخواند مقرون با جابت گردد و دیگر طریق آنست کہ تا ہفت روز بدین طو
ر بخواند کہ تا شش روز پنجابہ و یک بار و یک روز پنجابہ و چہار بار بخواند
کہ ہنگی ہفت یوم بشوند و در خواندن ہی صحت و ثبوت بار بشود

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

زوائد فوائد حضرت قبلہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کو دیکھا
 فرماتے ہیں کہ تمہارے سب سے ہزاروں بچنے جائیں گے حضرت قبلہ نے فرمایا کہ میں نے
 حضرت مصباح العاشقینؒ کو دیکھا کہ حضرت مجددؒ سے فرماتے ہیں تمہیں ہمارا لڑکا
 چھین لیا حضرت مجددؒ نے فرمایا کہ اپنا اپنا مقسوم ہو حضرت قاری صاحبؒ نے فرمایا کہ
 ایک بار میرے ہاتھ پاؤں لگئے حرکت کرنا دشوار تھا چار مہینے اسی طرح گزرے جب حاضر
 خدمت حضرت قبلہ ہوا آپ نے فرمایا تم اچھے ہو میں اسی وقت اودھ کھڑا ہوا گویا بادی
 نتھا حضرت قاری صاحبؒ نے فرمایا کہ میں نے حضرت جنید بغدادیؒ کو دیکھا
 مجھ سے فرماتے ہیں کہ ہم تمہارے پیچھے نماز پڑھیں گے اور نماز میں اقتدا فرمایا بعد نماز کے
 تشریف لے گئے حضرت قبلہ نے فرمایا کہ میں نے شب قدر میں دعا کی کہ احمد میان میری
 مثل ہوں مدت دراز ہوئی کہ حین حیات حضرت قبلہ میں حضرت مولانا مولوی
 محمد علی صاحب دام برکاتہ نے فرمایا تھا کہ مجھ کو بشارت ہوئی بعد حضرت قبلہ کے
 جناب احمد میان صاحبؒ ان کے جانشین ہوں گے ایسا ہی میان عبداللہ شاہ صاحبؒ
 فرمایا تھا فوقہ کما قال حضرت رمضان خان مرحوم نے بیان کیا کہ ایک بار
 حضرت قبلہ سامنے سے مزار شریف حضرت انجی جمشید را جلیبیؒ کے گزرے اور وقت
 آپ نے فرمایا کہ یہ بزرگ ہم پر رشک کرتے ہیں کہ ہمارے خاندان میں کیوں نہ ہو
 حضرت میر صاحب علی مرحوم نے ایک سال پیشتر حضرت قبلہ سے انتقال فرمایا
 یہ درود میر صاحب موصوف نے حضرت قبلہ سے نقل کیا واسطے زیارت آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اللهم صل وسلم وبارک علی سیدنا و مولانا محمد النبی الامام

الطاهر النکی وعلی آلہ واصحابہ کذلک برحمتک یا ارحم الراحمین
۳۰ بار وقت خواب یا تہجد کے پڑھنا چاہیے حضرت مولانا مولوی نجل حسین
صاحب نے تعداد درود شریف اللہم صل علی محمد وعلتہ لکھی گیارہ سو بار حضرت
قبلہ سے نقل کی یہی تعداد ارشاد رحمانی و فیوض رحمانی میں نظر سے گزری
مولانا موصوف نے حضرت قبلہ سے اس آیت کریمہ کے معنی نقل فرمائے
فَلَمَّا أَخَذَتْهُ الرَّبُّ بِأَلَمٍ جَبَلٍ جَمَلٍ وَكَلَّمَهُ بِحُكْمٍ
عظمت حسین صاحب نے حضرت قبلہ سے نقل کیا کہ آپ کو ایک جن صحابی کی
بیواسطہ رویت ہوئی تھی حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ بعض مستور الحال میں
وہ نسبت ہوتی ہو کہ بڑے بڑے مشاہیر میں نہیں ہوتی حضرت قبلہ نو کتابا للبعث
والنشر کا ترجمہ فرمایا کتاب ہرنج بیپار کی حضرت میان عبداللہ شاہ صاحب نے
ورد و لاول و لا قواۃ الا میں ہر سو بار پر الہی العظیم پڑھانے کو فرمایا ختم
خواجگان و ختم قادریہ وغیرہ مندرجہ رسائل حضرت سید محمد مدنی شاہ صاحب نے
فرمائے حضرت قبلہ قدس اللہ سرہ نے ۲۲ ربیع الاول ۱۳۱۳ ہجری میں انتقال
فرمایا مزار اقدس گنج مراد آباد میں روہر و مسجد شریف کے گنبد مقبرہ
قدیم میں ہے یزار و تیرک تو اسے انتقال کو حضرت پیر و مرشد سید
احمد میان صاحب دام فیوضہ نے بحسب درخواست ارباب ارادت کے
چھپوایا ہے اور اس تواریخ نامہ کے دیباچہ میں کسی قدر احوال وصال حضرت
قبلہ کا درج فرمایا ہے جس سے بشارات جانشینی آنجناب کے ملفوظات فیض آیات
حضرت قبلہ سے واضح والوح ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی رسولہ محمد والہ
 واصحابہ اجمعین واضح ہو کہ اس رسالہ کا نام فیض و برکت ہے
 رسالہ شہرہ آفاق میں مذکور ہے کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ مدت دراز
 صحبت میں حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ کی رہے تصریح اسکی شیخ
 احمد صاحب مکی نے حضرت قبلہ قدس سرہ سے یوں نقل کی کہ آپ حضرت
 خواجہ کی صحبت میں آیا جایا کرتے تھے شیخ احمد صاحب مکی نے حضرت قبلہ
 سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا حضرت سالار مسعود غازی رضی اللہ عنہ سید اور شہید تھے
 لیکن حضرت شاہ مدار رضی اللہ عنہ کو نہیں پہنچتے شیخ احمد صاحب مکی حضرت قبلہ
 کی خدمت میں شرح وقایہ سناتے تھے راقم اسوقت حاضر تھا حضرت نے فرمایا
 کہ صاحب ہدایہ و صاحب شرح وقایہ با خدا لوگ تھے درویشوں کے پاس آیا جایا
 کرتے تھے پھر فرمایا کہ ہم کو یاد آتا ہو کہ ان سے ملاقات ہوئی ہے حضرت مولانا
 مولوی محمد علی صاحب دام برکاتہ بڑے خلیفہ ہمارے حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کے ہیں
 پیغام محمدی وغیرہ تصانیف آپ کے مشہور خاص و عام ہیں ندوۃ العلماء کو
 آپ کی ذات فیض آیات سے رونق تمام ہے حضرت مولانا نے فرمایا کہ جھکو
 عالم خواب میں اپنے جد بزرگوار سے طریقہ قادریہ و سہروردیہ کی اجازت
 حاصل ہوئی اور حضرت موصوف کو علاوہ اسناد مندرجہ ارشاد رحمانی کے
 سند حدیث مولانا مولوی آل احمد صاحب سے ہے حضرت قاری صاحب
 اولاد امجد حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے ہیں ایک بار نسب کا تذکرہ تھا

آپ نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہو فَاذْأُنْفِزْنِی السُّعُورَ فَلَا أَكْسَابَ بَیْنَهُمْ
جب صور پھونکا جائیگا نسب نامے بیکار ہو جائیں گے حضرت تاری صاحب نے
حضرت قبلہ سے نقل فرمایا کہ حصن حصین کو پڑھکر سیٹرون ولی ہو گئے ایک
مجدوی نے آپ سے توحید وجود و شہود کا استفسار کیا فرمایا کہ توحید شہود
بہتر ہے حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کے معمولات میں صینہ و رود
اللہم صل علی محمد و عتقہ الخ یا تعداد ہے لیکن سو بار سے کم نہونا چاہیے
جب رسائل عشرہ راقم کے مطبوع ہوئے تھے تو ایک صاحب نے اسکا رد و چھوڑا
حضرت نے فرمایا کہ اسکا جواب کچھ نہ لکھو راقم نے سکوت کیا بعد ازاں جناب
مولوی ظہیر احسن صاحب شوق نیوی عظیم آبادی نے اسکا جواب معقول تحریر
فرمایا بعد طبع کے ایک نسخہ راقم کو بھیجا راقم نے رسائل مجموعہ میں ملفوظات
حضرات بیواسطہ اور بواسطہ ناقلان اقوال کے بلا ترتیب بنیر ساحت تقدیم و تاخیر
تحریر کیے ہیں مناسبت ہر ایک امر کی ارباب بصیرت سے معلوم کرنا چاہیو تفصیل
اجمال و توضیح ابہام و حل اشکال و غنّین کا منصب ہونشی سالک ام مرحوم کا نام
حضرت رض نے مقبول احمد رکھا تھا میکولال مرحوم جبکا تذکرہ سابقاً بیچ
ہو چکا ہوا ان کے چچا تھے حیدر علی صاحب نے حضرت قبلہ رض سے نقل کیا
کہ آپ نے فرمایا میری قبر سے فیض ہوگا شاہ خادم صفی مرحوم کا جب
انتقال ہوا تو حضرت قبلہ رض نے اپنے خادم میان امام علی کو فرمایا کہ ہماری طرف سے
مٹی دے آؤ حالانکہ مسافت دس کوس کی تھی وہ فوراً پہنچ گئے اور شریک ہوئے
حضرت قبلہ رض سے ہر فرقہ کے لوگ عقیدت رکھتے تھے چنانچہ ایک بار لفٹنٹ گورنر

آپ کی زیارت کو آئے حضرت نے فرمایا کہ حضرت سلطانجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 قبر میں سوال ہوا کہ نکاح کیون نہیں کیا اسی اثنا میں حضرت گنج شکر رضی اللہ عنہ
 تشریف لائے اور فرمایا کہ ہمارے حکم سے نہیں کیا راقم کو حضراتِ نبی شریعت دین
 و دنیا کی فراموشی و الحمد للہ علی ذلک حضرت پیر و مرشد نے منہرایا
 کہ عرس میں حضرت قبلہ قدس سرہ کے بڑی برکت ہوئی ۲۲ ہزار بخش تقسیم ہوئے
مجمع اخلاق جنابانِ حجۃ اللہ صاحبِ فرزند اول حضرت پیر و مرشد کے ہیں
اور مکرمی جنابانِ نعمۃ اللہ صاحبِ فرزند ثانی آنجناب مستطاب کو ہیں ام الطافنا
واضح ہو کہ یہ مجموعہ رسائل کہ مشتمل ۴۰ رسالے پر ہے حضرت
مصنف نے باہتمام کامل اس کو تصحیح فرما کر چھپوایا ہے
اگرچہ سابقاً یہ رسالے بارہا مطبوع ہو چکے ہیں لیکن
اس مرتبہ عباراتِ زائدہ و مکررہ کو ان میں سے حذف
کر دیا ہوا اور غلط کتابت سابقہ کو صحیح فرمایا ہے
علاوہ ان رسائل کے مولفات حضرت مصنف کے
اور بہت ہیں لیکن چونکہ وہ صرف تالیفات ہی نقل
و انتخاب عبارات دیگر کتابتِ رسائل میں اور
نیز بارہا طبع ہو چکے ہیں لہذا ان
تالیفات کو اس مجموعہ میں
درج نہیں کیا
فقط

قطعه تاریخ از منتخب طبع عالی حضرت خواجہ عزیز الدین صاحب عزیز دم ظلہ اللہ

آنکہ کتب نور از وی کرده بود
هم بعلوم ظاہر و باطنش آمد عبور
حلقہ را سر را و بر دم سرور
گر چه زیب پیکر شل و مسموم
غیبت با دست در معنی حضور
دارد از تحریر و تقریرش ظهور
بہر آن کش چشم باطن بہت کور
دودہ اش گوی بود از شمع طور

نیر مرع شرف نور احسن
ہم بعلوم ظاہر و باطنش باشد نظر
منہ شمس سجادہ عرفان بود
شخص او را جایی شد در گیم
جلوت و فی تحقیقت خلوت
فضل رحمانی و لطف احمدی
سرمد سانی گزیدہ با میل و تسلیم
کرد انشا خوش سواد و روشنی

سال طبع و لغو و فروش شد رقم ۱۱۱۱
این سواد است از تجلی ہای نور

ایضاً

جانب نور احسن آورد و رو
آنکہ بود ہر سیر علو
و فتری آراستہ بازنگ بو
روشن از و انجمن چار سو

رایین امروز بکب ضیا
آنکہ بود ماہ جہان کمال
خامہ اش از برگ و نوای ملوک
نامہ اش فروختہ شمع کہ شد

شد سنہ طبع مکرر رقم ۱۱۱۱
جلوہ بکار تجلی او

قطعه تاریخ طبع مصنفہ عالیجناب خواجہ نور الدین صاحب ام ظلہ

واقف رمز حقائق کاشف اسرار دین
او بود اعظم خلیفہ در ہمہ ستر دین

سید عالی نسب نور احسن خان آنکہ بہت
حضرت احمد میان را در طریق معرفت

در صنوف اغنیا او آمده سندی نشین ای خوشا قسمتی از حق قشش شدگان این تحت و فوق و پیش و پس اندر یار و دیرین ثم وجه الله بر اینست در قرآن مهین بر حقائق فیهی او آفرین صد آفرین وز سوادش ویده اهل بصیرت سرگین	در صنوف اصفیا حلقه شخص وی بود اتصال دولت فقر و غنا گونا درست جلوه حق در نظر و در دانش سوچشم او آکه دار چشم بنیا چون نه بیند جلوه اش اقتدافند کرد تصنیف و کتاب لا جواب از مضامینش دل صاحب دل آمد پر ضیا
--	---

از بی تاریخ سال طبعش در این ندا
و ده چه زیبا تحفه از باب عرفان و یقین

قطعه تاریخ طبع نتیجه فکر رسا شاعر مکتا منشی شکر الله صاحب المخلص سبیل

سپهر مرتبه نواب مستطابان مان بشهر شهر ز خلق حسن شده مشهور وظیفه ذکر حق اور انجواب بیدارست که با همه بود اولیک باشد از همه دور نکات و رمز حقیقت که بود در خفا نذر غیب رسیدان سبکیم شکور	که ذکر خیر وی آمد به زبان مکرور کلید مخزن اسرار دین باغی است نفس شمرده بر کرد و غفلت بشعور خوش تعلیم حقائق نوشت این تصنیف ز کلام گفته کجاش گرفت زنگ طلوع چو طبع گشت بتاریخ سال گفت سبیل	حسن خصال و نور حسن بود و نیش گنج سر حقائق و دلش بود گنجور سیان مجمع خلوت در سخن دار و عیان تجلی طور شد زمین بطور پیش منقش این سخن بود دلیل قبول باین سواد شود چشم اهل دل پر نور
---	--	--

قطعه تاریخ طبع از تصنیف لطیف منشی عبدالباری صاحب محرر و بکار سی و چهارمین
میان سید نواب نور الحسن خان صاحب بهادر مصنف رساله

نور الحسن آکه در تصوف امکان بود جوب منضم آمد ملفوظ پاک فضل همان	و انامی رموز عظم آمد میراست بدین و هم بدینیا از کوشش او فرا هم آمد ملفوظ قطب عالم آمد	چون گشت دلش مقام نیران در هر دو جهان مکرر آمد تاریخ طبع این صحائف
---	--	---

فہرست رسائل کتاب مجموعہ رسائل

نمبر	نام رسالہ	نمبر	نام رسالہ
۱	شہرہ آفاق	۲۱	ساقی جذب
۲	فیض رحمانی	۲۲	علم نافع
۳	نور احمدی	۲۳	جو اہم قدس
۴	میناۃ عشق	۲۴	ذوق طاعت
۵	نشہ عرفان	۲۵	وسعت بیان
۶	اسرار محبت	۲۶	غنیمت بارودہ
۷	گنجینہ فقر	۲۷	شرح صدر
۸	نسیم حکمت	۲۸	بزم نشاط
۹	نظر مرشد	۲۹	لمعہ نور
۱۰	حسن معاملہ	۳۰	سند حدیث
۱۱	ذکر خیر	۳۱	اوراد شاذلیہ
۱۲	گلشن وحدت	۳۲	وادی الفت
۱۳	نقد وقت	۳۳	عرصہ ظهور
۱۴	نکات سلوک	۳۴	شراب طہور
۱۵	مطلع قرب	۳۵	فیض صحبت
۱۶	قوت ارشاد	۳۶	صحیفہ راز
۱۷	نغمہ شہود	۳۷	حدیث نعمت
۱۸	شاہد غیب	۳۸	حزب البحر
۱۹	حاصل کلام	۳۹	زوائد فوائد
۲۰	عالم خیال	۴۰	فیض برکت